سرمئی آسمان
انوشه عارف بیگ

سرمئی آسمان

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

انوشہ عارف بیگ

ضروری بات

سرمئ آسمان کے تمام جملہ حقوق لکھاری " انوشہ عارف بیگ "کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

تعارف

میرا نام انوشہ ہے_میں ایک نئی رائٹر ہوں اور سرمئی آسمان اللہ کے فضل سے میری زندگی کا سب سے پہلا ناول ہے_
اسی لیے اگر اس میں کوئی غلطی یا کم و بیشی ہو تو در گزر کیجیے گا_
جہاں تک بات ہے اس ناول کی تو سرمئی آسمان ان لوگوں کی کہانی ہے جن کی زندگی کے سب سے عزیز شخص ان سے بچھڑ جاتے ہیں_جو انہیں لوگوں لوگوں کے ہاتھوں زخم کھاتے ہیں جو ان کے سب سے قریب ہوتے ہیں_یہ کہانی ہے ان لوگوں کی جو دنیا والوں کی باتوں میں آئے بغیر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں_یہ کہانی ہے ان لوگوں کی جن کے اعمال کی وجہ سے اپنوں کو کھو دتے ہیں_یہ کہانی ہے اعمال کے انجام کی_
میں امید کرتی ہوں کہ قارئین کو یہ ناول پسند آئے گی

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

انتساب

میرے والدین کے نام جو میری زندگی میں سب سے زیادہ اہم ہیں_ جنہوں نے مجھے میرے فیصلوں میں ہمیشہ سپورٹ کیا ہے اور انہیں کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے میں اس مقام تک پہنچی ہوں_

میری بیسٹ فرینڈ کے نام جس سے مجھے ہمیشہ ذہنی سپورٹ ملی اور اپنے کام کو پورا کرنے کی ہمت ملی_

اور آخر میں اپنے نام جس نے اپنے اللہ کی ذات پر اور خود پر بھروسہ کیا_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

فہرست

پہلا باب	وقت کے ساتھ
دوسرا باب	تصویر کے دو رخ
تیسرا باب	سنہری یادیں
چوتھا باب	شناسائی
پانچواں باب	مقابل
چھٹا باب	شبِ غم طویل ہو گی
ساتواں باب	میرا حال میرے دل کا بیان ہے
آٹھواں باب	قلبِ بے قرار
نواں باب	ایک نیا محاذ
دسواں باب	اصلیت
گیارہواں باب	جال
بارہواں باب	رقیب
تیرہواں باب (حصہ اول)	ابھی کھیل باقی ہے
تیرہواں باب (حصہ دوم)	غمِ یکساں
چودھواں باب	آسمان اب صاف ہے

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

پہلا باب

وقت کے ساتھ

زندگی رکتی نہیں ہے

وقت کے ساتھ گزرتی رہتی ہے

چاہے کوئی اپنا بچھڑ جائے

چاہے کوئی اپنا دغا دے جائے

انسان بدل جاتا ہے

وقت کے ساتھ آگے بڑھ جاتا ہے

لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں

جن کے بدل جانے کے باوجود

ایک چیز اپنی جگہ پر ہی رہتی ہے

اور وہ ہے ان کا مقصد

جو انھیں اپنے ماضی سے نکلنے نہیں دیتا ہے_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

رات کے دس بجے کا وقت تھا_ کراچی کے اس ایلیٹ کلاس علاقے میں اس وقت عموماً لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے ہوتے ہیں_ جس وجہ سے باہر چہل قدمی بہت کم ہوتی ہے_ اسی علاقے میں واقع ایک عالیشان عمارت کے سامنے ایک سفید کار آ کر رکی تھی_ نمبر پلیٹ دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ یہ گاڑی کسی سرکاری محکمہ کی ہے_ گاڑی کا دروازہ کھول کر دو نوجوان باہر نکلے تھے دونوں سادہ لباس میں تھے_ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر بیل بجائی تو گارڈ چھوٹے دروازے سے باہر آیا اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتا ان دونوں نے اپنا کارڈ دکھایا اور کسی کے متعلق دریافت کرنے لگے_

کچھ دیر بعد وہ اندر ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے_ اگلے پانچ منٹ میں ڈرائینگ روم میں ایک درمیانی عمر کا شخص داخل ہوا جسے دیکھ کر وہ دونوں کھڑے ہو گئے تھے جبکہ اس شخص کے چہرے پر حیرانی اور خوف کے ملے جلے تاثرات واضح تھے_

لیکن اس نے اپنی آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی_

"آپ لوگ؟"

"میں آفیسر عمار زید ہوں اور یہ آفیسر علی ہیں_ کرائم برانچ سے_ اور یہ آپ کے اریسٹ وارنٹ ہیں ایاز احمد صاحب"_ سیاہ لباس میں ملبوس آفیسر نے سنجیدگی سے تعارف کراتے ہوئے گرفتاری کا حکم نامہ ان کے سامنے لہرایا_

"کیسے وارنٹ؟ میں نے کیا کیا ہے؟"_ ایاز احمد صاحب کے چہرے کا رنگ ایکدم اڑا تھا_

"آپ نے کیا کیا ہے ان سب کا ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے_ اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں"_ اسی آفیسر نے اپنی رعبدار آواز میں کہا_

"دیکھیں آپ کو کوئی غلط فہمی"

"دیکھیں ایاز صاحب ہمارے پاس یہاں ضائع کرنے کے لیے وقت نہیں ہے اور آپ کو روکنے کے لیے یہاں کوئی بھی موجود نہیں ہے اس لیے آپ کے پاس ہمارے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی چوائس نہیں ہے"_ عمار نے انکی بات کاٹی تھی اور دوسرے آفیسر نے انہیں ہتھکڑی لگائی تھی_

گھڑی کے کانٹے صبح کے دس بجا رہے تھے_ سمندری ہوائیں نہ چلنے کی وجہ سے کراچی کا موسم گرم اور خشک تھا لیکن بخاری لیمیٹڈ کے جدید سٹیٹ آف دی آرٹ طرز کے ہیڈ آفس کی بلڈنگ کے اندر کانفرنس روم کا ماحول باہر کے مقابلے میں قدرے ٹھنڈا تھا_ وہاں بیٹھے تمام لوگ اپنی دائیں جانب کانفرس ٹیبل کے ایک کونے میں بیٹھے وجود کو دیکھ رہے تھے بلکہ اسکے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے جس کا چہرہ نیم اندھیرے میں بھی چمک رہا تھا اور پر سوچ نگاہیں سامنے پروجیکٹر پر لگی پریزینٹیشن پر تھیں_

"Ma'am, I think you should go ahead with the deal

کیونکہ دیکھا جائے تو یہ ڈیل ہماری تمام شرائط کو پورا کر رہی ہے اور دونوں کمپنیز کے لیے کافی سود مند ثابت ہو گی"_ اسکی بائیں جانب بیٹھے ایک ایگزیکیوٹو نے مشورہ دیا_

"ویل___ یہ ہو سکتا ہے لیکن میں ایک دفعہ فائنل ایگریمنٹ سے پہلے آپکے باس سے یہ معاملہ ڈسکس کرنا چاہوں گی"_ اس نے سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تھا_ سفید صاف شفاف رنگت اور بھورے سلکی بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے_

"اوکے میں انہیں بتادوں گا_ پروجیکٹر کے ایک طرف کھڑے شخص نے کہا_

"Ok, so this meeting ends here"_

وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی_اب وہ اپنے آفس میں گلاس وال سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں سمندر کا پانی ساحل سے ٹکرا رہا تھا اور اسکی آنکھیں بہت سی سوچوں کے سمندر میں غرق تھیں_باہر کا ماحول کافی پر سکون تھا لیکن دل میں ایک شور اور بے سکونی تھی_

اس محل نما گھر کے لاؤنج میں وہ بیٹھی ہوئی تھی_کافی کا بھانپ اڑاتا کپ اس کے دائیں ہاتھ میں تھا جس سے وہ آہستہ آہستہ کافی کے گھونٹ لے رہی تھی_تبھی اس کے سامنے کوئی آ کھڑا ہوا_اس نے چونک کر سر اٹھایا اور کھڑی ہو گئی_

"تم آ گئے یوں اچانک"_اس نے اپنے وجیہہ شخصیت کے حامل بیٹے سے گلے ملتے ہوئے دریافت کیا_

"جی موم کام جلدی ختم ہو گیا تھا اسے لیے جلدی آ گیا"_اس نیوی بلیو سوٹ میں ملبوس شخص نے مسکراہٹ لیے کہا_اب وہ دونوں صوفے پر براجمان ہو چکے تھے_

"اور بتائیں آج کل یہاں کیسے حالات ہیں_سنا ہے کل رات بیورو کریٹ ایاز احمد کو ایک بہت بڑے ڈرگ ڈیلر کی امداد کرنے پر گرفتار کر لیا گی"_اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا_

"ہاں قسمت اچھی نہیں تھی انکی آسانی سے پکڑے گئے"_فوزیہ نے بے نیازی سے کہا تو مراد فوراً سیدھا ہوا چہرے پر سنجیدگی تھی_

"تو کیا ہماری قسمت اچھی ہے"_وہ اسکے کیے جانے والے اس سوال پر چونکی تھی پھر آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور مضبوط لہجے میں کہنے لگی

“Ofcourse Beta

ہماری قسمت اچھی ہے“_

مراد عباس ملک کا ایک مشہور بزنس مین تھا اور اس نے اتنی بڑی بزنس ایمپائر اپنی خود ساختہ محنت اور اپنی ماں کی مدد سے کھڑی کی تھی_ فوزیہ عباس ایک بہت گریس فل خاتون تھی مراد اسکا اکلوتا بیٹا تھا جس سے وہ بہت محبت کرتی تھی_

کرائم برانچ کراچی ہیڈ کوارٹر میں عمار زید اس وقت اپنے آفس میں آرم چیئر پر بیٹھا تھا اور نگاہیں کمپیوٹر اسکرین پر مرکوز تھیں_ ایاز احمد صاحب کو کل عدالت میں پیش کیا جانا تھا_ صارم جو اسکا کولیگ تھا وہاں اسے کوئی فائل دینے آیا تھا_ وہ فائل دینے کے بعد اسے مخاطب کیا_

"تمہیں کیا لگتا ہے کے اس کیس کا کیا ہو گا"_

"وہی جو ایک کرپٹ اور ملک دشمن عناصر کے ساتھ ہونا چاہیے ان کے خلاف بہت سے ثبوت ہیں وہ اتنی آسانی سے نہیں سزا سے نہیں بچ سکتے"_ عمار نے فائل دیکھتے ہوئے دوٹوک انداز میں جواب دیا جس پر صارم نے سر اثبات میں ہلایا تھا_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

رات کی تاریکی آسمان پر چھائی ہوئی تھی_ کراچی کے اس پوش علاقے میں واقع اس وسیع اور خوبصورت طرز تعمیر کے حامل اس بنگلے کے اندر لاؤنج میں ردا صوفے پر اپنی پشت ٹکائے بیٹھی تھی_ فون ہاتھ میں تھا شاید کسی اانتظار کر رہی تھیں_ کچھ دیر بعد تھک کر وہ فون پر نمبر ملانے لگی تھیں جب کسی کی آواز پر رک گئیں_

"اسلام وعلیکم ماما!"_

"وعلیکم اسلام بیٹا_ خیریت آج دیر ہو گئی"_ ردا نے متفکر لہجے میں اپنی بیٹی سے پوچھا_

"جی آپ کو بتایا تھا نہ کہ آج کمپنی کی ایک ڈیل کے حوالے سے ایک ضروری میٹنگ تھی اور آفس میں آج کام بھی تھوڑا زیادہ تھا بس اسی وجہ سے دیر ہو گئی اور سوری میں فون کر کے بتا نہیں سکی کیونکہ فون ڈیڈ ہو گیا تھا"_ ارمین نے تھکے ہوئے انداز میں صوفے سے پشت ٹکا کر بیٹھتے ہوئے بتایا_

"تمہیں سٹڈی کمپلیٹ کر کے واپس آئے ہوئے ایک مہینہ پورا نہیں ہوا اور تم نے خود کو بزنس کی ذمہ داریوں میں اس قدر کا مصروف کر لیا ہے"_ ارمین سیدھی ہو کر بیٹھی اسے ان کا لہجہ کچھ اداس سا لگا تھا_

"آپ اداس کیوں ہو رہی ہیں ایسا تو ایک دن ہونا ہی تھا"_ اس نے فکر مندی سے کہا_

"ہاں لیکن سارا بوجھ تمھارے کاندھوں پر آ گیا ہے_ مجھے یقین ہے تم سنبھال لو گی سب اچھی طرح

and I am proud of you

لیکن مجھے تمھاری فکر لگی رہتی ہے فہام کے اس دنیا سے جانے کے بعد سے یہ دنیا مجھے اور زیادہ خطرناک لگنے لگی ہے"_ ان کی آواز میں ایک اداسی تھی_ ارمین نے ان کے دونوں ہاتھ محبت سے تھام لیے_ جب بھی اس شخص کا نام آتا تھا اس کے دل میں ایک گہری اداسی چھا جاتی تھی_

"ماما اللہ پر بھروسہ رکھیں وہ ہمیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا اور بابا کی وفات کے بعد آپ نے ہی سارا بزنس سنبھالا تھا تو میں بھی آپ کی ہی بیٹی ہوں"_ ردا کے چہرے پر تفاخر بھری مسکراہٹ آئی تھی_

"اب تم واقعی بڑی ہو گئی ہو__ اور سمجھدار بھی"_ "اچھا یہ بتائیں آپ نے کھانا کھا لیا؟ ویسے مجھے پتہ ہے کہ نہیں کھایا ہو گا لیکن پھر بھی" اس نے ماحول خوشگوار کرنے کے لیے کہا لیکن بھوک اسے واقعی لگ رہی تھی_

"تمہیں پتہ ہے میں اکیلے کھانا نہیں کھاتی تم جا کر فریش ہو جاؤ میں لگاتی ہوں کھانا"_ ان کے کہنے پر وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ ردا ملازمہ سے کہہ کر کھانا لگوانے لگیں_ ردا بخاری ایک باوقار خاتون تھیں_ اپنے شوہر

کے انتقال کے بعد انہوں نے اپنے دو بچوں کی اکیلے پرورش کی اور ساتھ میں بزنس بھی سنبھالا وہ اب بھی گریس فل لگتی تھیں لیکن بعض غم انسان کی ہمت کو اندر سے ختم کر دیتے ہیں_

مراد اسوقت اپنے اس شاندار گھر کی سٹڈی میں موجود تھا_ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے اور پشت صوفے سے ٹکائے بیٹھا وہ کسی کتاب کے مطالعے میں محو تھا_ کچھ دیر بعد وہ کتاب بند کر کے اٹھا اور اس کتاب کو بک شیلف میں واپس رکھنے لگا تو کتابوں کے درمیان میں سے اسے ایک تصویر ملی_ وہ تصویر اسے اپنے ماضی کے ایک بہت اچھے دوست کی یاد دلا گئی تھی_ اس تصویر میں وہ اور فہام ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے_

"دوست بھی ایک بڑی نعمت ہوتے ہیں لیکن ہر انسان کو اپنے دفاع کا حق ہے"_ وہ اس واپس کتابوں کے درمیان میں رکھتے ہوئے جیسے خود سے مخاطب تھا_ پھر وہ اپنے کمرے کی طرف چلے گیا_

کافی رات ہو چکی تھی لیکن اس کمرے کی لائٹس جلی ہوئی تھیں_ وہ صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا_ سامنے رکھی ٹیبل پر فائلیں بکھری پڑی تھیں_ اسکی گہری کالی آنکھوں میں ایک عجیب سی کشش تھی_ ماتھے پر بکھرے ہوئے کالے بال اور ہلکی داڑھی عمار زید کی شخصیت کو وجیہہ بناتے تھے_ اس نے ٹیبل پر سے ایک فائل اٹھائی تو اس میں سے کوئی چیز زمین پر گری تھی_ اس نے جھک کر اسے اٹھایا اور دیکھا تو وہ کسی پرانے اخبار کا ایک صفحہ تھا_ جس پر لکھی سطر نے اسکے ذہن میں وہ تکلیف دہ یاد پھر سے تازہ کی تھی_ "احتساب ادارے کے دو افسران روحان زید اور فہام بخاری کا کل رات مبینہ طور پر قتل ہو گیا_ ذرائع کے مطابق روحان زید نے اپنے ساتھی آفیسر کو قتل کر کے خود کشی کی ہے"_ یہ پڑھ کر اسکی آنکھوں میں کچھ چبھا تھا_ اس نے وہ اخبار واپس رکھا اور سب کچھ سمیٹ کر بیڈ پر لیٹ گیا_ اسکی آنکھیں اب تک اس چبھن کے زیر اثر تھیں_

دوسرا باب

تصویر کے دورخ

ہر تصویر کے دورخ ہوتے ہیں

ہر شخص ایسا نہیں ہوتا

جیسا تمہیں نظر آتا ہے

ہر خیر خواہ، خیر خواہ نہیں ہوتا

ہر اپنا، اپنا نہیں ہوتا

کوئی تمہیں فریب دیتا ہے

تمھاری پشت پر خنجر گھونپتا ہے

کوئی بظاہر پر سکون

مگر دل سے ہے بے چین

کوئی بنا بتائے تمہارا انتظار کرتا ہے

غرض ہر کوئی اپنے جذبات کا

اپنے طریقے سے استعمال کرتا ہے_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح ناشتے کی ٹیبل پر وہ تینوں موجود تھے_ہمیشہ کی طرح ان کے درمیان حائل تھی_آسیہ ناشتہ کرتے ہوئے عمار کو دیکھ رہی تھیں جو آہستہ آہستہ چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے کسی گہری سوچ میں لگ رہا تھا_

"کیا سوچ رہے ہو بیٹا؟"_ ان کی آواز پر عمار نے چونک کر انکی طرف دیکھا

"کچھ نہیں ماما"_ وہ جانتی تھیں کہ وہ نہیں بتانا چاہتا اسی لیے مزید کچھ نہیں پوچھا_وہ اپنے خیالات اور احساسات اب کسی سے شئیر نہیں کرتا تھا کیونکہ جس سے وہ اپنا سب کچھ شئیر کرتا تھا وہ تو کب کا اس دنیا سے جا کا تھا_

"اور برخوردار آج کل کون سے کیس پر کام کر رہے ہو اتنے دنوں بعد ناشتہ ہمارے ساتھ کر رہے ہو"_ زید صاحب کا اشارہ اسکے اتنے دنوں سے آفس جلدی چلے جانے اور گھر دیر سے واپس آنے کی طرف تھا_"ایک بیوروکریٹ کا کیس ہے جو ڈرگز مافیا سے ریلیٹڈ ہے بس اسی پر کام کر رہا ہوں"_ اس نے اطمینان سے جواب دیا تھا_

"ہمم__مجھے امید ہے کہ تم اس کیس میں کامیابی حاصل کرو گے لیکن احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھنا"_انہوں نے تلقین کی تھی اور عمار ان کی اس بات کا مطلب بخوبی سمجھتا تھا_

صبح ابھی تازہ تھی_مراد عباس کے یہاں ابھی ناشتہ ہو رہا تھا_وہ اور فوزیہ خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب مراد کا فون بجا_اس نے فون کی اسکرین پر کال کرنے والے کا نام دیکھا اور پھر فوراً کال ریسیو کی_

"ہاں کہو__کیا!اچھا اب ان سے کہو کہ اگر وہ ہماری ساری شرائط پوری کر لیں تو ہماری ڈیل ڈن ہے اور ہاں میک شیور کہ یہ ڈیل کنفرم ہو جائے بس انہیں کسی بھی طرح کنوینس کرو"_ اپنا حکم نامہ سنا کر اس نے فون رکھ دیا_

"مجھے لگتا ہے یہ ڈیل ہماری کمپنی کے لیے بہت ہی زیادہ سود مند ہے جبھی تم اتنا زور دے رہے ہو ورنہ تم کسی کو ری کنسڈر نہیں کرتے"_ فوزیہ نے دونوں بھنوؤں کو اچکا کر کہا_

"ایسا ہی ہے"_

"تو پھر انہیں ہماری شرائط پوری کرنی ہی ہونگی"_ انہوں کا لہجہ اٹل تھا_

"خیر__ ممانی اور ارمین کی کوئی خبر اتنے دنوں سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ فون پر بات ہوئی"_ مراد نے تذبذب سے کہا_

"وہ اب کافی مصروف ہو گئی ہے بزنس میں اور سنا ہے آج کل میں کوئی ڈیل فائنل ہونے والی ہے اسکی کمپنی کی"_ فوزیہ نے بتایا_ مراد نے پھر اپنے دل میں کوئی گلٹ محسوس کی تھی_

"اچھا ہے کہ مصروف رہتی ہے لیکن وہ میری کزن ہے میری چھوٹی بہن ہے مجھے اس سے ملتے رہنا چاہیے"_ ارمین بخاری مراد عباس کے ماموں کی بیٹی تھی_ آپس میں انکی بہت اچھی دوستی تھی_ ارمین اور فہام مراد کو اپنا بھائی مانتے تھے اور مراد کو بھی ان سے بہت انسیت تھی_

"ظاہر سی بات ہے ایسے ہی تعلق تھوڑی ختم ہو سکتا ہے_ میرے اکلوتے بھائی کی فیملی ہے لیکن اگر انہیں پتہ چل گیا کہ فہام کے قتل میں تمہارا ہاتھ ہے تو پھر کیا ہو گا سوچا ہے تم نے"_ فوزیہ کو فکر مندی نے آگھیرا تھا_

"پتہ چل بھی جائے تو وہ دو لوگ ہیں اور اکیلے ہیں اور جہاں تک میں ممانی کو جانتا ہوں وہ اب کچھ اور لوز کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں"_ مراد جیسے ان سے اچھی طرح واقف تھا_ اپنوں کو اپنے مقصد کے لیے پرایا کر دینے والا_ فوزیہ نے اسکی بات پر صرف سر ہلانے پر اتفاق کیا_

"اوکے پھر__ میں آفس کے لیے نکل رہا ہوں"_ وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا تھا_

دوپہر کے وقت سنہری دھوپ ہیڈ آفس کی عمارت پر پڑھ رہی تھی_ ارمین اپنے آفس میں آرم چئیر پر بیٹھی فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہی تھی "جی__ ڈیل تو کنفرم ہو گئی ہے اب دعا کریں کے آگے بھی سب صحیح ہو_ چلیں

اللہ حافظ "_ ردا کو خوشی سے بتا کر اس نے فون رکھا اور چئیر کی پشت سے سر ٹکا لیا_ کچھ ہی لمحوں بعد فون دوبارہ بجا_ اس نے فون اٹھایا تو اسکرین پر چمکتے نام نے اسے کسی سوچ میں ڈالا تھا_ اگلے ہی لمحے اس نے فون اسپیکر پر ڈال دیا_

"ہیلو__ ارمین کیسی ہو؟"_ دوسری طرف مراد عباس تھا_

"میں ٹھیک ہوں مراد__ تم کیسے ہو؟ اور آج اچانک کیسے یاد آگئی"_ اس نے بظاہر مذاق سے کہا لیکن اسکے لہجے میں چھپی ناراضگی مراد نے اچھی طرح محسوس کی تھی_

"اچھا سوری یار میں بہت مصروف تھا کام کے سلسلے میں_ اور پچھلے ہفتے جرمنی جانا پڑا تھا ضروری کام سے ابھی دو دن پہلے ہی واپس آیا ہوں اور فون اسی لیے کیا ہے کہ اگر تم فری ہو اسوقت تو لنچ ساتھ کرتے ہیں_ کیا خیال ہے؟"_

"خیال تو بہت نیک ہے تمھارا_ ٹھیک ہے تم جگہ بتاؤ میں پہنچ رہی ہوں"_ اس نے اسکی پیشکش قبول کر لی تھی_ "

"Okay, see you there"

یہ کہ کر دونوں نے فون رکھ دیا تھا_ اگلے ہی منٹ ارمین کے فون پر میسج آیا جس پر ریستوران کی لوکیشن تھی_ اس نے وہ میسج دیکھا اور اپنا بیگ اٹھا کر آفس سے باہر نکل گئی_

شہر کے ایک مشہور ریستوران کے سامنے سفید fortuner آکر رکی تھی اور ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ باہر آئی تھی_ ایک ہاتھ میں ہینڈ بیگ لیے وہ ریستوران کے اندر بڑھ گئی_ یہ ایک کافی مشہور ریستوران تھا_ ارمین کا پہلے کبھی یہاں آنا نہیں ہوا تھا لیکن دیکھنے میں یہ جگہ اسے پسند آئی تھی_ اندر پہنچی تو مراد ایک ٹیبل پر اسکا انتظار کر رہا تھا اور اسے دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا_

"اسلام وعلیکم! مجھے دیر تو نہیں ہوئی؟"_ اسکی طرف پہنچ کر اس نے کہا_

"وعلیکم السلام! نہیں میں بھی بس دو تین منٹ پہلے ہی پہنچا ہوں"_ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا_

"اور سناؤ__ سب ٹھیک ہے؟_ بزنس ٹھیک چل رہا ہے؟ اور ممانی کیسی ہیں؟"_ اس کے لہجے میں کافی اپنائیت تھی_

"ہاں اللہ کا شکر سب ٹھیک ہی چل رہا ہے_ ماما بھی ٹھیک ہیں بس بھائی کی ڈیتھ کے بعد سے کچھ اداس رہتی ہیں تم تو جانتے ہو"_ ارمین نے آسودگی سے کہا جس پر اسے ایک بار پھر گلٹی محسوس ہوئی تھی_ ایک دم ماحول میں خاموشی چھاگئی تھی_

"اچھا یہ بتاؤ آرڈر کیا کرنا ہے"_ مراد نے اس خاموشی کو زائل کرنا چاہا_

"پھپھو کیسی ہیں؟ جب سے میں واپس yales سے آئی ہوں صرف ایک دفعہ فون آیا تھا انکا"_ آرڈر نوٹ کروانے کے بعد ارمین نے پوچھا تو اس نے اسکی طرف دیکھا

"ہاں ٹھیک ہیں تمہیں ہی یاد کر رہیں تھیں آج صبح وہ"_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

اب وہ دونوں کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے_

شام ہو چکی تھی_ یہ منظر شہر قائد کے پوش علاقے میں واقع ایک اپارٹمنٹ کا ہے جہاں عمار زید ایک کمرے میں کھڑکی کی طرف چہرہ کر کے کھڑا تھا اور اسکے پیچھے ایک صوفہ تھا جہاں اسی کا ہم عمر ایک خوش شکل نوجوان بیٹھا تھا_

"تو تمہیں اسکے خلاف ثبوت چاہیے"_ اس لڑکے نے کسی غیر مرعی نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا_ "ہاں__ اور وہ بھی اسی ہفتے"_ عمار نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے جیسے حکم دیا تھا_ "ٹھیک ہے کوشش کروں گا جلد سے جلد اپنے خفیہ زرائع سے معلومات اکھٹے کرنے کی لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اچانک تمہیں کیا ضرورت پڑگئی ہے ان کی"_ اس نے اسکا مقصد جاننا چاہا_ عمار گہری سانس لیتے ہوئے اسکی طرف مڑا تھا

"اچانک ضرورت نہیں پڑی بس صحیح موقع کی تلاش تھی_ میں تمہیں سب بتاؤں گا لیکن پہلے خود تصدیق کرلوں"_ اسکی آواز میں سنجیدگی پنہاں تھی_

"اور ہاں فائق کوشش کروکہ کہ کسی کو شک نہ ہو_ ویسے مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم آرام سے یہ کام کرلوگے"_ وہ اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا تھا_

"تم مجھے جانتے ہو اس لیے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"_ فائق نے اسے یقین دلاتے ہوئے تھا_ فائق احمد اس کا بہت پرانا اور عزیز دوست تھا_ وہ ایک وکیل تھا_ اسکے علاوہ وہ بہت سے سیاستدانوں کی سیکیورٹی ٹیم میں کام کرچکا تھا_ وہ اور عمار ایک ہمیشہ ایک دوسرے کے کام آتے رہے تھے_

آسمان پر تارے جگمگا رہے تھے_ اس محل نما گھر کا منظر کچھ یوں تھا کہ فوزیہ اپنے کمرے میں کسی سے فون پر بات کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی_ انھوں نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں مراد کھڑا تھا_ کوٹ کوٹ ہاتھ میں لیے وہ کچھ تھکا ہوا لگ رہا تھا_ انہوں نے فون پر الوداعی کلمات کہ کر فون ٹیبل پر رکھ دیا

"کیا بات ہے؟"_ مراد اندر آیا تھا

"مجھے پتہ چلا ہے آپ نے ایس ایم گروپ سے ڈیل فائنل کروالی ہے"_

"ہاں"_

"مگر صبح تک تو وہ راضی نہیں تھے_ آپ نے ان سے کسطرح اپنی شرائط منوائیں؟"_

وہ تجسس سے پوچھ رہا تھا_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ویل میں نے انکے پرسنل معاملات کی چھان بین کروائی کیونکہ ہر انسان کی شخصیت کا کوئی نہ کوئی ایسا پہلو ضرور ہوتا ہے جسے وہ دنیا سے چھپا کر رکھتا ہے_ پھر مجھے معلوم ہوا کہ انکے ساتھ بھی اسطرح کا معاملا ہے_ ان کی وائف کا پندرہ سال پہلے انتقال ہو چکا ہے_ لیکن قدرتی طور پر نہیں_ ان کا مرڈر ہوا تھا اور ایس ایم گروپ کے مالک نے خود کروایا تھا_ اسکے علاوہ انھوں نے دو سال سے خفیہ شادی بھی کر رکھی ہے_ ان سب معاملات سے ان کی بیٹی بے خبر ہے اور ہر انسان کو اپنی عزت پیاری ہوتی ہے تو بس میں نے کچھ ڈوریاں ہلائیں اور ڈیل فائنل ہو گئ"_ فوزیہ نے سارا قصہ اطمینان سے بیان کر دیا تھا_

"ہمم__ آئم امپریسڈ"_ مراد کے انداز میں فوزیہ کے لیے ستائش تھی_ اب وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا_

"آج مراد سے ملاقات ہوئی میری"_ ارمین اور ردا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب ارمین نے بتایا_ ردا نے چونک کر سر اٹھایا

"ہیں_ کہاں؟"_

"اسکا فون آیا تھا دوپہر میں ساتھ لنچ کرنے پر اسرار کر رہا تھا تو میں نے حامی بھر لی"_ ارمین نے سرسری سا کہا_

"اچھا کیا کہہ رہا تھا؟" "ایسے ہی بس بزنس کے متعلق باتیں ہوئیں اور آپ کا پوچھ رہا تھا"_ وہ اب جگ سے گلاس میں پانی نکال رہی تھی_

"اور تمھاری پھپھو کا کیا حال چال ہے دونوں سے ہی کافی ٹائم سے ملاقات نہیں ہوئی_ تین سال پہلے تک سب کتنا نارمل تھا_ ایک دوسرے کے یہاں آنا جانا ہوتا رہتا تھا لیکن اب تو فون پر بھی کم ہی بات ہوتی ہے"_ ان کے لہجے میں ایک خلش تھی_ ارمین نے اپنی ماں کو دیکھا_ انہوں نے جو کہا وہ اسے بہت حد تک درست لگتا تھا وہ گہری سانس بھر کر رہ گئ تھی_

رات گہری ہو چکی تھی لیکن عمار زید کے گھر کی بیسمنٹ میں نیم روشنی تھی_ بیسمنٹ میں ایک کمرہ تھا جس کے ایک کنارے پر ایک ٹیبل رکھی تھی اور اسکے ارد گرد دو کرسیاں تھیں_ ٹیبل پر فائلیں بکھرے ہوئیں تھیں اور لیپ ٹاپ کھلا رکھا تھا_ عمار ایک کرسی پر بیٹھا نظریں ایک فائل پر مرکوز کیے اسکے صفحے پلٹ رہا تھا_ ہاتھ میں قلم تھا_ دایئں طرف دیوار پر سافٹ بورڈ لگا ہوا تھا جس میں کئی پوسٹ اٹ نوٹس اور تصاویر لگی ہوئی تھیں_ اسکے دماغ میں اسوقت انتشار برپا تھا لیکن اسکے دل میں ایک بات کا اطمینان تھا کہ تین سال کا انتظار اب ختم ہونے والا تھا_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

تیسرا باب

سنہری یادیں

Those memories I still remember

Those golden days

When we got bumped into each other

Somewhere in the middle of our way

When life was carefree

When we laughed together, enjoying each other's company

When the heart was pure, free from lies

When I trusted you more with closed eyes

I don't want to remember those memories

But I also can't forget them

چار سال پہلے:

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

شام کا وقت تھا_ساحل سمندر پر سورج کے غروب ہونے کا منظر انتہائی حسین لگ رہا تھا_

"بھائی کہاں رہ گئے ہو؟_میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں_جی I'm almost done_اوکے میں گراؤنڈ فلور پر ہی ہوں"_ شہرت قائد کے ایک بڑے شاپنگ مال میں وہ ایک شاپ کے کاؤنٹر پر دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگ پکڑے کھڑی وہ پیمنٹ کر رہی تھی جب اسکا فون بجا تھا_اس نے اسکرین پر نام دیکھ کر کال اٹھائی اور پیمنٹ کر کے بات کرتے ہوئے شاپ سے باہر نکل آئی_ بات ختم کر کے فون اپنے بیگ میں ڈالتے ہوئے وہ دائیں جانب مڑی ہی تھی کہ جب اسکا سر کسی کے بازو سے زور سے ٹکرایا اور ہو اپنا توازن بمشکل برقرار رکھ سکی لیکن اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگز چھوٹ کر فرش پر گرے تھے_"آئم سوری__میں نے دیکھا نہیں ٹکرانے والا شخص معذرت کرتے ہوئے نیچے جھک کر وہ بیگز اٹھانے لگا تھا_وہ بیگز اٹھا کر کھڑا ہوا جب ارمین نے اسے دیکھا_وہ دراز قد اور وجیہہ شخصیت کا حامل نوجوان تھا_وہ فون پر کسی سے ضروری بات کر رہا تھا اور بات ختم کر کے دائیں طرف سے ٹرن لینے ہی لگا تھا کہ اس سے ٹکرا گیا تھا

“Are you alright?”

اس نے بیگز ارمین کو پکڑاتے ہوئے اخلاقَ دریافت کیا_

“It's OK I'm fine”

اس نے اسکے ہاتھ سے بیگز لیتے نرم لہجے میں کہا_ارمین وہاں سے جانے ہی لگی تھی جب کسی کی آواز پر چونک کر وہیں ٹھہر گئی_ایک درمیانی عمر کی خاتون اس طرف آ رہی تھیں جسے دیکھ کر اس کے چہرے پر شناسائی کے تاثرات ابھرے تھے_اس عورت نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو اسے بھی خوشگوار حیرت ہوئی

"اسلام و علیکم آنٹی"_

"و علیکم السلام!ارمین بیٹا کیسی ہو؟" اس کے خوشدلی سے سلام کرنے پر آسیہ نے بھی اسی طرح جواب دیا_

"میں ٹھیک ہوں_آپ کیسی ہیں؟" "اللہ کا کرم ہے"_ عمار نا سمجھی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا جب آسیہ کے ارمین سے اسکے تعارف کروانے پر کچھ حیران ہوا_

"یہ تمہارے روحان بھائی کا چھوٹا بھائی ہے_عمار_اور عمار یہ فہام کی بہن ہے ارمین" _ اس تعارف پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر سر ہلایا تھا_ایک دو مزید باتوں کے بعد ارمین کے فون پر کال آنے لگی تھی_اس نے بیگ سے فون نکال کر دیکھا تو فہام کال کر رہا تھا مطلب وہ باہر موجود تھا_

"میں چلتی ہوں آنٹی بھائی آ گئے ہیں"_" ہم بھی ساتھ ہی نکل رہے ہیں بس" _ اسکے کہنے پر وہ دونوں بھی مال سے ساتھ ہی باہر نکلے تھے جہاں سامنے وہ دراز قد اور وجیہہ فہام کھڑا تھا_اس نے ان دونوں کو ارمین کے ساتھ نکلتے دیکھا تو خوشگوار حیرت سے ان کی طرف آ کر ان سے ملا پھر ارمین اور فہام کے ساتھ عمار اور آسیہ بھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے_

"ماما آپ آج اتنی صبح صبح آفس جا رہی ہیں؟"_ صبح ناشتے کی ٹیبل پر وہ تینوں موجود تھے جب ارمین نے ردا کو آفس کے لیے تیار دیکھ کر پوچھا_وہ عموماً اتنی جلدی آفس نہیں جاتی تھیں_

"ہاں وہ آج انٹرنیشنل کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ ہے اسی لیے_اور بیٹا تم نے سارے ڈاکومنٹس سمبٹ کر دیئے؟ یونیورسٹی کے لیے تیاری ہو گئی ہے نہ" _ انھوں نے چائے پیتے ہوئے اس سے پوچھا_

"جی ماما سب ہو گیا ہے اور بھائی تم نے فلائٹ بک کروا دی؟"

"ہاں دو دن بعد صبح کی فلائٹ ہے اور دیکھلو کوئی کام نہ رہ گیا ہو" _ اس نے ناشتہ ختم کرتے ہوئے کہا_"جی بھائی_ ویسے مجھے نہیں پتہ کہ میں آپ دونوں کے بغیر وہاں کیسے رہوں گی" _ اس نے

چائے کا کپ خالی کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا تو فہام نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا_

"میں بھی تمہیں بہت مس کروں گا لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ میں اور ماما ہمیشہ تمھارے ساتھ ہیں اور زندگی کہ ہر فیز میں تمہیں مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں"_ اسکی بات پر ارمین نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا_ ردا نے اپنے دونوں بچوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر اللہ سے ان کے حق میں دعا کی تھی_ وہ دونوں ان کا فخر تھے_

"ویسے روحان کے بھائی عمار کا Yales میں ایم_بی_اے کا آخری سال ہے اب"_

"اچھا" ارمین نے کہا_ وہ بی_بی_اے کرنے کے بعد ایم_بی_اے کرنے امریکی ریاست Yales جا رہی تھی_

"میں نے اسے بتایا تھا تمہارا اگر کوئی مسئلہ ہو تو تم اس سے کانٹیکٹ کر سکتی ہو"_ روحان کے والد زید ہارون اور ردا ایک بزنس کنٹریکٹ میں پارٹنرز رہ چکے تھے اور فہام اور روحان آپس میں کولیگز تھے جس وجہ سے دونوں فیملیز کی اچھی جان پہچان ہو گئی تھی سوائے عمار کے کیونکہ وہ پڑھائی کی وجہ سے اوورسیز تھا_

"صحیح کہہ رہے ہو_ اچھا خدا حافظ اپنا خیال رکھنا"_ ردا کہہ کر آفس کے لیے نکل گئی تھیں اور وہ دونوں بھی اپنے میں مصروف ہو گئے تھے_

عمار کو آج واپس کنیکٹکٹ جانا تھا_ وہ لاؤنج میں کھڑا سب سے مل رہا تھا_

"اپنا خیال رکھنا بیٹا" آسیہ نے اس سے گلے ملتے ہوئے کہا_

"آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا" وہ اب ان سے الگ ہو کر اپنے بابا سے ملنے آ گا تھا_

"خیریت سے جاؤ" انھوں نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا تھا_ کچھ دیر بعد وہ روحان کے ہمراہ ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہو گیا_

"اپنا اور ماما بابا کا خیال رکھنا روحان"_ "میں رکھوں گا اور تم جلدی سے ڈگری کمپلیٹ کر کے آؤ اور بابا کا بزنس جوائن کرو" وہ دونوں ایئرپورٹ پہنچ چکے تھے جب روحان نے کہا_

"تم جانتے ہو کہ میرا کوئی ارادہ نہیں ہے بزنس میں آنے کا" اس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا_"آئی نو" روحان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھے_کچھ ہی دیر میں فلائٹ کی اناؤنسمنٹ پر روحان کو خدا حافظ کہتا اپنی منزل کی جانب بڑھ گیا تھا_

سورج غروب ہو کا تھا_مراد عباس اپنے آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا سامنے کھڑے دلاور جو کچھ ہدایات دے رہا تھا_کوٹ سٹینڈ پر لٹک رہا تھا_

"آج رات کی فلائٹ سے لندن چلے جاؤ اور یہ معاملہ نمٹا کر آؤ"_ دلاور شاہ مراد عباس کا سیکیورٹی انچارج تھا_وہ ایک انتہائی اہم رازدار تھا جس پر مراد اور فوزیہ کافی بھروسہ کرتے تھے_

"یس سر جیسے آپ کا حکم" اس نے تابعداری سے کہا_

"اب تم جاسکتے ہو" مراد کے کہنے پر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا اور اسکے وہاں سے جاتے ہی فوزیہ وہاں آئی تھی_

"کام کا کہہ دیا تم نے اسے؟" آج رات چلا جائے گا وہ لندن اور کچھ؟" اس نے فوزیہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا_

"تمہاری ممانی کا فون آیا تھا_بتا رہیں تھیں کہ ارمین امریکہ جا رہی ہے ہائر اسٹڈیز کے لیے دو دن بعد"_ وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھی ہوئی تھی_

"اچھا"__ مراد ان کی طرف دیکھ رہا تھا_"میں سوچ رہی تھی کہ اسکے جانے سے پہلے انہیں ڈنر پر انوائٹ کرلوں"

"تو اسمیں پوچھنے والی کیا بات ہے موم_بلالیجیئے کل" مراد خوشی سے کہہ رہا تھا_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں! ٹھیک ہے_ تمہارا کام ہو گیا ہے تو ساتھ ہی نکلتے ہیں گھر کے لیے پھر" _ انہوں نے کہا تو وہ بھی جانے اپنا کوٹ ہاتھ میں لیے کھڑا ہو گیا_

رات ہو گئی تھی لیکن وہ دونوں ابھی تک آفس میں کسی کیس کو لے کر الجھے ہوئے تھے_

"یار یہ سیاستدان کب عوام کے اعتماد کا ناجائز فائدہ اٹھانا چھوڑیں گے" _ فہام نے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو نیچے گراتے ہوئے افسوس سے کہا تھا_ ہمارے ملک میں جو اقتدار میں آتا ہے وہ تو ضرور ایسا کر رہا ہوتا ہے_ صرف سیاستدان نہیں بلکہ جن کے پاس پاور ہوتی ہے ان میں سے اکثر لوگ خود کو قانون سے ماورا سمجھنے لگتے ہیں" روحان نے اسکی بات پر تبصرہ کیا_

"صحیح کہہ رہے ہو_ خیر بہت دیر ہو گئی ہے آج کام یہیں ختم کرتے ہیں" فہام نے ریوالونگ چیئر پر سے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنا سامان سمیٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا_ روحان بھی اسکے ساتھ ہی نکلا تھا_ وہ دونوں تین سال سے احتساب ادارے میں تھے اور آپس میں بہت اچھے دوست بن گئے تھے_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

ارمین کی کنیکٹکٹ روانگی میں دو دن رہتے تھے_ وہ سب مراد عباس کی طرف رات ڈنر کے بعد لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مشغول تھے_ فوزیہ اور ردا آپس میں کوئی بات کر رہیں تھیں جبکہ مراد، فہام اور ارمین اپنی ہی گفتگو میں لگے ہوئے تھے_

"اور سناؤ yales جانے کے لیے کتنی اکسائٹمنٹ ہے؟" مراد نے ارمین سے کہا_ ملازمہ چائے رکھ کر چلی گئی تھی_ بہت اکسائٹڈ ہوں میں_ میرا yales سے ماسٹرز کرنے کا خواب جو پورا ہو رہا ہے" _ اسنے فخر سے بتایا جس پر فہام اور مراد نے اسے دیکھا_ اسکا خواب تھا کہ وہ University of yales سے ماسٹرز کرے_

"اچھا یہ بتائیں کہ آج کل کون سی سیریز دیکھ رہے ہیں“_ آج کل کوئی نہیں دیکھ رہا ٹائم ہی نہیں مل پاتا“_

"واقعی اب تو میں بھی نہیں دیکھتا اسی وجہ سے“ ارمین کے پوچھنے پر مراد نے بتایا تو فہام نے بھی ہاں میں ہاں ملائی_ جبکہ ارمین نے انہیں فہمائشی نظروں سے دیکھا_ وہ تینوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تھے_ وہ رات واقعی خوبصورت تھی_

"اپنا بہت خیال رکھنا اور فون کرتی رہنا“ اگلے دن وہ ارمین کو ایئرپورٹ چھوڑنے آئے تھے جب ردا نے اسے تلقین کی_

"ماما آپ پریشان مت ہوئیں میں کوئی چھوٹی بچی تھوڑی ہوں“ ارمین نے منہ بنایا_ وہ انکی بار بار اپنا خیال رکھنے کی تلقین پر عاجز آ گئی تھی_

"پھر بھی پہلی دفعہ دور جا رہی ہو وہ بھی اکیلے“_ انھوں نے پیار سے اسکے گال پر ہاتھ پھیرا_

"ماما صحیح کہہ رہی ہیں دیہان رکھنا اور دوسرے لوگوں سے میل جول بھی دیکھ بھال کر کرنا“_ فہام نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا_

"جانتی ہوں بھائی آپ دونوں سے زیادہ میرا کوئی اپنا نہیں ہو سکتا آئی وِل مس یو“_ فہام نے اسکے گرد اپنے بازو حائل کیے تھے_

"اچھا_ اب تمہاری فلائٹ کا وقت ہو رہا ہے“ فہام نے کہا_

"خدا حافظ“ الوداعی کلمات ادا کر کے وہ اندر بڑھ گئی تھی_ فہام اور ردا اسے جاتا دیکھ رہے تھے_

چوتھا باب

شناسائی

زندگی میں مختلف ابواب آتے ہیں

ان میں مختلف کردار آتے ہیں

کئی طرح کے لوگوں سے ملنا ہوتا ہے

کوئی شناسا ہوتا ہے، کوئی اجنبی

کوئی تمہارا دوست ہوتا ہے، کوئی دشمن

کوئی امن کی علامت ہوتا ہے، کوئی بربادی کی نشانی

کوئی ہمیشہ کے لیے زندگی میں ٹھہر جاتا ہے

کوئی زندگی میں رہ کر بھی زندگی سے نکل جاتا ہے

لیکن ہر انسان کوئی نہ کوئی

سبق دے جاتا ہے_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

یہ مناظر امریکہ کی ریاست کنیکٹکٹ میں واقع یونیورسٹی آف ییلز کا تھا جس کے ڈورم کی دوسری منزل پر واقع اس کمرے کا دروازہ کھلا تھا اور بلونڈ بالوں والی ایک لڑکی جو اس یونیورسٹی کی سینئر سٹوڈنٹ لگتی تھی اندر داخل ہوئی جسکے پیچھے وہ داخل ہوئی تھی_

"تو کیسا لگا ڈورم اور یہ کمرہ؟" اس لڑکی نے خوش مزاجی سے انگریزی میں ارمین سے دریافت کیا تو ارمین اسکی طرف متوجہ ہوئی اور اسی زبان میں خوشدلی سے کہا

"مجھے اچھا لگا"_ جب ارمین کنیکٹکٹ ایئرپورٹ سے باہر آئی تو اسکے بابا کے بہت پرانے دوست نے جو اب یہیں سیٹلڈ تھے اسے ریسیو کیا اور اپنے ساتھ گھر لے گئے_ وہاں وہ انکی بہت ملنسار سی فیملی سے ملی اور کھانا کھا کر کچھ آرام کرنے کے بعد وہ شام میں اسے ڈورم چھوڑ گئے تھے_ انھیں خدا حافظ کہہ کر آگے بڑھی تھی کہ ایک بلونڈ بالوں والی نے اسے کنفیوز ہوتے دیکھا تو اسکی طرف آئی اور خوشدلی سے اپنا تعارف کروایا

"Hi, I'm Elle. Seems like you are new here, may I help you".

ارمین نے اسکی کھلی پیشکش پر اس سے اپنا جوابی تعارف کروایا اور اسے اپنا مسئلہ بتایا تو وہ اسکی بات سمجھ کر اسے ڈورم دکھاتے ہوئے اس کمرے میں لے آئی جو کہ ارمین اور اسکا مشترکہ کمرہ ہونے والا تھا_

"ہم روم میٹ ہیں تو اگر تمہیں کوئی مسئلہ ہو تو تم مجھے بتا سکتی ہو" اس لڑکی کی فراخدلی سے کی گئی آفر پر ارمین نے مسکرا کر سر ہلایا اور پھر اپنا سامان رکھنے لگی_ اسے گھر فون بھی کرنا تھا_ وہ لڑکی کسی کام سے باہر چلے گئی تھی_

کراچی میں اسوقت دوپہر تھی_ چمکتی دھوپ عباس انڈسٹریز کی اس بلڈنگ پر پڑ رہی تھی_ فوزیہ عباس آفس میں بیٹھی مسلسل ایک ورکر پر غصہ کر رہی تھی

"ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں آپ کو پے ہی کیوں کر رہی ہوں جب آپ ڈھنگ سے کام نہیں کر سکتے"_ ورکر بیچارا اس کی ڈانٹ پر خاموشی سے سر جھکائے کھڑا تھا_ انٹر کام بجنے وہ چپ ہوئی اور ریسیور کان سے لگا لیا

"ہاں__ آ رہی ہوں"_ "آپ جا سکتے ہیں"_ اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر آفس سے باہر نکل گئی جبکہ اس ورکر کی جیسے جان چھوٹی تھی_ وہ مراد کے آفس پہنچی تو وہاں وہ روالونگ چیئر پر تھوڑی ہاتھ کے نیچے رکھے بیٹھا تھا_ دلاور بھی وہیں موجود تھا_ "آیئے موم" اس نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا_

"کیا ہوا؟" انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا اور اپنا لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پر رکھ دیا_

"آپ کے لیپ ٹاپ سے سپلائی اور بینک ٹرانزٹ کے ریکارڈ چاہئیں آپ کے پاس ہی ہوتے ہیں نہ" مراد کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی_

"ہاں میرے پاس ہی ہیں" انہوں نے اسکی بات کو سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا_

"ٹھیک ہے پھر مجھے میل کریں اور دلاور وہ اس صحافی کا کیا بنا جس نے ہمارے خلاف رپورٹ تیار کروائی تھی_ مجھے یقین ہے تم نے اسے سنبھال لیا ہو گا" اب وہ دلاور سے مخاطب تھا_

"جی سر کریئر ختم کرنے کی دھمکی نے اسے وہ رپورٹ شایع کرنے سے روک دیا" وہ انہیں آگاہ کر رہا تھا فوزیہ تو جیسے یہ سب کر سکون میں آگئی تھی لیکن مراد بے سکون ہوا ہی نہیں تھا_ وہ اپنے ارد گرد چند ہی لوگوں پر اعتبار کرتا تھا اور دلاور ان میں سے ایک تھا_

کنیکٹکٹ میں صبح ہو چکی تھی_ یونیورسٹی آف ییلز میں طلباء کی چہل پہل تعلیمی سال شروع ہونے کی وجہ سے کافی زیادہ تھی_ یہ ایک الگ ہی دنیا تھی_ یونیورسٹی کا جدید سٹیٹ آف دی آرٹ ٹیکنالوجی اپنی مثال آپ تھا_ آسمان کو چھوتے مینار اور وسیع احاطے اسکی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے تھے_ ارمین ڈورم سے نکل کر یونیورسٹی میں داخل ہو چکی

تھی_ نیلی جینز پر سفید شرٹ اور اسکے اوپر نیلے رنگ کی ہی ڈینم جیکٹ ذیب تن کیے اور اپنے بھورے سلکی بالوں کو کھلا چھوڑے وہ بالکل ایک بزنس سٹوڈنٹ لگ رہی تھی_ ایلی بھی اسکے ساتھ ہی آئی تھی لیکن اسے پروجیکٹ کا ضروری کام تھا اسی لیے وہ اسے اسکا ڈیپارٹمنٹ نہیں دکھا سکی لیکن اس نے کسی اور دن اسے پوری یونیورسٹی کا ٹوور کرانے کا وعدہ کیا تھا_ ارمین بہت اکسائٹڈ تھی_ اس کا آج پہلا دن تھا اور ابھی اسے اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈنا تھا_ کچھ آگے چل کر اسے دو لڑکے وہاں کھڑے نظر آئے_ ارمین نے ڈیپارٹمنٹ کا راستہ پوچھنے کے لیے انہیں انگریزی میں مخاطب کیا تو وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے

"ایکسکیوز می! کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ اسکول آف مینجمنٹ کسطرف ہے؟" اسکے سوال پر ان میں سے ایک نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا

"آپ فریشی ہیں؟"_

"یس" اسکے جواب پر دونوں نے آنکھوں میں شرارت لیے ایک دوسرے کو دیکھا پھر واپس اسکی طرف دیکھا اور ارمین کو کچھ غلط محسوس ہوا_

"ہم آپکو بتا سکتے ہیں کہ SOM کسطرف ہے لیکن___ پہلے آپکو ایک اچھا سا گانا سنانا ہو گا" پہلے والے لڑکے نے ڈرامائی انداز میں کہا اور ساتھ ہی دوسرے لڑکے نے اپنے فون کا کیمرا اس کی طرف کیا تھا_ ارمین نے اس بات پر اپنی آنکھیں گھمائی تھیں_ اسے سخت کوفت ہونے لگی تھی_

"جلدی کریں پہلی ہی کلاس مس کرنی ہے کیا" اسے خاموش دیکھ کر پہلے والے لڑکے نے اپنا ہاتھ جھلایا تو ارمین نے جو کچھ دبنگ سا جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ پیچھے سے آتی کسی کی آواز پر چونکی_

"رائن، ایرک تم دونوں کو سر ولیم اپنے آفس میں بلا رہے ہیں" اس آواز کا مالک شخص ان کی طرف آ رہا تھا_ وہ دونوں جو اسکی آواز پر رک گئے تھے اسکے قریب آنے پر اس سے پر شکوہ انداز میں کہنے لگے جبکہ ارمین اس شناسا شخص کو دیکھ کر کچھ پل کے لیے چونکی_

"یار عمار بہت ہی غلط وقت پر انٹری دی ہے تم نے" رائن نے دکھ سے کہا اور ایرک نے ہاں میں ہاں ملائی "ہاں ابھی ہم اچھا سا گانا سننے والے تھے"_ عمار نے ان کی بات پر چونک کر ساتھ کھڑی ارمین کو دیکھا تو اس نے بھی اسکی طرف دیکھا اور پھر عمار کو ساری بات فوراً سمجھ آگئی تھی_ اس نے کوفت سے ان دونوں کو دیکھا

"یہ تم دونوں اپنی حرکتوں سے کب بعض آؤ گے_ ہر کسی سے فضولیات شروع کر دیتے ہو" عمار نے پچھلے چار سال میں اپنا ہر دفع کسی جونیئر کی ریگنگ پر دہرایا جانے والا جملہ آج پھر دہرایا تھا_

"تم بھی تو ہمیں یہی نصیحت بار بار کرنے سے بعض نہیں آتے_ خیر یہ بتاؤ کہ سر نے ہم دونوں کو کیوں بلایا ہے؟" رائن نے افسوس سے اپنے دوست کو دیکھتے ہوئے کہا جس نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیئے_ ارمین ان تینوں کو الجھ کر دیکھ رہی تھی اسے اپنے عمار سے پوچھنا تھا اسی لیے وہ اب تک وہاں کھڑی تھی ورنہ کب کی جا چکی ہوتی_

"مجھے کیا پتہ یہ یہ تو وہ ہی بتائیں گے اب جاؤ بھی" اس نے ان دونوں کو وہاں سے چلتا کیا تھا اور ان کے جانے کے بعد وہ ارمین کی طرف متوجہ ہوا "آئی ہوپ انہوں نے آپ کو زیادہ تنگ نہیں کیا ہو گا"_ "نہیں" اسنے آہستہ لہجے میں جواباً کہا_

"گڈ__ تو یقیناً آپ کا یہاں پہلا دن ہے" "جی ایسا ہی ہے اور میں SOM ہی ڈھونڈ رہی تھی" ارمین کے بتانے پر اسنے کہا

"میں آپکو گائڈ کر دیتا ہوں_ فالو می"_ ارمین کچھ کہے بغیر اسکے ساتھ چلنے لگی_

"فہام نے مجھے آپ کے یہاں ایڈمیشن کا بتایا تھا_ اگر کوئی مدد چاہیے ہو تو

You can ask me"

اسکی کلاس کے سامنے پہنچ کر عمار نے اسے کہا تھا_

"اوکے تھینک یو" اس نے دھیمے سے مسکرا کر اسکا شکریہ کیا جو عمار نے سر کو خم دے کر وصول کیا"_ "اب میری کلاس کا وقت ہو رہا ہے میں چلتی ہوں_بائے" اسکے جانے کے بعد وہ بھی اپنی کلاس میں چلا یا تھا_

ارمین کو یونیورسٹی جوائن کیے دو ہفتے ہو چکے تھے اور ان دو ہفتوں میں اسکے اپنی کلاس میں کچھ دوست بھی بن گئے تھے_کلاس ہونے کے بعد وہ اپنے گروپ کے ساتھ کیفیٹیریا جا رہی تھی جب اسے ایک کام یاد آیا_اس نے اپنے دوستوں کو مخاطب کیا"مجھے سر سے کچھ کام ہے تم لوگ جاؤ میں پانچ منٹ میں آتی ہوں"_

"ٹھیک ہے جلدی آنا" اس کے تین دوستوں کے گروپ میں سے ایک لڑکی نے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی پروفیسر کے آفس کی طرف بڑھ گئی_

"اسائنمنٹ کے بارے میں جو اسے پوچھنا تھا پروفیسر سے پوچھ کر جب وہ انکے آفس سے باہر آئی تو عمار سامنے کوریڈور سے آتا ہوا نظر آیا_وہ اسے دیکھ کر رکا تھا_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اسلام وعلیکم"

"وعلیکم اسلام" اسنے خوش اخلاقی سے کیے سلام جواب ارمین نے بھی اسی طرح دیا_ارمین کی اس سے یونیورسٹی میں سلام دعا ہوتی رہتی تھی اور ابھی تک اسے جس کام میں بھی گائیڈنس کی ضرورت پڑی تو عمار نے اسکی ہیلپ کی_

"پوچھ لیا تم نے پروفیسر سے اس اسائنمنٹ کے بارے میں؟سب کلئیر ہو گیا؟" وہ لوگ ساتھ کیفیٹیریا کی طرف جا رہے تھے جب عمار نے اس سے دریافت کیا_

"ہاں سب کلئیر ہو گیا ہے ہے اب کوئی پروبلم نہیں ہو گی کرنے میں"_

"اچھی بات ہے" اس نے سر ہلایا_اب وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے کیفیٹیریا میں داخل ہو گئے تھے_

"ویسے آج آپ کے ساتھ وہ دو evil brain نظر نہیں آ رہے" اس کا اشارہ رائن اور ایرک کی طرف تھا کیونکہ وہ ہر وقت اسکے ساتھ پائے جاتے تھے اور اپنی شرارتوں سے ہر کسی کی ناک میں دم کیے رکھتے تھے_

"ہونگے یہیں کہیں" اس نے ہنس کر کہا ہی تھا کہ پیچھے سے وہ دونوں آدھمکے تھے

"کہاں رہ گئے تھے تم؟ برو کب سے ہم ویٹ کر رہے تھے اور یہ کیا__ تم ہمارے ساتھ غداری کر رہے ہو_ ہمارے اس دن کے شکار کے ساتھ دوستی" رائن بہت ہی ڈرامائی تھا_ ارمین جو انکے اچانک نازل ہو جانے پر منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا کر رہ گئی تھی رائن کی اس بات پر اسکے منہ کہ زاویے کچھ بگڑے_ عمار نے انہیں کوفت سے دیکھا

"ابھی تک یہی بات لے کر بیٹھے ہو"_ اسکے انداز پر ایرک کو ہنسی آئی تھی_ پھر ارمین اپنے گروپ کی طرف چلے گئی تھی_

چھٹی کا دن تھا اور شہر قائد کا موسم آج کافی خوشگوار تھا_ فہام، روحان کو اپنے ساتھ گالف کورس لے کر آیا تھا_ وہ دونوں میدان میں ٹہلتے ہوئے بات کر رہے تھے جب فہام کو سامنے سے مراد آتا ہوا نظر آیا_ وہ ان کے پاس آگیا تھا_

"ہیلو برادر کیا حال ہیں؟" فہام اس سے گلے ملا_

"بلکل ٹھیک_ تم سناؤ" اس نے مسکراتے ہوئے کہا_ وہ دونوں اس گالف کلب کے ممبر تھے اور اکثر چھٹی میں یہاں آتے تھے_

"تم نے روحان کے بارے میں تو مجھ سے سنا ہی ہے میں نے سوچا آج تمہیں اپنے دوست سے ملواؤں_ اس نے فہام کی طرف دیکھ کر کہا_ اس نے ان دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کروایا تھا_

"نائس ٹو میٹ یو روحان" مراد نے خوش اخلاقی سے کہا_

"مجھے بھی آپ سے مل کر اچھا لگا" روحان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تھا_ وہ تینوں ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے_

"اب تعارف ہو گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اب کھیلنے چلتے ہیں"_ فہام اپنی جگہ سے اٹھ گیا_ وہ دونوں بھی اٹھ گئے تھے-

---

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR
KITE

پانچواں باب

مقابل

Tell me

With your sweet smile

Tell me like yours whispering into my ears

Don't be like a prey, be smooth like a like a snake

I want to escape but

Get away, get away from me

Get away away away from me

Whatever it takes save me, me

It keeps happening even though I'm run away

I'm caught in a lie

Find me that was innocent

I can't free myself from this lie

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

Give me back my laughter

Caught in a lie

Take me out of this hell

I can't free myself from this pain

Save me who's being punished

Want me who has lost the way

Want me like always,

I feel so far away

You always come my way

I repeat again

Get away

Away away from me

Whatever it takes

Save me, me

It keeps happening even though I run away

I'm caught in a lie

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR

Find me that was innocent

I can't free myself from this lie

Give me back my laughter

Caught in a lie

Take me out of this hell

I can't free myself from this oain

Save me who's being punished

I'm still the same me

The me from before is still here but the lie has gotten too big

Is trying to swallow me up

Caught in a lie

Find me that was innocent

I can't free myself from this lie

Give me back my laughter

Caught in a lie

Take me out of this

I can't free myself from this pain

Save me who's being punished

Lie – Jimin (BTS)

وقت اپنی رفتار سے گزرتا جا رہا تھا_ ارمین کا پہلا سمسٹر اپنے اختتام پر تھا_ وہ فائنل اگزیم کی تیاری کر رہی تھی اور عمار کا اگلا سمسٹر آخری سمسٹر تھا_ وہ دونوں اب آپس میں اچھے دوست بن چکے تھے_ شام کا وقت تھا_ عمار ڈورم کے قریب واقع ایک پارک میں ابھی ابھی داخل ہوا تھا_ وہ یہاں اکثر آتا تھا_ جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس کانوں میں ہینڈ فری لگائے وہ بہت پر کشش لگ رہا تھا_ فون پر کسی کو میسیج کرتے ہوئے وہ آگے بڑھ رہا تھا جب میسیج کر کے فون جینز کی جیب میں ڈالتے ہوئے اسکی نظر ایک سائیڈ میں بینچ پر بیٹھی ارمین پر پڑی_ وہ ہینڈ فری کانوں میں لگائے اور لیپ ٹاپ گود میں رکھے کسی کام میں مشغول تھی_ وہ اسکے قریب چلا آیا_ اسی وقت ارمین نے کسی کے قدم اپنی طرف محسوس کیے تو سر اٹھایا_ عمار اسکی طرف آرہا تھا_ وہ اسے دیکھ چکا تھا اسی لیے اسکی دیکھ کر مسکرایا_ ارمین بھی ہلکا سا مسکرا کر کانوں سے ہینڈ فری نکال چکی تھی_ عمار بنچ پر اسکے برابر میں بیٹھ گیا_

"آپ یہاں" ارمین نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا"_ "ہاں__ کبھی کبھی وقت ملتا ہے تو یہاں آجاتا ہوں قدرت کی خوبصورتی محسوس کرنے" اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا تو ارمین نے سر ہلایا_ وہ بھی اسی وجہ سے یہاں آئی تھی_

"ویسے تم تو اتنے عرصے میں پہلی دفع یہاں دکھی ہو" عمار نے سوالیہ انداز میں کہا تو ارمین نے بتایا_ "سوچا اگزیم کی تیاری کھلی فضا میں کی جائے اسی لیے یہاں آگئی"_

"اچھا کیا"_ "اور سنائیں آپ کی انٹرن شپ کیسی جا رہی ہے؟" عمار کی انٹرن شپ دو ماہ پہلے شروع ہوئی تھی_

"اچھی جا رہی ہے لیکن میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں بابا کا بزنس جوائن کرنے میں_ خیر ایک بات کہنی تھی___" یہ کہہ کر وہ چچھ ساعتوں کے لیے رکا ارمین سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہی تھی_

"ہم دوست ہیں تو دوستی میں یہ آپ والے تکلفات نہیں چلتے تو تمہیں اس فارمیلیٹی کو چھوڑ دینا چاہیے"_ اسکی بات سے ارمین نے اتفاق کیا تھا" صحیح کہہ رہے ہو"_ کچھ ہی دیر میں موسم ایسا ہو گیا تھا جیسے بارش ہونے والی ہو_ ارمین نے آسمان کو دیکھا

"اتنی جلدی اندھیرا اچھیل رہا ہے" شاید بارش ہونے والی ہے" عمار نے کہا تو اس نے اسے دیکھا_

"چلو پھر اس بارش کے موسم میں تمہیں کنیکٹکٹ کی سب سی بہترین کافی سے انٹروڈیوس کرواتا ہوں"_ اس نے اس موسم کو انجوائے کرنے کا سوچا_ ارمین کی آنکھوں میں چمک عود آئی تھی "شیور"_ بارش کا موسم اور کافی کے کمبینیشن کی کیا ہی بات تھی_ وہ لیپ ٹاپ بند کرکے اپنا سامان اٹھائے اسکے ساتھ وہاں سے اٹھ گئی تھی_

احتساب ادارے کے ہیڈ کوارٹر میں وہ دونوں اپنے آفس میں موجود تھے_ روحان ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا_ فہام اسکے پیچھے کھڑا تھا_ اسکی نظریں بھی اسی لیپ ٹاپ کی اسکرین پر تھیں_

"یہ نہیں ہو سکتا" اس نے اسکرین کو دیکھتے ہوئے بے یقینی سے کہا_ اور صرف اتنا کہہ کر کرسی پر ہاتھوں میں سر دیے بیٹھ گیا_ روحان اسکی کیفیت سے واقف تھا لیکن وہ سچ بدل نہیں سکتا تھا_

"اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے میرے دوست_ انسان بظاہر جیسا بھی ہو اندر سے کیا ہے یہ ہم نہیں جان سکتے لیکن حقیقت سے آنکھیں بھی نہیں چرائی جاسکتیں" روحان کی بات سن کر اسے کو صرف ایک لمحہ لگا تھا صحیح اور غلط میں سے کسی ایک کو چننے میں اور اس نے اپنا فیصلہ کر لیا تھا_ لیکن ایک بات طے تھی کی اس فیصلہ سے اسکا انجام جو بھی ہو وہ پیچھے نہیں ہٹے گا_

ارمین کو یونیورسٹی میں میں ایک سال ہونے کو تھا اور اسکی مجموعی کارکردگی شاندار تھی_ وی اسوقت اپنے ڈورم کے روم میں اسائنمنٹ کر رہی تھی جب اسکے فون پر کال آئی_ اس نے فون اٹھا کر دیکھا اور فوراً کان سے لگالیا_

"اسلام و علیکم ماما" وہ چہکی تھی_ "وعلیکم اسلام__ کیسی ہے میری بیٹی؟" میں بالکل ٹھیک ہوں ماما آپ کیسی ہیں اور بھائی کیسے ہیں؟ بات ہی نہیں ہو پا رہی ان سے کتنے دنوں سے" اس کے لہجے میں فکر تھی_

"میں بھی بالکل ٹھیک ہوں لیکن فہام کچھ دنوں سے مجھے کچھ پریشان لگ رہا ہے لیکن وجہ پوچھو تو بات کو گھما دیتا ہے" انھوں نے بتایا_

"آپ ٹینشن نہ لیں، بھائی کسی کیس کو لے کر پریشان ہونگے"_ اس نے ان کو مطمئن کرنا چاہا لیکن وہ خود بھی غیر-مطمئن ہو گئی تھی_

"ہاں___ چلو اپنا خیال رکھنا اور وہاں بیٹھ کر تم بھی پریشان مت ہونا" انہوں نے فون رکھتے ہوئے اسے تلقین کی تھی_

"جی__ خدا حافظ" وہ فون رکھ کر پھر سے کام میں مصروف ہو گئی تھی_

مراد اسٹڈی میں ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھا تھا_ چہرے پر سخت تاثرات تھے_

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو دلاور وہ لوگ ہم تک اتنی آسانی سے کیسے پہنچ سکتے ہیں"_

"سر وہ کچھ مہینوں سے انویسٹیگیشن کر رہے تھے لیکن انکے زرائع خفیہ ہیں اور اگر جلد از جلد اس مسئلے کا حل نہیں نکالا گیا تو بہت نقصان ہو گا" راشد نے اسے معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا تھا_ مراد عباس کسی مسئلے پر بہت جلدی

پریشان ہونے والا اور اسکے سامنے ہتھیار ڈالنے والا بلکل نہیں تھا_ وہ مخالف کو اپنے سامنے ٹکنے نہیں دیتا تھا لیکن اس دفع سامنے کوئی اور تھا_ وہ بے چین ہو گیا تھا_

"تم جاؤ مجھے سوچنے کا وقت دو" اس نے سگریٹ سلگا کر کش لگاتے ہوئے کہا اور دلاور سر کو خم دے کر وہاں سے چلا گیا_

شام کا وقت تھا_ وہ دونوں اسی پارک میں ایک پر بیٹھے تھے_

"تمھاری کانووکیشن اسی ہفتے ہے نہ_ پھر تم پاکستان واپس جا کر کیا جوائن کرو گے؟ اپنے بابا کا بزنس یا ایجنسی؟ ارمین نے اس سے پوچھا_

"میں ایجنسی جوائن کروں گا لیکن بابا کو جب بھی میری ضرورت ہو آفس میں تو میں ضرور حاضر ہونگا" اس نے بتایا_ اس نے ایمانداری سے کی کہا تو ارمین نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا_

"میں تو واپس چلا جاؤں گا یہاں یہ ہماری آخری ملاقات ہے"_

"ہاں"_ ارمین نے سرد آہ بھری_

"خیر ہم کانٹیک میں تو ہونگے ہی قسمت نے چاہا تو جلد ملیں گے"_ عمار کہہ رہا تھا اور ارمین اسے دیکھ رہی تھی_

فہام رات کو گھر آیا تو ان دونوں کو لاؤنج میں بیٹھے ردا کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا_ وی کافی تھکا ہوا تھا اور ڈسٹرب لگ رہا تھا_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ارے فہام تم آگئے ہمارے پاس بیٹھو نہ" فوزیہ نے اسے دیکھ کر خوشدلی سے کہا تو ردا نے اسے دیکھا_ مراد کی نگاہیں اسی کی طرف تھیں_

"آتا ہوں__ ذرا چینج کر لوں" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا_ کچھ دیر بعد وہ لاؤنج میں ردا کے برابر میں. بیٹھا تھا_

"اور برو سنا ہے آج کل کافی مصوف ہو" مراد نے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا لیکن اسکے پیچھے چھپا طنز فہام اچھی طرح سمجھتا تھا_ ردا فوزیہ سے بات کر رہی تھیں_

"بلکل صحیح سنا ہے_ بہت اہم کام میں مصروف ہوں" لہجے میں سنجیدگی تھی_

"اوہ__ لیکن اپنا خیال رکھنا یہ اہم کام تمہارا نقصان نہ کروادے"

اس نے معنی خیزی سے کہنے پر فہام نے آگے سے کہا "تم فکر مت کرو"_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمار کی ڈگری مکمل ہوگئی تھی اور اب اسے پاکستان آئے ہوئے تین چار دن ہو چکے تھے_ روحان سٹڈی میں لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جھکائے کسی گہری سوچ میں گم تھا_ اسکے عابر میں عمار کوئی کتاب پڑھ رہا تھا_ اس نے روحان کو کسی کام سے آواز دی تھی لیکن کوئی جواب نہیں ملا_ جب دو تین دفعہ آواز دینے پر بھی جواب نہ ملا تو اس نے اسے کندھے سے ہلایا_

"ہاں کیا ہوا ہے؟" روحان جیسے اب ہوش میں آیا تھا_ "کیا ہوا کیا مطلب، میں تمہیں آواز دے رہا ہوں اور رم کوئی مجسمہ بن کر بیٹھے ہوئے ہو"

"ہاں تو اب سن رہا ہوں کیا کہہ رہے تھے تم؟" اس نے عمار کے تاسف سے کہنے پر کہا_ "نہیں اب پہلے تم بتاؤ گے کیا مسئلہ ہے" وہ پورا اسکی طرف گھوم گیا تھا_

"کچھ خاص نہیں بس ایک کیس کی انویسٹیگیشن میں الجھے ہوئے ہیں میں اور فہام_ کچھ زیادہ ہی فرسٹریٹنگ کیس ہے اور اس کیس سے متعلقہ لوگ بہت بااثر ہیں" اس نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا_

"خیر جو بھی مسئلہ ہے تمہیں کیئر فل رہنا چاہیے_ یہ میر امخلصانہ مشورہ ہے تمہیں" عمار کو اسکی فکر ہوئی تھی_

رات گہری ہو چکی تھی_ وہ دونوں جب سے رداکے ے گھر سے ہو کر آئے تھے کنٹرول روم میں موجود تھے_ دلاور بھی وہیں تھا_ فوزیہ کافی پریشانی میں مراد سے کیے جارہی تھی

"مراد__ جلدی کچھ کرو_ کچھ بھی کر کے ہمیں اس مصیبت سے نکالو"_

"ہمیں ان کے کمپیوٹرز، فائلیں وغیرہ چیک کرنے ہونگے_ پہلے ہمیں ان سے سارا ریکارڈ کسی بھی طرح حاصل کرنا ہو گا" مراد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا_

"میں ان دونوں کو کچھ دنوں سے فالو کر رہا ہوں انہوں نے اکمیک اپر تمنٹ لیا ہوا ہے جہاں وہ اپنی انویسٹیگیشن کر رہے تھے انھوں نے سادمرے ریکارڈز وہیں رکھے ہوئے ہیں" دلاور نے انہیں مطلع کیا_

"لیکن وہ ایسے ہی بیٹھ جائیں گے جب کوئی ان کے ریکارڈ چرانے کی کوشش کرے گا؟" فوزیہ ٹینشن کے مارے کھڑی ہو گئی تھی_

"کریں گے تو وہ لیکن ہمارے پاس عمخود کو بچانے کا ایک راستہ ہے"_ مراد بھاری دل کے ساتھ کسی نتیجے پر پہنچا تھا_

دلاور اس درمیانے طبقے کے علاقے میں موجود تھا_ سڑک پر نیم روشنی میں سو سر پر کیپ لگا اور ہاتھوں میں گلوز پہنے اس بلڈنگ کے سامنے کھڑا تھا_ وہ اس بلڈنگ میں داخل ہوا اور آہستہ قدموں سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس اپارٹمنٹ کے دروازے تک آگیا_

"کہاں رہ گئے ہو تم روحان" فہام اندر ایک کمرے میں لیپ ٹاپ اور فائلیں کھولے کام کر رہا تھا جب روحان کے اب تک نہ پہنچے پر اسے فون کرنے لگا_ ان دونوں کو آج کام فائنل کرنا تھا تاکہ وارنٹ جلد سے جلد نکلوا سکیں_

"پہنچ ہی رہا ہوں بس" روحان نے فون پر کہا تو اس نے فون رکھا_

دلاور نے گلوز پہنے ہاتھوں سے جینز کی جیب سے سٹیل کی پک نکال کر دروازے میں لگے لاک میں گھسائی_ دروازہ بنا آواز کیے کھل گیا تھا_ وہ آہستہ قدموں سے بنا ارتعاش پیدا کیے اندر آیا تھا_ فہام کو کچھ غیر معمولی محسوس ہوا لیکن تو وہ چوکنا ہو کر کمرے سے باہر نکلا_ اسے پتہ تھا کہ روحان نہیں ہو سکتا کیوں کہ اس نے ابھی کہا تھا کہ وہ پہنچ رہا ہے_ وہ پہنچا نہیں تھا_ اس نے کمرے سے باہر آکر جو دیکھا وہ اسکے اوسان خطا کرنے کے لیے کافی تھا_

"کیسے ہیں آپ سر_" سامنے دلاور اس پر پسٹل تانے کھڑا تھا_ فہام کو بے یقینی نے نہیں دکھ کی شدید کیفیت نے آگھیرا تھا_ لیکن وہ کمزور نہیں تھا کہ اپنے فرض کی ادائیگی پر اپنی رشتے داری پر غالب آنے دیتا_ اس نے جلدی سے اپنی پسٹل نکالی لیکن اس سے پہلے دلاور اس پر جھپٹا اور اسکی ہاتھوں کو مروڑ کر اسکے سر پر پسٹل رکھ دی_

روحان بلڈنگ کے باہر پہنچ چکا تھا اور اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا تھا اسے آج کوئی ضروری کام تھا اس لیے کچھ دیر ہو گئی تھی_ وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دروازے تک آیا تو دروازہ کھلا دیکھ کر چونکا_ وہ تیزی سے اندر بڑھا اور لاؤنج میں آیا تو جو منظر اسکے سامنے تھا اسے دیکھ کر اسکو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی_ فہام زمین پر خون میں لت پت پڑا تھا اور اسکے سامنے دلاور سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا_ روحان تیش سے سے اسکی جانب بڑھا

"Youu"

لیکن دلاور نے اسکے سینے میں گولیاں اتار دی تھیں_ اسے مزاحمت کا موقع بھی نہیں مل سکا اور زمین پر ڈھے گیا_ دلاور نے جلدی سے سارے ریکارڈز اور لیپ ٹاپ سمیٹے اور واپس جانے سے پہلے وہ پسٹل روحان کے بے جان ہاتھ میں رکھی اور چلے گیا_

مراد اپنے کمرے میں بیٹھا مسلسل سگریٹ کے کش لگا رہا تھا_ آنکھوں سرخ ہو رہی تھیں_ اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلی اور آٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا_ وہ ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کی سانسیں روک رہا ہو_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

چھٹا باب

شب غم طویل ہوگی

I've been hiding it

I tell you something

Just to leave it buried

Now, I can't endure it anymore

Why couldn't I say it then

I've been hurting anyway

Really, I won't be able to endure it

Now cry

It's only that I'm very sorry towards you

Again, cry

Because I couldn't protect you

Deeper, deeper, the wound just gets deeper

Like pieces of broken glass that I can't reverse

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

Deeper, deeper, it's just the heart that hurts everyday

You who was punished in my stead

You who were only delicate and fragile

Stop crying, tell me something

Try saying to me, who had no courage

Why did you do that to me then

I'm sorry

Forget it, what right do I have

To tell you to do this or that

I'm sorry, I'm sorry

I'm sorry my brother

Even if I try to hide it

Or conceal it, it can't be erased

Are you calling me a sinner

What more do I have to say

I'm sorry, I'm sorry

I'm sorry my sister

Even if I try to hide it, it can't be erased

So cry

Please dry me eyes

Stigma – V (BTS)

گھڑی رات کے ساڑھے دس بجا رہی تھی_ کھانے سے فارغ ہو کر وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب وائرلیس بجا تھا_ عمار نے آٹھ کر ریسیور کان سے لگایا

"ہیلو__جی میں ہی ہوں" _ سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے_

"کیا؟" اس نے کچھ اونچی آواز میں کہا_ آسیہ اور زید صاحب نے اسکی آواز میں پنہاں لرزش اچھی طرح محسوس کی تھی_ اس نے سکتے کی کیفیت میں ریسیور نیچے رکھا تھا_

"کیا ہوا بیٹا کس کا فون تھا؟" آسیہ نے گھبرا کر پوچھا_ لیکن عمار اسوقت کچھ بھی کہنے سے قاصر ہو گیا تھا_

ماحول میں سوگواری چھائی تھی_ تدفین کے بعد سب لوگ وہاں سے چلے گئے تھے لیکن عمار اسکی قبر کے پاس سر جھکائے کھڑا تھا_ آنکھیں خشک تھیں لیکن سرخ ہو رہی تھیں_

"روحان سب کہہ رہے ہیں کہ تم نے فہام کو قتل کر کے خودکشی کی ہے_ سب تمہیں الزام دے رہے ہیں لیکن میں جانتا ہوں تم نے کچھ نہیں کیا تم بے گناہ ہو" وہ دل میں اس سے مخاطب تھا_

"میرا بھائی کبھی ایسا نہیں کر سکتا اور اپنے دوست کے ساتھ تو بلکل نہیں_ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے قاتل کو ضرور ڈھونڈ کر سزا دلواؤں گا" اس نے جیسے خود سے وعدلیا تھا_ کچھ دیر بعد وہ گھر لوٹا تھا_ زید صاحب تدفین کے بعد سے سٹڈی میں بند ہو گئے تھے_ جوان بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارنا ان کے لیے بہت مشکل ثابت ہوا تھا اور اس بھی ذیادہ اسکے خلاف الزامات سننا_ آسیہ اپنے کمرے میں تھیں_ وہ وہیں آ گیا_

"عمار بیٹا یہ سب کیا کہہ رہے ہیں تمہارے بھائی کے بارے میں" وہ بیڈ پر نیم دراز تھیں اسکے قدموں کی آہٹ سے آنکھیں کھول کر نڈھال سے انداز میں آٹھ بیٹھیں_ ان کے غمزدہ لہجے میں کیے گئے سوال پر عمار ان کے پاس آیا اور انکے ہاتھ تھام کر انہیں جیسے یقین دلایا

"ماما! وہ سب غلط کہہ رہے ہیں_ آپ کا بیٹے نے ایسا کچھ نہیں کیا_ وہ بے قصور ہے"_ انہیں اپنے لختِ جگر پر پورا بھروسہ تھا لیکن اسکی موت کا صدمہ ان سب کے لیے بہت بڑا تھا_

رات ہو چکی تھی_ ارمین جانے کب سے ردا کے پاس بیٹھی تھی_ مراد کے فون پر وہ فوراً پاکستان کے لیے نکل گئی تھی فہام کی موت نے انہیں اندر سے کمزور کر دیا تھا_ سارے گھر کے درودیوار سوگوار لگتے تھے_ فوزیہ اور مراد دونوں وہیں تھے_ جب سے وہ پاکستان آئی تھی اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا_ مسلسل رونے کی وجہ سے آنکھیں سوج گئی تھیں_ وہ ردا کو دوا دینے کے بعد وہاں سے نکلی اور راہداری سے ہوتی ہوئی فہام کے کمرے میں آئی_ وہ وہاں اسکی خوشبو محسوس کر سکتی تھی_ اس نے سائیڈ ٹیبل پر سے ایک فریم اٹھایا تھا جسمیں اسکی تصویر تھی_ اسکی تصویر کو دیکھتے ہوئے اسکی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس پر گرا تھا_

"بابا کے بعد تم نے بھی ہمیں اکیلا کر دیا_ تم کیوں چھوڑ کر چلے گئے بھائی؟" اس نے دل ہی دل میں اس سے سوال کیا_ وہ بھائی جو اسکے لیے ہمیشہ ایک سائبان بنا رہا تھا_ جو اسکا سب سے اچھا دوست تھا اسکا اس دنیا سے اچانک چلے جانا اس کے لیے برداشت کرنا کسی اذیت سے کم نہ تھا_ آنکھوں سے آنسو پھر بہنے لگے تھے_ اس نے وہ فریم واپس رکھا

اور بیڈ کراؤن سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں_ اس بات سے بے خبر کہ کوئی باہر دیوار سے ٹیک لگائے اسے دیکھ رہا تھا_ وہ کچھ دیر یونہی کھڑا رہا تھا جب اسے اپنے کاندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا_ اس نے چونک کر سر اٹھایا تو وہاں فوزیہ کھڑی تھی_ "مراد تمہارے جزبات ایک طرف لیکن اب ایک انتہائی قدم اٹھا ہی لیا ہے تو اس پر ثابت قدم رہو" انہوں نے اسے سمجھایا تھا_ اب وہ دونوں ٹیرس پر آگئے تھے_ فوزیہ اپنے بھائی کی فیملی سے بہت پیار کرتی تھی لیکن ایک حد تھی جہاں وہ ساری محبتیں ختم ہو جاتی تھیں اور صرف اپنا مفاد یاد رہتا تھا_ "مجھے معلوم ہے موم"__ اس نے گہری سانس لی_ "میں ہمارا دفاع کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں چاہے سامنے کوئی بھی ہو"_

روحان زید اور فہام بخاری کے قتل کو آج چوتھا روز تھا_

"یہ محض ایک الزام ہے اس نے کسی کا قتل نہیں کیا اور نہ ہی خودکشی کی ہے" عمار اور زید صاحب اسوقت پولیس اسٹیشن میں موجود تھے_"

"لیکن جس پسٹل سے قتل ہوا ہے اس پر روحان زید کے ہی فنگر پرنٹس موجود ہیں" انویسٹیگیشن آفسر نے ان کے آگے ایک رپورٹ رکھی تھی_ وہاں سے جتنے ثبوت ملے ہیں وہ سب انہیں کی طرف اشارہ کرتے ہیں"_ زید صاحب اس رپورٹ کو دیکھنے لگے تھے لیکن عمار کو اپنے بھائی پر پورا یقین تھا_ "کسی نے ضرور اس پر یہ سب پلاٹ کیا ہے_ پہلے دونوں کو قتل کیا پھر پسٹل روحان کے ہاتھ میں رکھ دی_ دونوں کے لیپ ٹاپ اور ریکارڈز بھی غائب ہیں_ ضرور اس میں وہ لوگ ملوث ہیں جنکے خلاف یہ کیس تھا" اس نے سارے شبہات اس آفیسر کے سامنے رکھ رہا تھا_

"میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں عمار صاحب لیکن وہ آپ کے بھائی تھے اس لیے آپ ان کا دفاع ہی کریں گے_ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روحان زید کسی غلاط کام میں ملوث ہوں اور فہام بخاری کو اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو اسی وجہ سے روحان نے انھیں قتل کر دیا ہو اور اس گلٹ میں خود کو ختم کر لیا ہو_ سارے ریکارڈز انھوں نے خود مٹا دئے ہوں تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے" اس انویسٹیگیشن آفیسر کے تمسخر سے کہنے پر عمار کا خون کھول اٹھا تھا_

"ہو سکتا ہے جو یہ کہی رہے ہیں وہ سچ ہو" زید صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمار نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا_ لیکن وہ وہاں انہیں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا_ مجبوراً وہاں سے آٹھنا پڑا_

"یہ کیا کہہ رہے ہو مراد یہ نہیں ہو سکتا_ وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے_ میں نہیں مان سکتی کہ روحان بھائی ایسا کر سکتے ہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" جب مراد نے اسے پولیس کی ابتدائی تفتیشی معلومات بتائیں تو ارمین نے بے یقینی سے کہا تھا_

"ارمین یہ کوئی غلط فہمی نہیں ہے_ ثبوت ملے ہیں اس جگہ سے" مراد نے اسکے ردعمل پر تحمل سے کہا_

"لیکن ان کے تعلقات آخر تک بہت بہترین تھے اور ایسا کوئی ثبوت موخود نہیں ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ روحان بھائی کسی غلط کام میں ملوث تھے" اس نے آگے سے کہا_ فوزیہ نے یہ سن کر پریشانی سے مراد کی طرف دیکھا تھا_ "دیکھو میری بہن، ہو سکتا ہے کہ وہ ظاہری طور پر ایک اچھا انسان ہو لیکن اس کے دل کا حال تو ہم نہیں جانتے تھے نہ اور ابھی تفتیش چل رہی ہے ہو سکتا ہے آگے ثبوت مل جائیں اسکے خلاف" اس کا لہجہ مضبوط تھا_ ارمین بری طرح الجھ کر رہ گئی تھی_ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ_ دماغ میں ظاہر اور باطن کی جنگ چل رہی تھی_ لیکن جو بھی ہو وہ یہ یقین نہیں کر سکتی تھی کہ روحان نے اسکے بھائی کو قتل کیا ہے کیونکہ اس کا بھائی روحان پر بھروسہ کرتا تھا_

"قاتل کوئی بھی ہو بیٹا، میرا فہام تو اب واپس نہیں آسکتا نہ" ردا نے ان سب میں پہلی بار کچھ کہا تھا_ ان کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا_ ان کی اس بات پر ارمین نے انہیں افسوس سے دیکھا تھا_

"بابا آپ انکی باتوں ہر کیسے یقین کر سکتے ہیں_ وہ سب آپس میں ملے ہوئے ہیں_ آپ کو اپنے خون پر بھروسہ نہیں ہے کیا؟" عمار شدید غصے میں تھا_ ساتھ بیٹھی آسیہ اسوقت غم کی کیفیت میں تھیں

"میرا بیٹا کبھی کسی کو قتل نہیں کر سکتا_ مجھے یقین ہے اس نے ایسا کچھ نہیں کیا جس کی وجہ سے اسے خودکشی کرنی پڑے_ مرنے کے بعد بھی اسے اسے سکون سے نہیں رہنے دے رہے"_

"مجھے اپنے بیٹے پر بھروسہ ہے لیکن دنیا والوں کو تو نہیں ہے نہ م_ وہ تو اسے مجرم ہی سمجھیں گے_ انہوں نے سخت لہجے میں کہا تھا_

"چاہے جو بھی ہو، میں اپنے بھائی کو بے گناہ ثابت کر کے ہی رہوں گا" اس کے عزم سے کہنے پر انہوں نے سختی سے اسے ٹوکا

"کیا کرو گے تم_ پہلے ہی ہماری بہت رسوائی ہو چکی ہے خدا کے لیے اب تم جذباتی ہو کر کوئی غلط قدم نہ اٹھانا_ مجھ میں مزید ہمت نہیں ہے یہ الزامات برداشت کرنے کی"_ وہ کہہ کر اٹھ گئے اور وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچے وہیں بیٹھا رہا تھا_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

مراد عباس کے اس اونچے محل میں وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے_

"مراد تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں پکا کام کروانا چاہئے تھا_ میرا مطلب ہم نے روحان زید کے قتل کو خودکشی کا نام تو دے دیا لیکن یہ کلیئر نہیں کیا کہ اس نے کس وجہ سے وہ دونوں کام کیے" فوزیہ نے پلیٹ میں چمچ چلاتے ہوئے تذبذب سے کہا_ اس پر مراد نے انہیں سر اٹھا کر دیکھا تھا_

"میں نے اس کام کو بس یہیں تک اس لیے چھوڑا کیونکہ میں پہلے ہی وہ کر چکا ہوں جسکا میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا_ جو بھی ہو لیکن فہام میرا بھائی تھا اور ہم ایک فیملی تھے_ وہ تمام شواہد جو ہمیں مجرم ثابت کرتے ہیں وہ میں پہلے ہی ختم کروا چکا ہوں اور ارمین اور ممانی کو ظاہری سچویشن پر یقین دلانے کے لیے میں سب کچھ کر رہا ہوں_

اگر آگے کوئی مسئلہ ہوا تو میں سنبھال لوں گا لیکن آپ کو ایک کام کرنا ہوگا_ اس کے کہنے پر فوزیہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا "کونسا کام؟"

"ارمین سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن روحان زید کا بھائی امریکہ میں ارمین کی یونیورسٹی میں ہی تھا اس وجہ سے ان کی آپس میں دوستی ہے_ وہ ارمین کو اپروچ کر سکتا ہے اور پھر کسی ایک کو بھی سچ کا پتہ لگا تو ہمیں مسئلہ ہو گا_ اسی لیے آپ کو ممانی کے پاس جا کر انہیں اس بات کا احساس دلانا ہو گا کہ وہ ارمین کو ان سب معاملات سے دور رکھیں اور پڑھائی مکمل کرنے کے لیے جلد سے جلد بھیج دیں_ آخر وہ انکی اکلوتی بیٹی ہے اور وہ اپنے بچوں کے معاملے میں حساس بھی ہیں تو وہ ایسا ہی کریں گی" مراد انہیں سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا_ "صحیح کہہ رہے ہو تم_ میں کل ہی جاؤں گی" فوزیہ نے اس سے اتفاق کیا تھا_

اگلے دن ارمین اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ میں تصویریں دیکھ رہی تھی جس میں وہ اور فہام ساتھ تھے_ وہ آنکھوں میں اداسی لیے ان تصویروں کو اسکرول کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی م_ اس نے سر دیکھا تو وہاں ردا کھڑی تھیں_

"ماما وہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آیئے نہ" وہ اٹھی تھی_ ردا اندر داخل ہو کر بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی تھیں_ "کیا کر رہی تھی بیٹا؟"

"کچھ نہیں بس ایسے ہی بھائی اور اپنی پرانی تصویری دیکھ رہی تھی" اس نے ان کے پوچھنے پر بتایا_ "ارمین ایک بات مانو گی میری؟" انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا_

"کیسی بات؟" اسکے اسطرح کہنے پر اس نے کہا_ "تمھارے بابا چلے گئے لیکن میں نے تم دونوں کے لیے خود کو سنبھال لیا_ لیکن اب میں نے اپنے ایک بچے کو بھی کھو دیا ہے اور اب واحد تم ہو میرے پاس" کہتے ہوئے ان کی آواز بھیگ گئی تھی_

"ماما آپ یہ کہی رہی ہیں کے میں ان سب معاملات میں نہ پڑوں" وہ ان کی بات کا مطلب سمجھ رہی تھی_

"بیٹا فہام اب واپس نہیں آسکتا اور میں اب مزید کوئی صدمہ برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی_ اس لیے تم واپس جاکر اپنی پڑھائی کرو اور آکر بزنس ٹیک اوور کرلو_ مجھ میں اب پہلے جتنی ہمت نہیں رہی ہے_ مجھے یقین ہے کہ تم میری بات مانو گی" ان کے کہنے پر ارمین انہیں کچھ دیر دیکھتی رہی پھر بولی

"ٹھیک ہے ماما جیسے آپ کی مرضی_ میں بھی آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتی"_ وہ آگے ہو کر ان کے گلے لگی تھی_

وہ دونوں ایک ریستوران میں آمنے سامنے بیٹھے تھے_ عمار نے اسے فون پر ملنے کا کہا تھا_ اسے اپنے بھائی کے ساتھ ساتھ فہام کی موت پر بھی دل سے دکھ تھا= وی ارمین کا دکھ سمجھتا تھا اسی لیے اس سے تعذیت کرنا چاہتا تھا_ درحقیقت وی اسے یہ یقینی دلانا چاہتا تھا کہ روحان بے گناہ ہے_ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ارمین بھی باقی سب کی طرح اسے ہی قصوروار سمجھے_ ارمین بھی اس سے بات کرنا چاہتی تھی اسی لیے فون پر انکار نہیں کرسکی_ اسوقت دونوں کے درمیان ایک چبھنے والی خاموشی حائل تھی جب عمار نے بالآخر بات کا آغاز کیا

"کیسی ہو؟" جبکہ اسے معلوم تھا کہ وہ کیسی ہوگی_ ارمین نے گہری سانس کھینچی اور اسکی طرف دیکھا

"میں ٹھیک نہیں ہو_ تم کیسے ہو؟" اسکے کہنے پر عمار کو اپنے پاس سے الفاظ ختم ہوتے محسوس ہوئے_ اسکی بھوری آنکھیں سوگوار تھیں_

"ارمین مجھے بہت افسوس ہے فہام کی ڈیتھ پر_ میں تمہارا دکھ سمجھ سکتا ہوں کیونکہ میں بھی اسی طرح کے دکھ سے گزر رہا ہوں" وہ کہتے کہتے رکا تو ارمین نے اسے دیکھا_ وہ بہت اداس اور ڈپریسڈ لگ رہا تھا_

"سب یہ سمجھ رہے ہیں کہ روحان نے ہی فہام کو قتل کیا ہے لیکن یہ سچ نہیں ہے_وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتا تھا_خیر___ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کیا سمجھتی ہو" اس نے بہت بھاری دل کے ساتھ کہا تھا_وہ یہ نہیں سننا چاہتا تھا کہ ارمین بھی اسکے بھائی کو ہی مجرم سمجھے_ارمین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہنا شروع کیا

"دیکھو عمار سچ کہوں تو میں بھی اسوقت شدید الجھن میں ہوں_کیا سچ ہے کیا جھوٹ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا_لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ بغیر ثبوت کہ صرف شک کی بنیاد پر کسی مرے ہوئے شخص پر الزام لگانا درست نہیں ہے خاص طور پر جب آپ اس شخص کو جانتے ہوں" عمار یہ سن کر کچھ سکون میں آیا تھا_

"اسکا مطلب تم ان یکطرفہ الزامات پر یقین نہیں کرتی"_ارمین نے آسودگی سے سر ہلایا_

"میں اصل قاتلوں کو تلاش کرنا چاہتا ہوں اور انہیں سزا دلوانا چاہتا ہوں لیکن بابا کہہ رہے ہیں کہ ان کی بہت رسوائی ہو چکی ہے اسی لیے میں ان معاملات سے دور رہوں لیکن اس معاملے سے دور رہ کر میری روح کو سکون نہیں ملے گا" وہ یہ کہتے ہوئے بہت ٹوٹا ہوا لگا تھا_وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے بھائی سے کسقدر اٹیچڈ تھا_

"تمہیں پتہ ہے ماما بھی مجھے یہی کہی رہی ہیں کہ میں سچ جھوٹ تلاش کرنے میں نہ پڑوں کیونکہ انہوں نے بابا کے بعد اپنے بیٹے کو بھی کھو دیا ہے_اور وہ یہ نہیں چاہتیں کہ وہ اپنی بیٹی کو بھی کھویئں_میں بھی انصاف چاہتی ہوں لیکن میں انہیں مزید انسیکیور نہیں کرنا چاہتی_ایک دفع خود کو ہر لحاظ سے مضبوط کرنا چاہتی ہوں کیونکہ جب تک ہم خود اپنا دفاع نہیں کر سکتے تو کسی اور کے لیے بھی نہیں لڑ سکتے_انکل نے اپنے جوان بیٹے کو قبر میں اتارا ہے وہ اپنے دوسرے بیٹے کو کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے اسی لیے انہوں نے وہ سب کہا" ارمین کی باتیں اسکے دل پر لگی تھیں اور اسکے دل میں بھڑکتی آگ کچھ کم ہوئی تھی لیکن وہ جواب میں سر ہی ہلا سکا تھا_

"اب میں چلتی ہوں_ڈگری مکمل کر کے واپس آونگی تو انشاءاللہ پھر ملاقات ہو گی_اپنا خیال رکھنا" وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تھی_

"ایک آخری بات" عمار نے اٹھتے ہوئے کہا اور ارمین کے قدم وہیں رک گئے_

"واپس آنے کے بعد تم بدلو گی تو نہیں؟" اسکے سوال پر ارمین نے مڑ کے اسے دیکھا

"فکر مت کروI Will always be the same Armeen for you" اسکے کہنے پر وہ مسکرایا_ وہ وہاں سے چلی گئی تھی_ اب دیکھنا ہے کہ قسمت انہیں دوبارہ ملواتی ہے یا نہیں_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ساتواں باب

میرا حال میرے دل کا بیان ہے

ایک عرصہ ہوا تمہیں دیکھے ہوئے

ایک طویل مدت گزاری ہے انتظار میں

لیکن ہمیں پھر ملنا ہی تھا کیونکہ

ہم بچھڑے تھے واپس ملنے کے لیے

ہو سکتا ہے کہ ہم اب وہ نہ رہیں

جو تھے کبھی ایک وقت میں

ہمارا حال ہمارے دل کا بیان ہے

یہ سمجھ لیں گے ایک دوسرے کو دیکھ کے

موجودہ وقت:

رات کا وقت تھا_ ارمین اپنے گھر کی اس وسیع سٹڈی میں موجود تھی_ سٹڈی رقم کی ایک طرف بک شیلف تھا جہاں ہر قسم کی کتابیں رکھی تھیں کیونکہ اس گھر میں رہنے والے پڑھنے کا ذوق رکھتے تھے_ وہ ایک سائیڈ میں رکھی ٹیبل جس پر کافی کا خالی مگ پڑا تھا اور اسکے آمنے سامنے رکھے دو صوفوں میں سے ایک پر دونوں پیروں کو اوپر کئے بیٹھی

تھی_ ہاتھ میں کوئی کتاب تھی جسے وہ انہماک سے پڑھ رہی تھی_ کچھ دیر میں اس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا (جو سارے گیارہ بجا رہی تھی) اور کتاب بند کر کے اٹھی اور بک شیلف میں رکھنے لگی جب اسکی نظر اس شیلف کے اوپر والے خانے میں پڑی_ اس کے چہرے پر اداسی چھائی تھی_ اس نے یونہی اس خانے میں سے ایک کتاب اٹھائی اور اسکے صفحات پلٹے تو ان کے درمیان میں کچھ ملا جسے دیکھ کر وہ چونکی تھی_ وہ ایک پین ڈرائیو تھی_ اس نے بک شیلف کے ارد گرد تفتیشی نظروں سے دیکھا_

"یہ کتابیں بھائی کی تھیں" اس نے اچھنبے سے دوبارہ اس پین ڈرائیو کو دیکھا تو اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا

"اس کا مطلب یہ انہوں نے ہی رکھی تھی ادھر کیونکہ وہ اپنی اہم چیزیں ایسے ہی رکھتے ہیں تھے_ یقیناً اس میں کچھ اہم ہے اس لیے اس نے اتنی سیکریسی سے رکھی گئی تھی" اس نے سوچا_ اسے امید تھی کہ یہ فہام نے رکھی تھی تو قسمیں ضرور کچھ اہم ہو گا اور اب تک کسی کے ہاتھ نہیں لگی کیونکہ فہام کی چیزیں جہاں رکھی ہوتی تھیں اسے وہاں سے ادھر ادھر کرنے کی ہمت کوئی نہیں کر سکتا تھا_ وہ اس پین ڈرائیو کو اپنے ساتھ لیے وہاں سے نکل گئی تھی_

رات کے دس بجے کا وقت تھا_ مراد عباس کے آفس میں ایک نامور سیاستدان کے ساتھ خفیہ میٹنگ چل رہی تھی_

"تو اظہر سومرو صاحب آپکے یہاں آنے کا مقصد یقیناً سعید لغاری کو راستے سے ہٹانا ہے" مراد جو انکے سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا ان کے تشریف لانے کی وجہ سے اچھی طرح واقف تھا_

"جی مراد صاحب ایسا ہی ہے_ اصل میں مجھے خدشہ ہے کہ سعید لغاری ہماری غیر قانونی سرگرمیوں سے واقف ہے_ وہ ہمارا بزنس میں بھی رائیول ہے اور الیکشن قریب ہے تو وہ ضرور ہماری پارٹی کے خلاف یہ ثبوت استعمال کر کے ہمیں عوام کی نظروں میں برا بنانے کی کوشش کریگا_ اس لیے ہمیں آپ کی معاونت درکار ہے_ جیسے کہ ہمارے کافی پرانے کاروباری تعلقات ہیں مجھے یقین ہے آپ ہماری مدد ضرور کریں گے" انہوں نے بہت آس سے مراد کو دیکھا تھا_

"سومرو صاحب ہمارا ریلیشن گیو اینڈ ٹیک پر مبنی ہے_ہم ایک دوسرے کے ہر طرح کے کاموں میں کام آتے رہے ہیں تو آپکو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپکا کام ہو جائے گا" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا_ایسا نہیں تھا کہ وہ کسی کے لیے بھی ایسے کام کرنے کے لیے تیار ہو جاتا تھا_اظہر سومرو سے اسکا بہت پہلے کا کاروباری تعلق تھا_وہ انہیں یہ فیور نہیں دیتا تو وہ خود بھی مشکل میں پھنس سکتا تھا_

دوپہر کے وقت تیز دھوپ تھی ساتھ ہی ہوائیں بھی چل رہی تھیں_کرائم برانچ، کراچی ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں وہ ریوالونگ چیئر پر بیٹھا_سامنے ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھا تھا اور مختلف کیسز کی فائلیں پڑی تھیں_اسکی پرسوچ نگاہیں ہاتھ میں پکڑے فون پر تھیں_اس نے فون پر کنٹیکٹ لسٹ کھولی اور ایک نام پر آکر رکا ارمین بخاری_وہ اس نام کو کچھ دیر یونہی دیکھتا رہا پھر کال کرنے کے لیے اسکرین کی طرف انگلی بڑھائی لیکن پھر واپس پیچھے کرلی اور موبائل ٹیبل پر رکھ کر سر چیئر کی پشت سے ٹکایا اور آنکھیں موندھ لیں_

Safar e ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

سمندر کنارے بخاری لمیٹڈ کی اس بلڈنگ کے اندر جھانکا جائے تو ارمین اپنے آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھی کوئی فائل لیے غور سے اسے پڑھ رہی تھی_"یہ لیجیے اسد_میں اس فائل کو اوکے کر رہی ہوں" ااس نے وہ فائل ٹیبل پر اس شخص کے سامنے کرتے ہوئے کہا_

"اوکے میم" وہ شخص جو کمپنی کا ایک اہم ورکر تھا تابعداری سے کہہ کر وہاں سے باہر نکل گیا اور ارمین کی نظریں ہاتھ میں پکڑی اس پین ڈرائیو پر واپس جم گئی تھیں جو اسے کل رات ملی تھی_اسے فلحال اس میں موجود رازڈی کوڈ کرنے کا وقت نہیں مل سکا تھا_آفس میں سارا دن کام کی وجہ سے وقت نہیں مل سکا_گھر جاکر اس کوڈی کوڈ کرنے کا سوچ کر وہ اس پین ڈرائیو کو بیگ میں ڈال کر وہاں سے نکل گئی تھی_سورج ڈھل چکا تھا_اندھیرا پھیل رہا تھا_وہ بلڈنگ سے باہر نکل کر پارکنگ میں اپنی کار کی جانب جا رہی تھی جب اسکی نظر اس شخص پر پڑی تھی_وہ سامنے سے چلتا ہوا اسکی

طرف آرہا تھا_ ارمین اسے دیکھ کر اپنی جگہ پر بے ساختہ جم سی گئی تھی_ وہ اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا_ اسکی گہری سیاہ آنکھوں میں چمک تھی_ "عمار__ تم یہاں؟" وہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی_

"ہاں بھئی میں نے سوچا تم خود تو ملو گی نہیں نہ ہی فون کرو گی تو میں خود ہی ملنے آجاؤں" اس نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے کہا اور ارمین کو افسوس ہوا تھا کہ وہ اسے فون بھی نہیں کر سکی تھی_ لیکن وہ اتنے عرصے بعد اسے دیکھ کر حقیقتاً خوش ہوئی تھی_

"آئم سو سوری عمار_ میں تم سے ملنا چاہتی تھی لیکن یہاں کام کا لوڈ اتنا تھا جب میں نے اپنی سیٹ سنبھالی اسی لیے میں بالکل وقت نہیں نکال سکی"_

"خیر کوئی بات نہیں کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں" ان تین سالوں میں عمار زید کا رویہ سب کے لیے بدل گیا تھا لیکن ارمین کے لیے وہ وہی پہلے والا عمار تھا_

"ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں ایک مہینے پہلے ہی پاکستان آئی ہوں؟" وہ دونوں قریب ہی کسی کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے جب ارمین نے پوچھا_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"بس چل گیا پتہ" اس نے کاندھے اچکائے_ "اور سناؤ کیا ہو رہا ہے؟ گھر میں سب ٹھیک ہے؟"

"ہاں اللہ کا شکر ہے سب ٹھیک ہے اور کچھ نہیں بس ہر دن کوئی نیا کیس آجاتا ہے_ ویسے انویسٹیگیشن آفسر کی جاب میں کافی ہوتا ہے" اس نے آخری جملہ تھوڑے ہلکے انداز میں کہا اور ارمین نے ہنستے ہوئے سر ہلایا تھا_

"ویسے تمہاری لائف میں سب ٹھیک ہے نہ؟ آنٹی کیسی ہیں؟ اس کے انداز میں اپنائیت تھی_ "ابھی تک تو سب ٹھیک ہے_ ماما بھی ٹھیک ہیں"_ اس نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا_ وہ دونوں بظاہر تو بالکل ٹھیک اور اپنے کریئر میں کامیاب تھے لیکن ان کے دلوں کا حال صرف اللہ ہی جانتا تھا_ وہ کچھ دیر دیر گزرے ماہ و سال کی باتیں کرتے رہے پھر اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوگئے_

اس شاندار محل کے اندر دیکھو تو فوزیہ عباس اپنے کمرے میں ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی_ ہاتھوں میں ایک فوٹو فریم تھا جسے وہ آنکھوں میں اداسی لیے دیکھ رہی تھی_

"تمہارے جانے کے بعد ہم دونوں ماں بیٹے کیا سے کیا ہو گئے ہیں عباس" ان کی آواز میں زمانے بھر کا درد تھا_ وہ اس تصویر کو کافی دیر سے ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی_ جب دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونکایا تھا_ اس نے وہ تصویر واپس جگہ پر رکھی اور وہ تصویر واپس جگہ پر رکھی_

"یس" اس کے کہنے پر انکی ایک ملازمہ اندر آئی اور ان سے کچھ کہنے لگی تھی_ فوزیہ اسے کچھ ہدایات دے رہی تھی_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

عمار رات کا کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے سے ملحق بالکونی میں آسمان کی طرف نگاہیں کیے کھڑا تھا جب اسے اپنے کاندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا تھا_ اس نے چونک کر برابر میں دیکھا تو آسیہ کھڑی تھیں_

"ماما آپ کب آئیں؟"

"بس ابھی ابھی" انھوں نے اسکے چہرے کو دیکھا جو یہ واضح کر رہا تھا کہ وہ کسی گہری کشمکش میں ہے_

"کیا سوچ رہے ہو بیٹا؟ میں دیکھ رہی ہوں کچھ دنوں سے تم کسی الجھن کا شکار ہو" انہوں نے متفکر لہجے میں کہا تھا_ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر بولا "آج ارمین سے ملا تھا میں"_

"ارمین_ وہ آ گئی ہے واپس؟" انہوں نے حیرانی سے پوچھا_ "جی"_ "اچھا کیا بات ہوئی؟ کیسی ہے وہ؟"

"ٹھیک ہے_ پوچھ رہی تھی آپ لوگوں کا_ میں تو یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ اب بھی ویسا ہی سوچتی ہے یہ وہ موو آن کر کی ہے"-وہ کبھی کبھی اپنی ماں سے وہ باتیں شیئر کر لیتا تھا جو اسے گہری کشمکش میں ڈال دیتی تھیں_

"تو پھر تم نے اس سے پوچھا؟" آسیہ نے اسکی بات سن کر سنجیدگی سے کہا_

"نہیں میں پوچھ نہیں سکا" اس نے صرف اتنا ہی کہا تھا اور آسیہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا_ انہوں نے اس سے مزید سوال نہیں کیے_

اس علاقے سے کچھ فاصلے پر اس پوش علاقے میں اس اونچے گھر کی ایک کھڑکی سے جھانکا جائے تو ارمین سٹڈی میں موجود لیپ ٹاپ میں سر دیے اسیچمین ڈرائیو میں موجود فائل کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کر رہی تھی_ اس نے آئی ٹی کا ایک کورس کر رکھا تھا جسکی وجہ سے وہ خود اس میں لگی ہوئی تھی_

"ون، ٹو، تھری، فور اس نے کیز پر آرام آرام سے کچھ ٹائپ کیا کہ کہیں فائلز کسی غلطی کی وجہ سے ڈی کرپٹ نہ ہو جائیں_

"یس" اس نے فاتحانہ انداز میں جیسے خود کلامی کی_ آخر کار وہ کوڈ بریک کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی_ اب وہ فائل چیک کرنے لگی اور اسکی آنکھیں حیرت سے پھر صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں_

"Muraad Abbas, culprit of illegally providing escape in his factory and financially aiding the terrorists" _

اس نے یہ الفاظ پڑھے تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا_ اس کے دل و دماغ میں ایک انتشار سا پھیل رہا تھا_ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جواب دے گئی ہو_ لیکن وہ ارمین بخاری تھی_ جلد ہی سنبھل گئی اور پوری رپورٹ چیک کرنے لگی_ وہ صرف ایک فائل تھی جس نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا_ اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اس پر کیسے یقین کرے لیکن دل میں ایک گرہ لگ گئی تھی_ لیپ ٹاپ کی اسکرین کو نیچے گرا کر وہ اپنے کمرے میں چلے گئی_

آٹھواں باب

قلبِ بے قرار

Don't leave me

I believe reaching out

No ending you are my hope

No matter what darkness erases

Keep your eyes open and feel it

You are not alone.

Don't leave me (BTS)

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح کے آٹھ بج رہے تھے_نومبر کے ابتدائی دن تھے_شہر قائد میں صبح کے وقت فضا میں ہلکی ہلکی خنکی تھی_ مراد عباس اور فوزیہ ناشتے کی میز پر خاموشی سے ناشتے کر رہے تھے_

"کل اظہر سومرو آئے تھے آفس" مراد بے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہا جس پر فوزیہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا_

"کس کام کے لیے؟"

"انھیں خدشہ ہے کہ سعید لغاری ان کی ال لیگل ایکٹیوٹیز ایکسپوز کریں گے الیکشن میں_ ان کے کاروباری تنازعات بھی ہیں ان سے اسی لیے انہیں ہماری مدد چاہیے" وہ اب ان کی طرف متوجہ تھا_

"یقیناً انہوں نے سعید لغاری کو راستے سے ہٹانے کی بات کی ہو گی اور تم نے فوراً ہامی بھر لی ہو گی" فوزیہ نے اندازہ لگایا_

"صرف اس لیے کہ انہوں نے ہماری بہیت مدد کی تھی کاروباری دنیا میں اپنے قدم جمانے میں_ لیکن ہم نے بھی ہمیشہ ان کے غلط کاموں کو کور کیا ہے_ تمہیں نہیں لگتا کہ اگر وہ کسی دن ایکسپوز ہوئے تو ہم بھی پھنسیاں گے اور یہاں تو وہ ایک صوبائی وزیر کو قتل کروانا چاہتے ہیں" فوزیہ کو شدید تحفظات تھے_

"ان کی وجہ سے ہمیں پاور بھی ملی ہے اور جب تک ہمارے پاس یہ پاور ہے کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" اس کا لہجہ اٹل تھا_ فوزیہ نے اسے غور سے دیکھا تھا_

یہاں سے کچھ میل دور دور اس اونچے گھر میں ارمین اپنے کمرے میں آفس کے لیے تیار ہو رہی تھی_ اس نے سیاہ رنگ کی جینز اور سفید ٹاپ پہن رکھا تھا اور اب وہ اسکے اوپر سفید ہی کوٹ پہن رہی تھی_ ہلکے بھورے بالوں کو شانوں پر کھلا چھوڑا ہوا تھا_ اسکی نظریں آئینے پر جمی کسی گہری سوچ میں لگتی تھیں_ اس نے ذہن سے ساری سوچیں جھٹکیں اور کمرے اور بیگ اور فون اٹھا کر نیچے آ گئی جہاں ردا ناشتے کی ٹیبل پر اسکا انتظار کر رہی تھیں_ "ناشتہ نہیں کرنا کیا بیٹا؟" انہوں نے اسے تیار دیکھ کر پوچھا_

"نہیں ماما_ آج دل نہیں کر رہا" اس نے سچ کہا تھا لیکن وہ مطمئن نہیں ہوئی تھیں_

"کیوں نہیں کر رہا دل؟"

"بس ایسے ہی_ مجھے بھوک لگے گی تو میں آفس میں ہی کچھ کھا لوں گی" اس نے انہیں مطمئن کرنے کے لیے کہا_

"سچ کہی رہی ہو نہ؟" انہوں نے تصدیق چاہی_ "جی سچ کہہ رہی ہوں_ اچھا اب میں جا رہی ہوں خدا حافظ" الوداعی کلمات کہتے وہاں سے پورچ میں کھڑی سفید fortuner کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی_ بیگ برابر والی سیٹ پر ڈالا اور کچھ دیر کے لیے سر سٹیرنگ ویل سے ٹکا دیا_ کل رات جو انکشاف اس پر ہوا تھا اس نے اسکے سارے احساسات جیسے منجمد کر دیے تھے_ وہ بے چین تھی_ اسے بہت سارے سوالات کے جواب کی تلاش تھی_ کچھ دیر میں خود کو نارمل کرنے کے بعد اس نے کار اسٹارٹ کی اور مین گیٹ سے باہر نکل گئی_

صبح کی ہلکی دھوپ آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی_ کراچی کے اس پوش علاقے میں واقع ایک کافی شاپ کے سامنے ایک دیا گاڑی آکر رکی تھی اور ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر عمار باہر آیا تھا_ وہ اس کافی شاپ کے اندر بڑھا اور کسی کو ڈھونڈنے لگا جب اسکی نظر کونے میں ایک ٹیبل پر بیٹھے فائق پر پڑی_ وہ اسکے قریب گیا تھا_

"خیریت؟ تم نے اسوقت ملنے کا کہا" فائق اسکو دیکھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور کچھ الجھا ہوا لگ رہا تھا_ "بیٹھو بتاتا ہوں" اس نے کرسی کی طرف اشارہ کر کے سنجیدگی سے کہا_

"کسی کے متعلق انفارمیشن نکلوانی ہے"_ فائق الرٹ ہوا_ "کس کے متعلق؟"

"مراد عباس کا رائٹ ہینڈ دلاور شاہ_ مجھے اسکی ساری انفارمیشن چاہیے_ وہ کون ہے اور اس کے لیے کیا کیا کام کر چکا ہے؟ اسے ٹریک کرو کہ وہ آجکل کن سرگرمیوں میں ملوث ہے" وہ ٹیبل پر آگے ہو کر جیسے حکم صادر کر رہا تھا_

"ٹھیک ہے لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ مراد عباس ہی وہ مجرم ہے جسے تم تلاش کر رہے ہو؟" اس نے جاننا چاہا_

"ہاں وہی ہے_ اور مجھے اسے کٹہرے میں لانے کے لیے ثبوت چاہیں اس لیے میں نے یہ کام تم سے کہا ہے"_

"اوکے تم فکر نہیں کرو میں معلومات اکٹھا کر لوں گا جلد ہی" وہ اسکی بات کی گہرائی سمجھ رہا تھا_

شہر قائد میں ساحل سمندر پر سورج غروب ہونے کا خوبصورت منظر دیکھا جا چکا تھا_ اب تیزی سے اندھیرا چھا رہا تھا_ ارمین فہام کے کمرے میں تھی_ آج وہ معمول سے جلدی گھر آگئی تھی کیونکہ سارا دن اس کا دماغ ایک ہی جگہ پر اٹکا ہوا تھا_ اس نے سوچا کہ فہام کے کمرے میں اسکے سامان کی ایک دفعہ ضرور تلاشی لینی چاہیے کیونکہ وہ اب بھی بے یقینی کا شکار تھی_ وہ مراد کے خلاف ثبوت ڈھونڈنا چاہتی تھی_ وہ تنے اعصاب کے ساتھ الماری چیک کر رہی تھی جو اب تک ویسی ہی تھی_ ایک ایک دراز کھول کر دیکھی لیکن کچھ نہ ملا سوائے ایک فائل کے_ اس نے وہ فائل کھولی تو اس میں کچھ کاغذات تھے لیکن جس چیز کی اسے تلاش تھی اس کے متعلق اسے کچھ نہیں ملا_ اس نے تھک کر وہ فائل واپس رکھی اور بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگی تھی جب اسکا فون بجا_ اسکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھ کر اسکے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑے تھے_

"ہیلو" فون کان سے لگاتے ہوئے کہا_

"ہیلو کہاں ہو؟" عمار نے خوشگوار لہجے میں پوچھا. تھا_

"گھر پر ہوں_ ویسے تم کیوں پوچھ رہے ہو" اس نے نا سمجھی سے کہا_

"کیونکہ میں تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں"_ "ہیں" اس نے خود سے کہا لیکن پھر سمجھ آنے پر فوراً فون کان سے ہی لگائے کمرے سے باہر نکلی_ جبکہ اسکی حیرانی کے جواب میں وہ پر سکون تھا_

"باہر کیوں کھڑے ہو اندر آؤ نہ" سیڑھیوں سے نیچے کی طرف جاتے ہوئے اس نے فون پر اسے کہا_ عمار اندر آ گیا تھا_ اس کا گھر یہاں سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا اسی لیے وہ واک کرتے ہوئے یہاں آیا تھا_ "کیسے ہو؟" ارمین اسے ڈرائنگ روم کی طرف لی جا رہی تھی_

"اللہ کا کرم ہے_ تم سناؤ آج آفس نہیں گئی؟" اب وہ دونوں ڈرائینگ روم میں رکھے صوفوں پر بیٹھ چکے تھے_ گئی تھی جلدی آگئی" اس کے بتانے پر عمار نے سر ہلایا_

"اور__آنٹی کیسی ہیں؟"

"میں بتایا ہے انہیں تمہارے آنے کا آتی ہونگی خود پوچھ لینا ان سے"_

"شیور" _ وہ پہلی دفعہ یہاں آیا تھا لیکن با اعتماد تھا اور ارمین کو اسکا آنا اچھا لگا تھا_ "اور آج کل کس کیس پر کام کر رہے ہو آفیسر"

"میرے خیال میں تم یہ آفیسر والے تکلف میں نہ پڑو_ ہماری دوستی کو ان تکلفات کی ضرورت نہیں ہے" اس نے جتانے والے انداز میں کہا_ ارمین نے شانے اچکائے اور تبھی وہاں ردا داخل ہوئی تھیں_

"اسلام وعلیکم آنٹی" عمار انہیں دیکھ کر کھڑا ہوا تھا_

"وعلیکم اسلام بیٹا__ بیٹھو نہ" انہوں نے بہت ہی خوش اخلاقی سے کہا_

"کیسے ہو بیٹا؟ ارمین سے تمہارے بارے میں بہت سنا ہے_ روحان سے ملاقات ہوتی رہتی تھی فہام کی وجہ سے لیکن تم سے پہلی دفع ملنے کا اتفاق ہو رہا ہے"_ عمار کے چہرے پر اداس مسکراہٹ آئی تھی اور ان دونوں کے چہروں پر بھی_

"میں ٹھیک ہوں آنٹی_ آپ کیسی ہیں؟ ارمین سے میں نے بھی آپ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ اس کے لیے سب سے اہم ہیں_ آپ سے مل کر اچھا لگا" عمار نے مسکرا کر کہا تھا_ کچھ دیر وہاں باتیں کرنے اور ردا اور زید صاحب کا حال چال پوچھنے کے بعد وہ وہاں سے کسی کام سے اٹھی تھیں جب ارمین نے عمار کو کسی سوچ میں محو دیکھ کر کہا "کیا سوچ رہے ہو؟"_ "کچھ نہیں" اسکی آواز میں ہچکچاہٹ تھی جو ارمین سے نہیں چھپ سکی تھی_

"کچھ تو سوچ رہے ہو تم_ ویسے تم کیا یہ جاننا چاہتے ہو کہ میں اب بھی ان باتوں پر قائم ہوں جو تین سال پہلے میں نے اس ریستوران میں کہی تھیں؟"_ اس پر عمار نے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا_

"تمہیں کیسے پتہ کہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں؟"

"میں اسی سوال کی توقع کر رہی تھی لیکن تم نے پوچھا ہی نہیں تو میں نے کہا بھی نہیں_ لیکن میں اپنی بات پر قائم ہوں"_

"تم بھروسہ کرتی ہو مجھ پر؟" اسکی گہری آنکھوں میں کچھ تھا_ ارمین نے سر اثبات میں ہلایا تھا اور عمار کے دل کو کچھ اطمینان میسر آیا تھا_

"ویسے تمہیں کچھ پتہ چلا کہ کس کیس پر کام کر رہے تھے وہ دونوں؟" ارمین نے اس سے پوچھا جس پر اس نے خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہا

"نہیں ابھی نہیں پتہ چلا لیکن میں جلد ہی پتہ کر لوں گا سو ڈونٹ وری"_ ارمین اداسی سے مسکرائی_ کچھ دیر بعد وہ دونوں مین گیٹ کی جانب جا رہے تھے جب عمار نے کہا

"ویسے آنٹی واقعی بہت گریس فل ہیں اور تمہیں بھی یہ خوبصورتی انہیں سے ملی ہے"_ "اس کامپلیمنٹ کے لیے شکریہ" اس کے انداز پر عمار ہنس پڑا اور اسے دیکھ کر وہ بھی_

"چلو پھر ملاقات ہوگی_ اللہ حافظ" عمار نے الوداعی کلمات کہے اور گیٹ سے باہر نکل گیا_

"خدا حافظ" وہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی_

رات کافی گہری ہو چکی تھی_ اس ہائی کلاس علاقے میں واقع ایک وسیع بنگلے کے اندر ایک درمیانی عمر کی عورت جو اس گھر کی ملازمہ معلوم ہوتی تھی اپنے ہاتھوں میں ٹرے پکڑے جس پر چائے کا کپ رکھا تھا ایک کمرے کی طرف لیجا رہی تھی جب اسے کوئی شخص دوسری طرف تیز قدموں سے جاتا ہوا نظر آیا_ اسے وہ کچھ مشکوک لگا_ سر پر کیپ ہونے کی وجہ سے وہ اسے صحیح طرح نہیں دیکھ سکی تھی_ جب وہ غائب ہو گیا تو اس نے ٹرے ایک ہاتھ میں پکڑے دروازہ کھٹکھٹایا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا_ جب دوبارہ کھٹکھٹانے پر بھی کوئی جوب نہیں ملا تو اس نے ڈور ناب گھما کر خود

دروازہ کھولا اور اس آفس کے طور پر استعمال ہونے والے کمرے کے اندر قدم رکھ کر جو منظر اسکی آنکھوں کے سامنے تھا اس پر اسکی دل جراش چیخ اس گھر میں رہنے والے تمام لوگوں نے سنی تھی_

اس اونچے گھر میں مراد سٹڈی میں کتاب لیے بیٹھا تھا جب اسکا فون بجا_ اس نے اسکرین پر نام دیکھ کر فوراً فون کان سے لگایا"ہاں دلاور کہو_ ٹھیک ہے"_ اس نے بات سن کر فون رکھا اور سگریٹ سلگا کر ہونٹوں سے لگالی_

کچھ ہی دیر میں اس علاقے میں پولیس موجود تھی_ اس آفس کو سیل کیا جارہا تھا اور ابتدائی کاروائی جاری تھی_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

نواں باب

ایک نیا محاذ

Louder than bombs, I break

All the pain pour out

From the moment I knew

The expression you had on wasn't that expression

Louder than bomb, I break

Louder than bombs (BTS)

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح کے وقت اس وسیع گھر میں عمار اور زید ہارون ناشتہ کی میز پر موجود کل رات کے کے واقعہ کے متعلق کچھ بات کر رہے تھے جبکہ آسیہ خاموشی سے کسی دن اپنا ناشتہ کر رہی تھیں_

"الیکشن کے دن قریب ہیں ایسے میں سعید لغاری کا قتل ہو جانا کوئی عام بات نہیں ہے" زید ہارون نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا_

"ان کے رائیولز تھے بزنس میں بھی اور سیاست میں بھی_ انہیں کا کام ہے یہ_ وہ ایک صوبائی وزیر تھے_ مجھے یقین ہے کہ حکومت ان کے قاتلوں کو ایسے ہی نہیں جانے دے گی" عمار کہنے کے بعد چائے کہ کپ کو لبوں سے لگا چکا تھا_

"دنیا میں اسطح قتل کیوں ہوتے ہیں؟ آخر لوگوں کو کیا مل جاتا ہے قتل کر کے؟" آسیہ جو اب تک خاموش بیٹھیں ان کی باتیں سن رہی تھیں آخر کار نا گواری سے بول پڑیں_ انہیں عجیب گھٹن ہوتی تھی ایسی باتوں سے_ میز پر کچھ دیر کی جاموشی چھائی تھی اور اس پر عمار نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ اس کے فون پر چیف کی کال آنے لگی_ اس نے فوراً فون کان سے لگایا

"یس سر_ اوکے"_ چند سیکنڈ کی بات کر کے اس نے فون رکھا اور اپنی جگہ پر سے اٹھ گیا_ "چیف کی کال تھی مجھے جانا ہو گا_ خدا حافظ" وہ کہہ کر چلا گیا تھا_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

گھڑی کے کانٹے دوپہر کے بارہ بجا رہے تھے_ مراد عباس اپنے آفس میں ریوا ونگ چیئر پر بیٹھا فون کان پر لگائے اظہر سومرو سے گفتگو کر رہا تھا_

"ایک دفع پھر آپ نے ہماری مدد کی اس کے لیے ہم آپ کے احسان مند ہیں"

"شکریہ کی کیا بات_ ہم پارٹنرز ہیں ایک دوسرے کے کام آتے رہتے ہیں" اس نے جواب میں کہا_ "لیکن دونوں میں سے کوئی پکڑا تو نہیں جائے گا نہ؟" انہیں تشویش ہوئی_

"بے فکر رہئیے سومرو صاحب ہم سب مل کر دیکھ لیں گیے اگر کوئی مسئلہ ہوا تو" اس نے انہیں یقین دلایا اور فون بند کر کے تیبل پر رکھا اور سر کی پشت کو چیئر سے رکا کر آنکھیں موند لیں_ پھر دوبارہ فون اٹھا کر کسی کو کال کرنے لگا تھا_

ارمین اپنے آفس میں کسی کام میں مصروف تھی_ٹیبل پر رکھا اسکا فون بجا تو اس نے مصروف سے انداز میں اسے اٹھا کر کان سے لگایا_

"ہیلو ارمین کیسی ہو؟" اسپیکر میں مراد کی آواز ابھری_

"ٹھیک ہوں_تم سناؤ کیسے فون کیا؟" "یہ پوچھنا تھا کہ اگر تم زیادہ مصروف نہیں ہو تو اس ویکنڈ ممانی کے ساتھ ہماری طرف آجاؤ_کافی عرصے سے کوئی گیدرنگ نہیں ہوئی اور موم بھی تمہیں یاد کر رہی ہیں" _یہ سن کر اسکا لیپ ٹاپ کی کیز پر تیزی سے چلتا ہاتھ رکا اور وہ ایک دم سے سیدھی ہو بیٹھی تھی_"ٹھیک ہے ہم آجائینگے"

"پھر ملتے ہیں ویکنڈ پر" مراد نے فون رکھ دیا اور اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا تھا_ارمین فون بند کرنے کے بعد ایوالونگ چیئر سے اٹھی اور اور چلتی ہوئی گلاس وال کے سامنے آئی اور اس کے پار سمندر کی ٹھاٹھیں مارتی لہریں دیکھنے لگی_دل و دماغ مضطرب تھے_اس کو اپنے سوالات کے جواب چاہیے تھے اس لیے اس نے مراد کی دعوت قبول کر لی تھی_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

کرائم برانچ، کراچی ہیڈ کوارٹر کا منظر کچھ یوں تھا کہ عمار اپنے آفس میں بیٹھا ٹیبل پر رکھی دو دن پہلے دو دن پہلے جائے وقوعہ سے لی گئی تصاویر کو غور سے دیکھ رہا تھا_یہ ایک حساس کیس تھا اس لیے اسکو اس کے ڈپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا گیا تھا اور عمار کو اس کیس کا انویسٹیگیشن آفیسر ان چارج مقرر کیا گیا تھا_دو دن پہلے جائے وقوعہ سے اکھٹا کی گئی تمام ابتدائی معلومات پولیس انہیں فراہم کر چکی تھی_

"اتنا تو ہم ڈیویلپ کر ہی چکے ہیں کہ سعید لغاری کے قتل میں ان کے سیاسی مخالف ہی ملوث ہیں لیکن ان کے سیاسی اور کاروباری بیک گراؤنڈ کا تفصیلی جائزہ لے لینا چاہیے" اس نے اپنے ساتھ اس انویسٹیگیشن میں شامل دوسرے آفیسرز سے کہا_"میں اور صارم ایک دفعہ خود کرائم سین وزٹ کرنے جائیں گے اور گھر والوں کے علاوہ کچھ اور لوگوں سے بھی تفتیش کرنی ہو گی کیونکہ اتنے بڑے گھر کی سیکورٹی کہاں تھی اسوقت؟"_

"شیور" اس کی بات ختم ہوتے ہی صارم اور ایک دوسرے آفیسر نے کہا_ تقریباً گوئی آر بجے کا وقت جب وہ دونوں اسی بنگلے میں اس سیل شدہ آفس میں موجود باریک بینی سے جائزہ لے رہے تھے_ "کچھ ملا؟" عمار نے گلوز پہنے ہاتھوں سے میز پر پڑے کچھ کاغذات دیکھتے ہوئے صارم سے کہا_

"نہیں کچھ نہیں ملا_ ایک ذرا سا ثبوت نہیں چھوڑا مجرم نے" صارم سخت بیزار ہو رہا تھا_

"کوئی نہ کوئی ثبوت مل ہی جائے گا قتل کی جگہ پر نہیں تو اس کے آس پاس ہی سہی" عمار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا_ کچھ دیر بعد وہ دونوں اس بنگلے کی لابی میں اس ملازمہ کے سامنے کھڑے تھے جس نے جس نے سعید لغاری کی ڈیڈ باڈی سب سے پہلے دیکھی تھی_ اپنا تعارف کروانے کے بعد وہ اس سے اپنی تفتیش کا آغاز کر چکے تھے_

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ نے قتل. کے بعد سب سے پہلے انہیں دیکھا تھا" عمار کا لہجہ پروفیشنل تھا_

"جی" انہوں نے جھجکتے ہوئے کہا_ وہ شاید پہلی بار ایسی سچویشن کا سامنا کر رہی تھی_

"تو پھر ہم آپ سے اسی متعلق کچھ سوالات کریں گے اور آپ نے سچ سچ بتانا ہو گا" عمار نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سارم نے نوٹ بک اور پین ہاتھ میں تھام لیے تھے_ جو وہ بتا رہی تھیں وہ نوٹ کرتے جا رہا تھا_

"بقول آپ کہ جب آپ رات کو ان کے لیے چائے لیکر جا رہی تھیں تو آپ نے راہداری کی دوسری طرف سے کسی انجان شخص کو دیکھا اور پھر آپ نے اس کمرے میں سعید لغاری صاحب کو فرش پر گرا دیکھا تھا" ملازمہ کی فراہم کردہ معلومات کو عمار نے دہرایا اور ان کی یادداشت کو مزید کریدنا چاہا_

"کیا آپ کو اس کا چہرہ یہ اس کا حلیہ یاد ہے؟" "چہرہ تو نہیں دیکھ سکی تھی میں کیونکہ اس نے سر پر کہہ کیپ پہنا ہوا تھا اور بہت تیزی سے غائب ہوا تھا لیکن اس نے شاید سیکیورٹی کا یونیفارم پہنا ہوا تھا" انہوں نے یاد کرتے ہوئے کہا اور عمار اور صارم نے ایک دوسرے کو معنی خیزی سے دیکھا تھا_

"اوکے_آپ کی کو آپریشن کا شکریہ_اب ہم چلتے ہیں" وہ دونوں وہاں سے نکل گئے تھے اور اب اس چوری گلی میں کھڑے تھے_

"یہ سی سی ٹی وی کیمرا ابھی یقیناً کل اسی دن سے خراب ہیں" سارم نے دیوار پر اونچائی پر لگے سی سی ٹی وی کیمرے کو دیکھ کر سوچا_اس نے عمار کو کسی گہری سوچ میں محو دیکھا تو اسے کچھ اونچی آواز میں پکارا تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوا

"عمار_"

"ہاں؟" "کس سوچ میں گم ہو؟"

"کچھ نہیں کل آفس میں بات کریں گے_اب چلو یہاں سے" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا اور صارم بھی اسکے پیچھے چلنے لگا تھا_

سورج ڈھل چکا تھا_آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے_دونوں بخاری اس مراد عباس فوزیہ کے ساتھ ان کے گھر ڈنر پر موجود تھے_کھانے کے ساتھ باتوں کا سلسلہ بھی جاری تھا

"ارمین کو تو اپنی پھپھو کی یاد ہی نہیں آتی_اتنے دن ہو گئے ملنے نہیں آئی" فوزیہ نے مصنوعی خفگی سے کہا جس پر ارمین نے اسے ہلکا سا مسکرا کر دیکھا تھا

"ایسی بات نہیں ہے پھپھو بس آفس میں مصروفیت کی وجہ سے وقت نہیں مل سکا ورنہ آپ کو کیسے بھول سکتی ہوں میں" یہ کہتے ہوئے اس کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی_

"کاش وہ سب جھوٹ ہو" اس نے دل میں سوچا_لیکن یہ کاش__

"ہاں اکیلے سارے بزنس کو اکیلے ہینڈل کرنا آسان نہیں ہوتا لیکن مجھے یقین ہے تم کامیابی سے اس بزنس کو چلاؤ گی" وہ اس وقت سرف اسکی پھپھو تھیں_

"انشاءاللہ" ردا نے اپنی بیٹی کو فخر سے دیکھا تھا_ "ویسے یہ کتنی چینج ہوگئی ہے نہ پہلے کتنے نخرے تھے اسکے اب سمجھدار ہوگئی ہے" مراد نے اسکی شخصیت میں واضح تبدیلی محسوس کی تھی_

"جب نخرے اٹھانے والا بھائی ہی نہیں رہا تو پھر کیسے نخرے" اس نے عام سے انداز میں کہا تھا لیکن مراد اور فوزیہ کو دل میں شدید گلٹی محسوس ہوئی تھی_ کچھ دیر بعد کھانے سے فارغ ہو کر ردا اور فوزیہ اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے تھے اور وہ دونوں اپنی باتوں میں_ ملازمہ چائے رکھ کر جا چکی تھی_ "تمہارے ایکسپیرئنسز کافی متاثر کن ہیں" مراد اپنے بزنس ایکسپیرئنس اس سے شیئر کر رہا تھا جب ارمین نے چائے لبوں سے لگاتے ہوئے متاثر ہوتے ہوئے کہا_

"ویسے کیا ایکٹیویٹیز ہیں تمہارے آج کل آفس کے علاوہ" مراد نے چائے کا کپ خالی کر کے رکھتے ہوئے پوچھا_

"امم__ پچھلے دنوں کافی مصروف شیڈول تھا اس لیے کوئی اور جام کر ہی نہیں پا رہی تھی لیکن اب کچھ وقت ملا ہے تو مین نے اپنی ریڈنگ لسٹ میں سے کتابیں پڑھی ہیں" اس نے صوفے سے ٹیک لگائی_ "ویسے تمہاری تمہاری سٹڈی میں ایک کتاب دیکھی تھی میں نے شاید کسی کی اٹوبایوگرافی تھی مجھے وہ پڑھنی تھی"_ چار سال پہلے جب وہ آخری بار یہاں آئی تھی تو اس نے سٹڈی میں بک شیلف پر اس کتاب کو رکھے دیکھا تھا_ اسکا ٹائٹل پڑھنے کے بعد اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ کتاب کرور پڑھے گی_

Safare ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"جاؤ پڑھ لو پھر_ مجھے زرا ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے مین وہ کر لوں" اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے کہا_

"ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں" وہ کہہ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی_ لیکن اوپر آ کر وہ راہداری میں بائیں جانب واقع سٹڈی میں جانے کے بجائے دائیں جانب چلنے لگی تھی_ وہ محتاط سی آگے بڑھ رہی تھی_ اتنا تو وہ جانتی تھی کہ گھر کے اس حصے میں کوئی خفیہ کیمرا نہیں تھا کیونکہ باہر کی سیکیورٹی اتنی سخت تھی_ اسکے علاوہ وہ خود کو مشکوک نہیں ظاہر کرنا چاہتے تھے_

"مجھے سچ میں وہ کتاب ہرھنی تھی لیکن میں آج یہاں کسی اور مقصد کے تحت آئی ہوں" مراد کے کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے خود کلامی کی_ اور پھر اس پاس دیکھ کر کے کوئی آ تو نہیں رہا دورناب گھمائی اور اندر چلے گئی_ وہ پورے

کمرے کو تفتیشی نظروں سے دیکھ رہی تھی_ اسے سچ جاننا تھا ہر حال میں_ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ ساری درازیں کھول کر دیکھ رہی تھی_

"کچھ تو مل جائے_ لیپ ٹاپ بھی نہیں چیک کر سکتی وہ اسکے پاس ہے" جب ساری درازیں کھول کر دیکھنے پر اسے کچھ نہ ملا تو وہ بے چین ہوئی_ پھر اسکی نظر الماری پر پڑی_ وہ اسے کھول کر اندر تلاشی لینے لگی_ ایسا کرتے ہوئے اسکا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا لیکن وہ اسے نظر انداز کر رہی تھی کیونکہ اسکا خیال تھا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کبھی سچ نہیں معلوم ہو سکے گا_ جب وہاں سے بھی اسے کچھ مشکوک نہ دکھا تو وہ مایوسی سے وہاں سے نکل کر آگے جا رہی تھی جب اسے ایک کمرے سے دو لوگوں کی باتوں کی آواز سنائی دی_ وہ شناسا آوازیں تھیں_ اسے کچھ مشکوک لگا تو وہ وہیں رک کر ان کی باتیں سننے لگی تھی_ دروازہ آدھ کھلا ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے_

"ویسے کون ہے سعید لغاری قتل کیس کا انویسٹیگیشن آفیسر؟" مراد دلاور سے دلچسپی سے پوچھ رہا تھا_

"عمار زید" دلاور نے بتایا تو وہ کچھ چونکا_ "عمار زید؟ روہان زید کا بھائی؟"

"جی سر وہی"_

"اوہ تو پھر تمہیں محتاط رہنا ہو گا اگر اسکی جگہ پر کوئی اور ہوتا تو شاید اتنا مسئلہ نہیں تھا لیکن اس پر نظر رکھنی پڑے گی_ یو نو__ اگر اسے اس کیس کی تفتیش کے دوران یہ معلوم ہو گیا کہ اسکے بھائی اور فہام کو ہم نے مارا ہے تو اچھا نہیں ہو گا" اس کے لہجے میں کچھ تشویش تھی_

"آپ فکر نہ کریں سر اسے نہیں پتہ چلے گا کیونکہ لیکن اگر پتہ چل گیا تب بھی وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" دلاور نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا_ وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن اس بات سے بے خبر تھے کہ وہ باہر دیوار سے لگی فق چہرہ لیے کھڑی تھی_ انکی باتیں سن کر اسے اپنا اعتبار قریبی رشتوں پر سے اٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا_ وہ فوراً وہاں سے سٹڈی کی طرف بھاگی اور اس کے اندر پہنچ کر دروازہ بند کر کے صوفے پر ڈھے سی گئی تھی_ دل ہی دل میں وہ جس بات کے جھوٹ ہونے کی دعا کر رہی تھی وہ آج سچ ثابت ہو گئی تھی_

وہ اپنا سر ہاتھوں میں دیے رو نہیں رہی تھی لیکن اسکے سب سے قریبی شخص کا اسکی پشت پر خنجر گھونپنا اس کی برداشت سے باہر تھا سو آنسو خوف بخود ابل ابل کر گر رہے تھے_ ابھی وہ اسی کیفیت میں تھی کہ اس کا فون بجا_ اس نے اسکرین پر دیکھا تو عمار کا نام جگمگا رہا تھا_ اس نے کال نہیں اٹھائی_ پتہ نہیں کیوں لیکن وہ اس سے اس وقت بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی_ دو تین دفعہ کال آئی لیکن اس نے فون آف کر دیا_ یہ جھٹکا اتنا شدید تھا کہ اسے لگا جیسے اس کے دماغ نے کام کرنا بند کر دیا ہو_ بمشکل کوئی آدھے سے زائد گھنٹے بعد وہ خود کو سنبھالتے ہوئے کھڑی ہوئی_ وہ اب اس گھر میں مزید نہیں رکنا چاہتی تھی اس لیے خود کو پر سکون کرتے ہوئے نیچے گئی تھی_

آج اتوار تھا لیکن عمار اپنے آفس میں سعید لغاری قتل کیس کی تفتیش میں الجھا ہوا تھا_ وہ اس گھر کے گارڈ سے تفتیش کر کے تھے اور اس کے بعد مزید الجھ گئے تھے_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"یار یہ کیا بات ہوئی ان گارڈز سے پوچھ گچھ اور گھر کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ قتل سے پہلے سب اپنی اپنی جگہ پر تھے اور ان میں سے کوئی مشکوک ثابت نہیں ہوتا تو پھر کون ہو سکتا ہے اصل قاتل؟" صارم نے الجھتے ہوئے کہا_

"ضروری نہیں کوئی اندر سے ملا ہو لیکن باہر گارڈ کس کام کے لیے کھڑے تھے اگر وہ کسی غلط شخص کو روک نہیں سکتے اور ان کے گھر میں سی سی ٹی وی بھی ڈس ایبلڈ ہیں سارے_ مجھے یہ لگتا ہے کہ یہ کام انڈائریکٹلی ہوا ہے_ مجھے کسی پر شک ہے لیکن جب تک کوئی سرا ہاتھ نہیں آتا ہم کوئی پیشرفت نہیں کر سکتے" اس نے تحمل سے اپنا تجزیہ پیش کیا تھا_ صارم نے اس کی بات سمجھ کر سر ہلایا تھا_ جب وہ شام میں وہاں سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے فون سے پھر ارمین کو کال ملائی لیکن اس کا فون بند تھا_ کل رات اس کا اس سے بات کرنے کا دل چاہا تھا اسی لیے اس نے اسے کال کی تھی لیکن اسے حیرت ہوئی جب اس نے کال نہیں اٹھائی اور پھر اسکا فون آف جا رہا تھا_ اس وقت وہ صرف اتنا ہی سوچ سکا تھا کہ شاید وہ کام کسی میں مصروف ہو لیکن آج سارا دن ٹرائے کرنے پر بھی اس کا فون بند جا رہا تھا تو اسے عجیب سی

بے چینی محسوس ہوئی تھی_ اسے اپنے آپ پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اسے اتنا کیوں سوچ رہا ہے_ شاید وہ اس کے لیے صرف ایک دوست سے زیادہ اہمیت اختیار کر گئی تھی_ یہ سوچ کر اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی_

دوسری طرف ارمین لان میں بیٹھی چائے پی رہی تھی_

"ارمین" ردا نے اسے سوچوں میں محو دیکھ کر پکارا تو وہ چونکی_

"جی ماما؟" "بیٹا کیا سوچ رہی ہو؟ میں دیکھ رہی ہوں کل رات جب سے تمہاری پھپھو کے گھر سے آئے ہیں تم کچھ خاموش خاموش ہو_ کیا بات ہے وہاں مراد سے کوئی بات ہوئی ہے کیا؟" ماں تھیں کیسے اس کی خاموشی نہ محسوس کرتیں_

"نہیں ماما ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بس سر میں تھوڑا درد تھا کل رات سے اور کوئی بات نہیں" وہ زبردستی مسکرائی تھی_ وہ انہیں کل رات ہونے والے اس بدترین انکشاف کے بارے میں کس طرح بتاتی اس سے سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا_ کل رات وہ گھر آتے ساتھ ہی اپنے کمرے کا دروازہ لاک کر کے بغیر کپڑے تبدیل کیے بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھ گئی تھی_ اسکے دماغ میں مراد کے الفاظ گونج رہے تھے_ سر شدید درد سے پھٹ رہا تھا_ خود کو گھسیٹتے ہوئے وہ بمشکل اٹھی اور بیڈ پر لیٹ گئی_ اس سب کو سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں_ صبح دیر سے آنکھ کھلی تو سب سے پہلے اس نے اپنا فون چیک کیا جس پر عمار کی مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں_ اس نے اسے کال بیک کرنا چاہا لیکن ہمت نہیں ہوئی اس سے بات کرنے کی اس لیے اس نے پھر آف کر دیا_

دسواں باب

اصلیت

This is the real you and this is the real me

Now I've seen the end

And not even resentment is left

I've woken up from the sweet dream

And I close my eyes

This is the real you and this is the real me.

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

Tear_（BTS）

عمار فائق کے گھر پر موجود تھا_ جو کام عمار نے اس سے کہا تھا اسی کے متعلق بات ہو رہی تھی_

"یہ دلاور شاہ مراد عباس کا ایک سب سے اہم اور رازدار آدمی ہے_ وہ اس سے اپنے سارے گندے کام کرواتا ہے_ وہ کافی عرصے سے اس کے لیے سیکیورٹی چیف کے طور پر کام کر رہا ہے_ ویل ٹرینڈ ہے اسی لیے اتنی مہارت سے جرم کو کوور آپ کر لیتا ہے" وہ اسے دلاور کے بارے میں بتا رہا تھا اور عمار غور سے سن رہا تھا_

"اسے ٹریک کرتے ہوئے مجھے ایک اہم بات معلوم ہوئی ہے جو اس کیس میں تمہارے بہت کام آئے گی" کہہ کر اس نے عمار کی طرف دیکھا تھا جس نے صرف اتنا ہی پوچھا

"کیا؟" "جس دن تم نے مجھے یہ کام کہا تھا اسی دن میں نے اسے ٹریک کرنا شروع کیا تھا اور اسی رات اس کی گاڑی کے اس علاقے میں داخل ہونے کے سگنلز مل رہے تھے پھر اچانک سے سارے سگنلز آنا بند ہو گئے اور کوئی آدھے گھنٹے بعد سعید لغاری کا قتل ہوا تھا اور پھر اس سے تقریباً پچیس منٹ بعد اس نے کسی کو کال کی تھی_ میں کال تو ٹیپ نہیں کر سکا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کال مراد عباس کو ہی کی گئی تھی اس جگہ سے تین چار کلو میٹر دور جہاں اسکی گاڑی کھڑی تھی" اس نے اپنا نقطہ سمجھایا تھا اور عمار گہری سوچ میں کڑی سے کڑی ملانے کی کوشش کر رہا تھا جب اسکے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا_ وہ عجلت میں وہاں سے اٹھا "شکریہ میرے دوست میری اتنی مدد کے لیے_ مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے بعد میں ملتے ہیں"_

"no worries" اس نے اسکے شکریہ پر کہا_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

سمندر کنارے واقع اس ہیڈ آفس کی بلڈنگ میں ارمین اپنے آفس میں کنٹرول چیئر پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی_ لیکن ذہن میں مراد کی دھوکہ دہی گردش کر رہی تھی_ دو دن سے وہ اسی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھی_ کسی کا کال ریسیو نہیں کر رہی تھی سوائے آفس کی ضروری کالز کے_ وہ اسی سوچوں میں گھری کام کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

"میم اس فائل پر آپ کے دستخط چاہیے ہیں" کمپنی کے ایک ایگزیکیوٹو کے مخاطب کرنے پر اس نے چونک کر سر اٹھایا اور انہیں اندر آنے کا کہہ کر وہ فائل ان سے دستخت کرنے کے لیے لی

"اوکے لائیے"_ "انور صاحب" وہ فائل پڑھ رہی تھی لیکن کچھ دیر پہلے جو سوچیں اسکے ذہن میں تھیں اسی کے باعث دستخط کرتے ہوئے غائب دماغی سے کہا

"ایک سوال پوچھوں آپ سے؟" وہ الرٹ ہوئے "جی ضرور" _ اس نے فائل پر نظریں گاڑی ہوئی تھیں "اگر ہمارا کوئی بہت پرانا اور قابل اعتماد پارٹنر ہمیں بہت بڑا دھوکہ دے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" _

"اس سے جواب لینا چاہیے _ پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے کیونکہ اگر وہ آپ سے ہمیشہ مخلص ہوتا تو دھکہ ہی نہ دیتا" انھوں نے اپنے تجربے کے تحت کہا _

"آپ کی ایڈوائس کا شکریہ" ارمین نے پروفیشنل مسکراہٹ لیے کہا اور وہ وہاں سے جا چکے تھے _ خود سے سینیئر ورکرز سے اسے ہمیشہ سیکھنے کو کچھ نہ کچھ ملتا تھا _ وہ پھر اپنے کام میں مصروف ہوگئی _

"جو تم کہہ رہے ہو اور جو اس علاقے سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر لگے اس سی سی ٹی وی کی فوٹیج میں دکھائی دے رہا ہے _ دونوں میں کنیکشن لگ رہا ہے _ اور اس کا حلیہ بھی ویسا ہی ہے، ٹائمنگ بھی میچ کر رہی ہے اور گاڑی کی نمبر پلیٹ سے بھی یہی ندازہ ہو رہا ہے لیکن" عمار فائق کے اپارٹمنٹ سے نکل کر فوراً اس اس کے فراہم کی گئی معلومات کے مطابق س جگہ پر پہنچا تھا اور وہاں سے سی سی ٹی وی کو ڈھونڈ کر اور اس میں سے فوٹیج جو خوش قسمتی سے صحیح سلامت تھی وہ نکلوا کر آفس پہنچا اور صارم کو اپنی ساری تھیوری سمجھائی جس پر صارم نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے دماغ میں آنے والا ایک اہم سوال کیا _

"لیکن یہ ہماری ازمپشن ہے یہ غلط بھی ہو سکتی ہے" _ اس نے کہا تو عمار نے اسے دیکھا

"یہ غلط ہو سکتی ہے لیکن دلاور شاہ ہمارا پرائم سسپیکٹ بن چکا ہے اور اسکے خلاف یہ ثبت استعمال کر کے ہم اس کے اریسٹ وارنٹ نکلوا لیں گے اور پھر ہم خود ہی اس سے سچ اگلوا لیں گے" اس کے مضبوط لہجے پر صارم نے سر اثبات میں ہلایا _ وہ دونوں دو سال سے ساتھ کام کر رہے تھے اور اس عرصے میں وہ عمار کی قابلیت اور صلاحیتوں پر بہت اعتبار کرنے لگا تھا _ وہ جانتا تھا اگر عمار کو کسی پر پکا شک ہو جائے تو پھر وہ اسے ثابت کر کے ہی چھوڑتا تھا _

ہیڈ آفس کی اس عمارت کی دوسری منزل پر لفٹ کا دروازہ کھلا تھا اور فوزیہ باہر آئی تھی_ اس نے ایک کاندھے پر اپنا ہینڈ بیگ لیا ہوا تھا_ کام ختم کر کے گھر جانے کے لیے تیار لگ رہی تھی_ وہ اس فلور پر واقع ایک ہال میں داخل ہوئی جہاں مراد اکیلے ہی پول کھیلنے میں مشغول تھا_ اس کا کوٹ سٹینڈ سے پر لٹک رہا تھا_ کف کہنی تک موڑے وہ ٹیبل پر جھکا ہوا تھا_ اسکے ہاتھ میں اسٹک تھی اور توجہ بال پر مرکوز تھی_ اس نے بال کو اسٹکسے چھوتے ہوئے سراخ کی طرف بری مہارت سے بڑھایا اور بل اس سراخ کے اندر گئی تھی_ وہ ایک فاتحانہ انداز لیے سیدھا ہوا تھا جیسے بغیر کسی مزاحمت کے بازی اپنے نام کر لینا اس کی پہچان ہو_ فوزیہ اسکے پیچھے کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی_

"ادھر سعید لغاری کے قتل کی تحقیقات ہو رہی ہیں اور تم یہاں آرام سے اکیلے پول کھیلنے میں لگے ہو" انہوں نے طنزیہ کہا وہ اس کے وہاں موجود دیکھ کر چونکا_ وہ اسکے سامنے آئی تھی

"مجھے یقین ہے تم نے ان معاملات پر نظر رکھی ہوئی ہو گی لیکن پھر بھی__ اس وجہ سے ہماری کاروباری ساکھ متاثر نہیں ہونی چاہیے"_

"ایسا نہیں ہو گا موم_ اگر کچھ ہوا بھی تو آپ کو معلوم ہے کہ

"Muraad Abbas is not a person easy to deal with"

اس نے یقین سے کہا اور فوزیہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی_

"خیر اگر آپ گھر جا رہی ہیں تو دو منٹ انتظار کریں میں بھی آ رہا ہوں" وہ کہہ کر وہاں سے اپنے آفس کی طرف گیا تھا_

رات کے آٹھ بج چکے تھے_ارمین گھر جانے کے لیے ہیڈ آفس کی بلڈنگ سے نکل کر پارکنگ کی طرف جا رہی تھی جب ہاتھ میں پکڑا اسکا فون بجا تھا_اس نے کال کرنے والے کا نام دیکھا اور کچھ ٹھٹھکی_کچھ لمحوں تک وہ اسی طرح فون کو گھورتی رہی جب کال کاٹ دی گئی تھی_اپنے پیچھے اس نے اسکی آواز سنی جس کی وجہ سے وہ بری طرح چونک کر مڑی تھی "میری کال کیوں نہیں اٹھارہ تم دو دن سے؟" اس نے عمار کو گاری سے ٹیک لگائے کھرا دیکھا جو اسے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا_ارمین کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے اپنے رویے کی کیا توجیح پیش کرے_وہ اسے کچھ لمحے یوں ہی دیکھتی رہی پھر اسکے دل و دماغ نے ایک فیصلہ کیا تھا_سچائی سے پردہ اٹھانے کا فیصلہ_وہ اسے ان دونوں کے بھائیوں کے اصل قاتل کے بارے میں نہ بتا کر مزید دیر نہیں کرنا چاہتی تھی_ "کیا ہوا ارمین کوئی بہت سیریئس بات ہے کیا؟" وہ دونوں سمندر کنارے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے جب عمار نے اسے سوچ و فکر میں ڈوبے چہرے کو دیکھا_

"عمار" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے شروع کرے اس نے بے اختیاری میں اسے پکارا تھا اور چہرہ اس کی طرف کر کے اسے دیکھنے لگی

"فہام اور روحان کو مراد عباس نے قتل کروایا ہے"_اس کے لہجے کی ٹوٹ پھوٹ عمار سے مخفی نہیں رہ سکی_وہ اس کے اس انکشاف پر حیران ہوا تھا کہ اسے کیسے معلوم ہوا

"کب معلوم ہوا؟" "جس دن ہم میرے واپس آنے کے بعد پہلی دفعہ ملے تھے اس سے ایک رات پہلے مجھے سٹڈی میں بھائی کے سامان سے ایک یمپین ڈرائیو ملی تھی_جب میں نے اس کو چیک کیا تو اس میں مراد کا ڈیٹا دیکھا تو میں بہت شاکڈ ہوئی تھی_پھر مجھے سمجھ آیا کہ وہ دونوں اسی کیس پر کام کر رہے تھے شاید_لیکن میں پھر بھی بے یقینی کی کیفیت میں رہی_میں پورا سچ جاننا چاہتی تھی اور یہ کرواسچ مجھے جو د اسکے منہ سے پتہ چلا جب اسی ہفتے میں اور ماما پھپھو کے گھر گئے تھے_ان فیکٹ مراد نے ہی انوائٹ کیا تھا یہ کہہ کر کہ کافی عرصے سے کوئی گیدرنگ نہیں ہوئی" طنز سے کہتے ہوئے وہ زخمی سا ہنسی تھی_

"عمار اس کے چہرے پر پھیلے شکست خوردہ تاثرات غور سے دیکھ رہا تھا_لیکن پھر یکدم اسکے چہرے پر اطمینان پھیلا تھا_

"اب سمجھ میں آیا مجھے_تم اسی بات کی وجہ سے فون نہیں اٹھا رہی تھی کہ نہ میرا کہ تم شرمندہ تھی کہ ان دونوں کا اصل قاتل تمہارا کزن ہے"_اسکے آرام سے کہنے پر ارمین نے یکدم اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو تمہیں کیسے پتہ؟

"ہاں یہی بات تھی_مجھ سے ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ تم سے کس طرح بات کروں؟کیا کہوں کہ جس نے تمہارے بھائی پر قتل اور خودکشی کا الزام لگایا اصل میں وہی اس کا قاتل ہے_مجھے سمجھ نہیں آتا عمار کہ کوئی شخص اپنے سب سے عزیز شخص کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے" اس کے لہجے میں دکھ تھا_جو وہ محسوس کر سکتا تھا_اس نے اسے اس احساس سے نکالنے کے لیے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تھا_

"یہ دنیا ایسی ہی ہے ارمین_یہاں کہ لوگ ایسے ہی ہیں_اپنے مطلب اور فائدے کے لیے اپنے قریبی رشتوں کو دغا دینے سے گریز نہیں کرتے_اور تم کیوں شرمندگی محسوس کر رہی ہو؟اگر وہ تمہارا کزن ہے تو اس میں تمہارا کیا قصور_جب وہ اپنے مقصد کے لیے اپنے بھائی کو قتل کروا سکتا ہے تو پھر کسی کو بھی قتل کروا سکتا ہے"_ آرمین سمندر کی لہروں کو دیکھ رہی تھی_تیز ہوا چلنے سے اس کے بال ہرے پر اڑ اڑ کر آ رہے تھے جنہیں وہ انگلیوں سے کان کے پیچھے کر رہی تھی_عمار کی باتیں اسے اس احساس سے باہر نکالنے میں مدد کر رہی تھیں_"ویسے تمہیں خود پتہ چل گئیں تو میرے لیے ایک آسانی ہو گئی" اس نے آرام سے کہا تو ارمین نے ناسمجھی سے اسے دیکھا "کیا مطلب؟" اس نے سوچا جب اسے معلوم ہو ہی گیا ہے تو اسے بتا ہی دے کہ کہ اسے سب پہلے سے ہی پتہ تھا لیکن ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بتا سکا_اب بتانے کے لیے الفاظ ڈھونڈ رہا تھا

"مجھے پہلے سے معلوم تھا لیکن ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے تمہیں بتا نہیں سکا آئم سوری"_ ارمین نے اسے حیرانی سے دیکھا

"تمہیں پتہ تھا_کیسے؟"_ "میں ایک انویسٹیگیشن آفیسر ہوں محترمہ"" اس نے اس کی یاددہانی کروائی_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا پھر؟اس لیے کہ میں تمہارا اعتبار نہیں کروں گی؟" وہ خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی_

"جب آپ کے بہت ہی قریبی عزیز شخص پر کوئی الزام لگتا ہے تو آپ اس وقت تک اس الزام کو سچ نہیں مان لیتے جب تک آپ خود اسکی زبان سے اقرار نہ سن لیں_میرے مرحوم بھائی پر جو الزام لگا تھا تم نے اس پر بھی یقین نہیں کیا تھا تو پھر تم اور مراد عباس تو ایک فیملی تھے_اور تم نے جب اسکے منہ سے اقرار سنا تب ہی تب ہی تمہیں یقین آیا تھا اس کے جرم پر" اس نے نرمی سے اسے سمجھایا تھا اور ارمین نے اسکی تائید کی تھی_وہ بھی تو ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود اس کے جرم جو سچ نہیں ماننا چاہتی تھی اور اگر خود اس کے منہ سے بات نہ سن لیتی تو شاید کبھی یقین نہ کرپاتی_"ویسے وقت تو میں اس فیلڈ میں اپنے قدم مضبوط کرنا چاہتا تھا اس لیے اس سب سے دور رہا تمہاری ایڈوائس پر عمل کرتے ہوئے لیکن اب میرے پاس پلان ہے"_

"کیسا پلان؟" "بتاؤں گا کسی دن تفصیل سے لیکن اس کا آغاز ابھی جس کیس پر میں کام کررہا ہوں اسی سے ہوگا"

"سعید لغاری قتل کیس" ارمین کو کچھ یاد آیا تھا_"عمار تمہیں اس کیس میں تمہیں بہت محتاط رہنا ہوگا_مراد دلاور سے تم پر نظر رکھنے کا کہہ رہا تھا"_اس کے لہجے میں اپنے لیے فکر دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرایا تھا_

"تم فکر مت کرو بس مجھ پر ہمیشہ اعتبار کرتی رہنا" وہ پھینکا سا مسکرائی تھی_عمار کی آنکھوں میں کچھ تھا جسے وہ فلوقت سمجھ نہیں سکی_

"اسلام وعلیکم ماما!"وہ جب گھر پہنچی تو لاؤنج میں ردا کو بیٹھے دیکھا_

"وعلیکم اسلام__آج اتنی دیر ہوگئی؟" انہوں نے فکر مندی سے کہا تو ارمین کو احساس ہوا کہ واقعی عمار سے بات کرتے ہوئے اسے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا تھا لیکن وہ اس سے بات کرنے کے بعد خود کو پرسکون محسوس کررہی تھی_

"وہ آفس سے نکلتے ہوئے عمار سے ملاقات ہوئی اسی سے بات کر رہی تھی" اس نے سوچ پر پشت ٹکا کر بیٹھتے ہوئے کہا_

"اچھا_چلو پھر فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں" وہ کہہ کر اٹھیں_

"اوکے ماما" ارمین بھی اٹھ کر فریش ہونے ہونے اپنے کمرے مکی طرف بڑھ گئی_کھانے کی میز پر ردا نے اپنی بیٹی کے چہرے کو دیکھا_کچھ دنوں سے اسکے چہرے پر پھیلے پریشانی کے تاثرات آج غائب تھے_وہ انہیں کافی بہتر لگ رہی تھی_انہوں نے سکون کی سانس لی اور کھانا کھانے لگیں_

کھاناک کر اور تھوری دیر ردا کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے کے بعد اب وہ اپنے بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھی تھی_ نگاہیں اسکرین پر جمی تھیں لیکن دیہان بار بار ان گہری سیاہ آنکھوں پر جا رہا تھا_اسے اس کی آنکھیں ہمیشہ پر کشش لگی تھیں لیکن آج ان میں اس نے جو جذبات دیکھے تھے وہ اسے دل کے ہاتھوں بار بار سوچنے پر مجبور کر رہے تھے_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

گیارہواں باب

جال

I've been trying to find a reason

کیوں ہوتا ہے سب ایسے

Man I don't know but I'm trying to cage my demons

I'm trying to work on myself knowing

If I ever wanna kick my feet up

ہے کرنی محنت بھی بہت سی کچھ ایسی ہے زندگانی میری

پھر یہ سوچوں جب زور دوں کیوں لگتی عجب سی

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

I've been waiting for this all my life

I ain't gonna let nobody come and steal my light

Cause the seasons come and go but this but this feeling won't ease

Im trying to let go but I think I need a breather

I'm feeling so beaten

پر ہار نہیں ہے مانی کوئلے سے بنے گا ہیرا

ہے زندگی سے سیکھا جو بھی ہے جیت

وہ سب اسی لیے

I always had the freedom

I'm speaking through my privilege

Trying to make my dreams come true

Man I knows I gotta speed up

So don't take me as a fool

Cause I could be as a beacon of hope

So just trust me

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR

I'm here to find a reason

And I'm thinking if you come true

What conclusion would you come through

کیا ہو گا جب تم سوچو گے کیوں ہوں میں اس جگہ پہ

روکو گے مجھے یہ نبھاؤ گے یہ وعدے

throughکم Just

If I'm honest I would love to, love to

Why I don't doubt that

I'll get u where I want to

بس چلتا رہوں پی لوں گا میں یہ آنسو_

Come thru – Abdullah Siddiqui and maanu

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ ہم تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ تم نے ضرور کوئی غلطی کی ہے_

"کہیں کوئی چیز تم سے مس ہوئی ہے یقیناً، تبھی وہ سراغ لگا سکے ہیں" صبح کے وقت مراد، فوزیہ اور دلاور ایک کمرے میں موجود تھے کہاں مراد غصے میں ٹہل رہا تھا_ دلاور سر جھکائے کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ اس سے کہاں چونک ہوئی ہے_ فوزیہ وہیں صوفی پر بیٹھی بے چین دکھ رہی تھی_

"آج صبح ہی انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ دلاور کی گرفتاری کے وارنٹ نکلوا لیے گئے ہیں اور کسی بھی وقت اسے گرفتار کر لیا جائے گا جس پر مراد دلاور پر بھڑک اٹھا تھا "میں نے تم سے کہا تھا کہ ان پر نظر رکھو تو پھر ہمیں پہلے خبر کیوں نہیں ہوئی؟" "سر میں ان پر نظر رکھ رہا تھا لیکن انویسٹیگیشن کے تمام معاملات انہوں نے انتہائی خوفیہ رکھے ہوئے ہیں اس لیے کچھ وقت لگ رہا تھا معلومات حاصل کرنے میں" وہ سر جھکائے وضاحت دے رہا تھا_ "اب کیا ہو گا مراد؟ اسی لیے کہا تھا میں نے کہ ان سیاستدانوں کے مسئلوں سے نہ پڑو لیکن تمہیں بھی دوستی نبھانی تھی_ ان کی وجہ سے ہم پھنس گئے ہیں"

"اپنا امیج جو ہم نے اتنی محنت سے کاروباری دنیا میں بنایا ہے اسے برقرار رکھنے کے لیے ہمیں یہ ظاہر کرنا ہو گا کہ ہم تفتیش میں تعاون کر رہے ہیں_ ہم چھپ کر بھاگیں گے نہیں بلکہ سب کے سامنے سے سر اٹھا کر نکلیں گے کیونکہ

Power always win"

وہ سوچتے ہوئے اپنے آپ سے مخاطب تھا_ کچھ دیر بعد دلاور کو گرفتار کر لیا گیا تھا_ اپنے اونچے گھر کی بالکونی میں کھڑے وہ اسے گرفتار ہوتا دیکھ رہا تھا_ عمار اور صارم بھی وہیں موجود تھے_ مراد نے عمار کو غور سے دیکھا_ اسی وقت عمار کی نظر بھی اس پر پڑی تھی_ اسکی آنکھوں میں جیسے کچھ چبھا تھا_ اس کے دل و دماغ نے پھر ایک بار وہ عہد دہرایا تھا جو اس نے تین سال پہلے اپنے بھائی اور خود سے کیا تھا_

دوپہر ہو چکی تھی_ وہ دونوں ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے اور کسی گہری سوچ میں طحو تھے جب صارم نے اس سے کسی بات کی تصدیق چاہی

"عمار تمہیں لگتا ہے کہ یہ جلد ہی اپنا منہ کھولے گا اور سب سچائی بتائے گا_ مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ کام جلدی ہونے والا ہے"_

"یہ اپنے مالک کا بہت ہی وفادار اور رازدار آدمی ہے آسانی سے تو کبھی نہیں کھولے گا اپنا منہ لیکن ہمیں اس کا منہ کھلوانا ہے کسی بھی طرح" اس نے مضبوط لہجے میں کہا_ وہ دونوں وہاں سے ڈی ٹینشن سیل میں آ گئے تھے جہاں ایک کمرے میں دلاور کو ان سے ملاقات کے لیے لایا گیا تھا_ اسکے ہاتھ ہتھ کڑی میں قید تھے_ وہ کرسی پر بیٹھ گیا_ درمیان میں ایک میز تھی جسکی دوسری طرف وہ دونوں تھے_ کچھ سیکنڈز کی خاموشی کے بعد عمار اس سے سرد لہجے میں مخاطب ہوا

"تو مسٹر دلاور شاہ اب آپ کرائم برانچ کی کسٹڈی میں ہیں تو آپ کو یہاں کے اصول فولو کرنے ہوں گے_ ہمارے پاس اس بات کے ثبوت تو ہیں ہی کہ یہ قتل تم نے کیا ہے لیکن کس کے حکم پر کیا ہے یہ تم ہمیں بتاؤ گے_ آسانی سے سچ بتا دو تو اچھا ہے ورنہ کورٹ میں پیشی کے بعد تمہارا جسمانی ریمانڈ تو مل ہی جائے گا"_ وہ سپاٹ چہرہ لیے اس کی بات سن رہا تھا_ وہ جانتا تھا کہ مراد کچھ نہ کچھ کر کے اسے یہاں سے نکال لے گا اسی لیے اسے خاموش رہنا تھا_ عمار وہاں سے اٹھ گیا تھا اور صارم بھی اس کے پیچھے ہی اٹھا تھا_

شام ڈھل رہی تھی_ وہ کوئی بزنس سیمینار اٹینڈ کرنے شہر کے ایک بڑے اور نامور ہوٹل میں آئی ہوئی تھی_ یہ ایک اہم سیمینار تھا_ ملک کی تمام بڑی کمپنیز کے اونرز آفیشلز اسے اٹینڈ کر رہے تھے جن میں بخاری لیمیٹڈ کا ایک بڑا نام تھا_ تقریباً کوئی پندرہ منٹ ہوئے تھے سیمینار ختم ہوئے جب وہ وہاں موجود کچھ کمپنیز کے آفیشلز سے گفتگو کر رہی تھی کہ اس کا فون بجا_ عمار کی کال تھی_ وہ ایکسکیوز کرتے ہوئے وہاں اے کچھ فاصلے پر آگئی_

"خیریت اس وقت یاد کیا؟" اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے مسکراتے لہجے میں کہا_

"میں تمہیں بھولا کب تھا_ بس ایسے ہی کر لیا فون بات کرنے کا دل چاہا تو__" جواب بھی اسی لہجے میں آیا تھا_

"ہو کہاں ابھی؟"

"سیمینار اٹینڈ کرنے آئی تھی وہ، ختم ہو گیا ہے تو وہاں سے بس نکلنے ہی لگی تھی" اسکے پوچھنے پر ارمین نے بتایا_

"اچھا کہاں؟ وہیں رکنا میں آرہا ہوں ادھر" ارمین کچھ حیران ہوئی پھر اسے جگہ کا نام بتا کر فون بند کر دیا_ کچھ دیر میں عمار وہاں پہنچ چکا تھا_ وہ دونوں اسی ہوٹل کے گراؤنڈ فلاور پر بنے اس کافی بار میں آمنے سامنے بیٹھے تھے_ درمیان میں میز تھی_

"ویسے یوں اچانک یہاں؟" ارمین نے آنکھیں جھکاتے ہوئے پوچھا_ عمار کو سمجھ نہیں آیا کے کیا کہے اسے تو اس کے قریب رہنا اچھا رہنے لگا تھا_ اس لڑکی میں اتنی کشش تھی کہ وہ اسکی طرف خود بخود کھنچا چلا گیا_ وہ کچھ پیچھے ہوا اور اپنی وہی دلکش مسکراہٹ لیے کہنے لگا

"پتہ نہیں شاید تم سے بات کرنے کا دل چاہا تو اسی لیے آگیا"_ ارمین اسے دیکھتی رہ گئی تھی_ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا_

"آفیسر آج کل آپ مزاج کافی شاعرانہ نہیں ہو گیا" چند منٹ بعد اس نے ہنس کر کہا_ ویٹر بھانپ اڑاتی کافی کا مگ ٹیبل پر لا کر رکھ چکا تھا_ "پہلے سے ہی تھا لیکن کبھی ایکسپریس کرنے کا موقع نہیں ملا" اس نے کافی کا مگ لبوں سے

لگاتے ہوئے اطمینان سے کہنے پر ارمین نے اسے گھورا_ "ویسے تمہارا کزن نہیں آیا سیمینار میں؟" "آیا تھا_ سیمینار ختم ہوتے ہی چلے گیا"_ "یہ مشکل وقت میں خود کو مضبوط اور لوگوں کے سامنے خود کو سچا ظاہر کرنے کی اسٹریٹجی ہے"_ "کیا مطلب؟" وہ اسکی بات پر چونکی_ "دلاور شاہ کو آج صبح ہی گرفتار کرلیا گیا ہے_ وہ اس کا سب سے اہم آدمی ہے ظاہر ہے اسکی گرفتاری کوئی معمولی بات تو نہیں ہے_ لیکن وہ دوسروں کی نظروں میں گلٹی نہیں دکھنا چاہتا" اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا تو اس نے سر ہلایا_ "اچھا تو یہ ہے تمہارا پلان_ پہلے اسکے وفادار لوگوں کو ان سے الگ کرو پر اس پر آؤ"_

"بلکل__ لیکن اس کے پیچھے ایک بڑا مقصد ہے_ وہ ایک شاطر کھلاڑی ہے_ وہ ضرور اپنے ذرائع استعمال کر کے اسے وہاں سے نکلوانے کی کوشش کرے گا_ لیکن جو بھی ہو وہ بچ نہیں سکتا اپنے انجام سے"_ اس نے کافی کا مگ میز پر خالی کر کے رکھا تھا_ ارمین اپنی کافی کے آہستہ آہستہ گھونٹ لیتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی_ اجیسے اسکی سوچیں پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOU

رات کافی گہری ہو چکی تھی لیکن اس محل نما گھر میں لوگ ابھی تک جاگ رہے تھے_ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا وہ کچھ بے چین سا لگ رہا تھا_ سگریٹ کے کش لگاتا کسی گہری سوچ میں گم تھا جب کوئی اسکے برابر میں آ کر کھڑا ہوا تو وہ چونک کر اپنی سوچوں سے واپس آیا_

"موم آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟" "مجھے کیسے نیند آئے گی جب میری اولاد پریشان ہے تو" فوزیہ نے فکر بھرے لہجے میں کہا تو مراد مسکرایا_

"مجھے یقین ہے کہ تم ہمیں اس مشکل سے باہر نکال لو گے" اس کی آنکھوں میں اعتماد تھا_

"بلکل موم_ میں کسی کو ہمیں نقصان پہنچانے نہیں دوں گا لیکن میں اس ابھی کچھ اور سوچ رہا تھا" "کیا؟"

"یہ کے تین سال پہلے فہان اور روحان زید ہمارے سامنے تھے اور آج اسکا بھائی عمار_ لگتا ہے ہمارے ان سے جان نہیں چھوٹنے والی" وہ خود ہی ہنسا تھا_ "کیا اسے سچ معلوم ہے؟" ان کا اشارہ عمار کی طرف تھا_

"پتہ نہیں" اسے واقعی نہیں پتہ تھا_

"بہر حال اسکا بھی کچھ کرنا پڑے گا لیکن پہلے دلاور والے معاملے کو نمٹاؤ" اس نے سمجھاتے ہوئے کہا اور اسے آرام کرنے کا کہہ کر وہاں سے چلے گئے_

دلاور کو گرفتار ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا_ گرفتاری کے اگلے دن ہی اسکو عدالت میں پیش کر کے ایک ہفتے کا جسمانی ریمانڈ لے لیا گیا تھا_ لیکن تشدد کے باوجود اس نے اپنے منہ سے کچھ نہیں اگلا تھا_ مراد کی طرف سے اسے چھڑوانے کے لیے ابھی تک کوئی ظاہری پیش رفت نہیں ہوئی تھی_

"کیا ہوا ابھی تک اس کا منہ نہیں کھلا؟" وہ دونوں ڈیٹینشن سیل کی طرف جا رہے تھے جب عمار نے صارم سے پوچھا_

"نہیں ابھی تک نہیں اپنے باس کا کافی وفادار ہے" دارم نے استہزائیہ کہا_

"آئی نیواِٹ" اس نے دل میں کہا_ دلاور زمین پر آنکھیں بند کیے دیوار سے پشت ٹکائے بیٹھا تھا جب ان دونوں کے قدموں کی آواز پر اپنی آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑے ان دونوں کو دیکھا_

"لگتا ہے تمہارا کوئی ارادہ نہیں ہے تمہارا_ اپنے باس سے وفاداری جو نبھانی ہے_ دیکھتے ہیں وہ تمہیں یہاں سے نکال لیتا ہے یا نہیں" اسکے لہجے میں چیلنج تھا لیکن دلاور نے بھی اپنا منہ بند رکھنے کی قسم کھائی تھی_ اسے چپ دیکھ کر عمار کا خون کھولا تھا لیکن اس نے اپنے جذبات قابو میں رکھے_

وہ اپنا ذاتی انتقام اس کیس میں نہیں لینا چاہتا تھا_ "ایک بات یاد رکھو بس کہ تم صرف ایک کرائے کے قاتل ہو اور جب تک تمہیں حکم دینے والوں کا پتہ نہیں چلتا تمہیں یہیں رہنا ہے" اس نے چبا چبا کر کہا اور پھر صارم کے ساتھ وہاں سے چلا گیا_

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی_ آفس میں کام زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ تھک گئی تھی_ اسے ہمیشہ سے ایک بزنس ویمن بننا تھا_ وہ اس پیشے میں اپنی ماں کو دیکھ کر دلچسپی لیتی تھی_ اپنا اسی شوق کی وجہ سے وہ بہت کامیابی سے سارا بزنس چلا رہی تھی_ وہ آنکھیں موندھے بیڈ پر لیٹی تھی جب اسکے فون پر کال آنے لگی تو آنکھیں کھولیں_ عمار کا نام اسکرین پر دیکھ کر فوراً فون کان سے لگایا تھا_

"اسلام وعلیکم"_ "وعلیکم اسلام_ کیا کر رہی تھی؟" دوسری طرف عمار بھی ابھی ڈنر سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آیا تھا_

"کچھ نہیں آرام کر رہی تھی" اس نے آہستہ سے کہا_ یکدم ساری تھکن جیسے غائب ہو گئی تھی_ "تم کیا کر رہے ہو؟"

"تم سے بات کر رہا ہوں" اس نے ہنس کر کہا_ "وہ تو مجھے بھی پتہ ہے؟"

"تو پوچھا کیوں کہیں تم مجھے ہی تو نہیں سوچ رہی تھی؟" اس نے مزے سے کہا اور ارمین کا منہ کھلا تھا_

"زیادہ فری نہ ہو_ میرا مطلب تھا کیا کر رہے تھے_ خیر چھوڑو"_ دل کی آواز کو ان سنا کر کے اس نے خفگی سے کہا اور عمار نے ٹھنڈی آہ بھری تھی_

"چلو کوئی بات نہیں" اس نے کہا تو ارمین نے پوچھا "یہ بتاؤ کہ کیسی چل رہی ہے تمہاری انویٹیگیشن؟ کچھ بتایا دلاور نے؟"

"کہاں یار_ بہت ڈھیٹ بندہ ہے_ میں اس سے اپنے طریقے سے سب اگلوالوں لیکن میں یہ کیس حل کرنا چاہتا ہوں_ اصل میں حکم دینے والوں کو سزا دلوانا چاہتا ہوں قانون کے تحت" اسکی آواز میں ایک جزبہ تھا_

"مجھے یقین ہے تم پر_ تم ضرور کامیاب ہوگے اور ہماری فیملیز کو بھی انصاف دلواؤں گے" اسکا اپنے اوپر بھروسہ دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی_

"انشاءاللہ" کچھ دیر بعد الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا گیا تھا اور عمار نے اسی وقت دروازے پر دستک ہونے پر سر اٹھایا تو آسیہ کو کھڑے دیکھا_ "ماما وہاں کیوں کھری ہیں اندر آجائیں" اس نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا_

"کسی سے فون پر بات ہو رہی تھی؟" وہ اندر آکر بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی تھیں_ "جی ارمین سے"_ "اچھا" وہ اسکے چہرے کو پیار سے دیکھ رہی تھیں جب عمار نے الجھ کر کہا

"ایسے کیوں دیکھ رہ ہیں؟"

"تم ارمین کو پسند کرتے ہو نہ؟" انہوں نے آرام سے کہا تھا لیکن اس طرح اچانک پوچھے جانے پر وہ کچھ حیران ہوا تھا لیکن ساتھ ہی اپنی ماں پر پیار بھی آیا تھا_ وہ اسکی ہر بات بنا کہے ہی جان لیتی تھیں_ "جی کرتا ہوں پسند" اس نے بیڈ شیٹ پر نظریں جمائی ہوئی تھیں_ یہ سن کر آسیہ کے چہرے پر ایک طمنائیت بھری مسکراہٹ آئی تھی_

"تم نے اسے بتایا؟" "نہیں ابھی نہیں بتایا" نگاہیں ہنوز وہیں تھی_

"تو کب بتاؤ گے؟ میں اپنے بیٹے کی خوشیاں دیکھنا چاہتی ہوں_ ایک بیٹے کو تو کھو یا لیکن دوسرے کو اس کی زندگی میں ہمیشہ خوش اور مطمئن دیکھنا چاہتی ہوں" کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی تھیں_ عمار نے ان کے گرد اپنے بازو حائل کیے تھے_

"ماما میں بھی آپ کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں لیکن پتہ نہیں ابھی صحیح وقت ہے یا نہیں"

"کیا مطلب؟" وہ اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکیں_ "کچھ نہیں" _ "اچھا یہ بتائیں کہ آپ کو کسی کام سے آئیں تھیں؟" اس نے ان کا دیہان بتانا چاہا_

"کیا ضروری ہے میں تمہارے کمرے میں کسی کام سے ہی آؤں" انہوں نے خفگی سے کہا جس پر عمار ہنسا تھا_

"نہیں_ آپ جب چاہیں آسکتی ہیں" _ اسکو ہنستا دیکھ کر انہیں اطمینان محسوس ہوا تھا_

آج صبح صبح مراد اپنے آفس میں موجود تھا_ اظہر سومرو بھی اپنے کچھ لوگوں سمیت وہاں موجود تھے_ ماحول سرد تھا_ بہت اہم گفتگو ہو رہی تھی_ "ہمیں ڈر ہے کہ کہیں آپ کا بندہ سب سچ نہ اگل دے" سومرو صاحب نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا جس پر مراد نے انہیں سپاٹ انداز میں کہا_

"میرے لوگ میرے وفادار ہیں اور جو حکم میں انہیں دیتا ہوں اس پر ہر حال میں عمل کرتے ہیں_ اس لیے آپکو اس کے منہ کھلونے کی نہیں بلکہ اس معاملے میں اپنا اور ہمارا نام کلئیر کرنے کی فکر ہونی چاہیے_ میں نے آپ کا کام کر دیا تھا_ میں اس انویسٹیگیشن آفیسر کی بھی زمہ داری لے رہا ہوں لیکن کے اوپر جو بھی شکوک وشبہات ہوں گے اس سے آپکو خود ہی نمٹنا ہوگا اور کوشش کیجیئے کہ ہمارا بزنس ریلیشن خراب نہ ہو" _ اسکی بات سن کر انہیں اب اپنی فکر ہونے لگی تھی لیکن اب کے پاس اسکی بات ماننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا_ وہ ایسا ہی تھا اگر کسی کی ایک بات مانتا تھا تو اس سے اپنی چار باتیں منواتا بھی تھا_

بارہواں باب

رقیب
یہ کبھی سوچ بھی نہ سکتے تھے

کہ جو شخص کسی دور میں

ہمارے سب سے قریب تھا

آج وہ ہمارا رقیب ہے

جو ہمارا دوست تھا

جو ہمارا عزیز تھا

آج وہ اس کے بالکل الٹ ہے

شاید بے وفائی اس نے کی

یا ہم ہی بے خبر نکلے

خیر جو بھی تھا لیکن

اس بے وفائی کا زخم بہت گہرا ہے_

شام کے تقریباً پانچ بجے کا وقت تھا جب اس وسیع اور خوبصورت گھر کے پورچ میں اپنی گاڑی پارک کرتی ارمین اس میں سے باہر نکلی تھی_ اس کی بھوری آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی تھیں جیسے سارے راستے میں وہ روتی آئی ہو_ وہ

گھر کتھے اندر تیز قدموں سے بڑھی_ ردا کچن میں کھڑی ملازمہ کو کچھ ہدایات دے رہی تھیں جب کسی نے ان کی گردن کے گرد اپنے بازو حائل کیے تو وہ چونکیں لیکن انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ کون ہو سکتا تھا_

"ارمین__ بیٹا آج جلدی آ گئی؟" وہ آج اسکے جلدی گھر آ جانے پر کچھ حیران ہوئیں تھیں_ جبکہ وہ ابھی بھی ان سے لگی ہوئی تھی_

"آج مجھ سے رکا نہیں گیا آفس میں" اس نے کہا تو اسکے لہجے میں کچھ تھا جو انہوں نے محسوس کیا لیکن اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتیں وہ ان سے الگ ہوئی اور اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی_

دوسری طرف عمار جب ہیڈ کوارٹر سے نکل رہا تھا تو اس نے وہاں مراد عباس ہوتے دیکھا_ اسے کچھ غلاط ہونے کا احساس ہوا تھا_ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ضرور چیف سے ملاقات کرنے آیا ہے جو آج کل کراچی میں تھے_ انہیں سوچوں میں گھرا وہ گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا_ دن گزرتے جا رہے تھے اور اس کیس میں آگے کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی تھی_ اس صورت میں اس کا مراد کا یہاں آنا کسی عیر معمولی پیشرفت کا عندیہ دے گیا تھا_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ کمرے میں آ کر بیڈ پر بیگ پھینک کر وہیں سر ہاتھوں میں دیے بیٹھ گئی_ سر درد سے پھٹ رہا تھا_ پانچ منٹ بعد فریش ہونے گئی تھی اور جب فریش ہو کر آئی تو سر کا درد کچھ کم ہوا تھا لیکن دل کا درد بڑھتا جا رہا تھا_

"بھائی__ ایسا کیوں کیا مراد نے؟ وہ تو وہ تو ہمیں اپنی فیملی اور آپ کو اپنا بھائی کہتا تھا نہ_ سب سے اچھا دوست مانتا تھا"_ اس کو آج اپنا بھائی بہت شدت سے یاد آ رہا تھا اسی لیے وہ اس سے اپنے دل میں مخاطب تھی_ اس کے دماغ میں مراد کی باتیں گردش کر رہی تھیں_ یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو شخص آج اس سے ملا تھا وہ چار سال پہلے والا مراد بلکل نہیں تھا صرف اپنے مفاد کے لیے جینے والا شخص تھا_ اس کا دل چاہا کہ وہ کہیں سے اس کا بھائی واپس آ جائے اور سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے لیکن دنیا سے جانے والے بھی واپس آئیں ہیں کبھی؟ وہ ایک آگ میں جل رہی تھی_ وہی آگ جس میں عمار زید بھی جل رہا تھا_ انصاف حاصل کرنے کی آگ_

ڈھائی گھنٹہ پہلے:

وہ اپنے آفس میں موجود لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہی تھی پیچھے جب دیوار پر لگا انٹر بجا_ اسنے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھایا_

"میم مراد صاحب آپ سے ملنے کا کہہ رہے ہیں" ریسیپشنسٹ نے اطلاع دی تو اس کا دل اندیشوں کا شکار ہوا_

"بھیج دو انہیں" اتنا کہہ ہر ریسیور رکھا اور اس کی اچانک آمد کا مقصد سوچنے لگی_ کچھ ہی سیکنڈز میں وہ اسکے سامنے بیٹھا تھا_

"تم یہاں اچانک کوئی ضروری کام تھا کیا؟" ارمین نے چہرے کو سنجیدہ رکھتے ہوئے کہا_

"ہاں بہت خاص کام ہے" وہ استہزائیہ مسکرایا_ ارمین نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تو وہ شروع ہوا_ "ویسے کافی ملاقاتیں نہیں ہو رہیں تمہاری عمار زید کےساتھ اور ان میں میرا ذکر بھی ہوتا ہے" اس کے لہجے میں طنز تھا جو ارمین کو چبھا تھا_ اس کی آنکھوں میں حیرانی عود آئی_ اسکے آنے کا مطلب اسے اب سمجھ آرہا تھا_ تو مراد عباس کو سب پتہ چل گیا تھا لیکن وہ کمزور نہیں تھی_

"تو پھر یہ بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ کیوں ہوتا ہے ذکر؟" اس نے لہجے کو مضبوط رکھتے ہوئے کہا تو مراد نے سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ میں ساری بات سے واقف ہوں_

"مسٹر مراد عباس اب آپ اپنے اصل مقصد کی طرف آئیں گے جس وجہ سے آپ یہاں آئیں ہیں" اس کے طنز سے کہنے پر اس کے چہرے پر سختی آئی "اصل بات یہ ہے کہ اگر تم اسکی سلامتی چاہتی ہو تو اس سے دور رہو اور چونکہ ممانی کا مجھے کچھ خیال ہے اس لیے تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ تم خاموشی سے ایک کنارے ہو جاؤ" اس نے آرام سے جیسے اپنا حکم سنایا تھا لیکن ارمین کو اسکی بات طیش دلا گئی تھی_ آفس میں ہونے کا خیال کر کے جذبات کو قابو میں رکھا_

"تم نے کہا اور میں نے مان لیا_ تم شاید بھول گۓ ہو کہ تم نے میرے بھائی کا بھی قتل کیا ہے اور مزید یہ کہ قتل کے بعد اس کا الزام روحان پر ڈال کر اسے قاتل بنا دیا_ میں ان سب باتوں کو ایسے ہی لیٹ گو نہیں کر سکتا اس لیے مجھ سے

اپنی باتیں منوانے کی ہر گز امید نہ رکھنا" وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ گئ تھی لیکن مراد پر اثر ہوا نہ ہونے والا تھا_ "اتنا زیادہ ریلیکس ہونا اچھی بات نہیں ہے_ وہ دونوں بھی اسی طرح ریلیکس تھے اور دیکھو کیا ہوا ان کے ساتھ_ تمہیں تو میں نے وارننگ دی ہے انہیں تو وہ بھی نہیں دی تھی" ارمین نے فوراً اسکی بات کاٹی

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟" "یہی سمجھ لو لیکن یہ یاد رکھو کہ میں اپنے راستے میں آنے والے کسی شخص کو بھی اپنے لیے رکاوٹ نہیں بننے دیتا_ پہلے کی مثال موجود ہے_ اس انویسٹیگیشن آفیسر سے بھی جلد ہی نمٹ لوں گا بس تم ان سب معاملات میں نہ پڑو ورنہ آگے جو ہو گا اسکی زمہ دار صرف تم ہو گی"_ وہ درشتی سے کہتا وہاں سے اٹھا اور باہر نکل گیا جبکہ ارمین شل اعساب لیے وہیں بیٹھی تھی_ آج مراد کا یہ روپ دیکھ کر اسے مزید شاک لگا تھا_ اس سے وہاں رکنا محال ہو گیا تھا سو پانچ منٹ میں اپنا سامان اڑمٹھا کر وہاں سے گھر کے لیے نکل گئ_

"ارمین بی بی" دروازے پر ہونے والی دستک اسے حال میں واپس کھینچ لائی تھی_ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ملازمہ کھڑی تھی_ وہ اسے ردا کے کہنے پر چائے کے لیے بلانے آئی تھی اور ارمین نے دو منٹ میں آنے کا کہا تو وہ وہاں سے چلے گئ_

Safar e ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

سورج غروب ہوئے دیر ہو چکی تھی_ سیاہ آسمان پر تارے جگمگا رہے تھے فائق کے ساتھ اسکے فلیٹ میں موجود تھا_ وہ ایک کمرے میں کام میں مصروف تھے جہاں ایک میز پر لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا اور کچھ فائلیں بکھری ہوئی تھیں_ ایک دیوار پر تصاویر اور پوسٹ اِٹ نوٹس بڑی تعداد میں چسپاں تھے_ عمار کرسی پر ہاتھ میں ایک پین لیے بیٹھا کسی فائل کو غور سے دیکھ رہا تھا_ کچھ دیر میں فائق اس کمرے میں ہوا اس کے ہاتھ میں دو کافی کے مگ تھے_ ایک مگ عمار کی طرف بڑھایا تو اس نے فائل میز پر رکھ دی_ "شکریہ اسکے لیے" اس نے کہا اور آہستہ آہستہ کافی کے گھونٹ لینے لگا جبکہ دوسری طرف فائق کرسی کھسکا کر بیٹھ چکا تھا_

"شکریہ کو چھوڑو یہ بتاؤ کہ کوئی پروگریس ہوئی؟" اس نے فکر مندی سے کہا_ جس پر عمار نے مایوسی سے سر نفی میں ہلایا_

"ابھی تک کوئی پروگریس نہیں ہوئی لیکن مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ

Muraad is upto something

وہ آج ہیڈ کوارٹر بھی آیا تھا اور ظاہر ہے چیف سے ہی ملنے آیا ہو گا اسی کیس کے سلسلے میں"_ ظاہر ہے وہ اپنا اثر و اسوخ تو استعمال کرے گا" فائق نے کہا_

"خیر وہ کرلے جو کرنا ہے فائنل شوڈاؤن تو میں ہی کروں گا" عمار نے سنجیدگی سے کہا_ وہ دونوں پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے_

وہ اپنے کمرے میں سوچوں میں گھری بیٹھی تھی_ جب سے اب تک وہ مراد کی دی ہوئی دھمکیوں کی وجہ سے اندیشوں کا شکار تھی_ ڈنر بھی اس سے ٹھیک سے نہیں کیا گیا_ ردا اسکی پریشانی نوٹ کر رہی تھیں لیکن ابھی تک انہیں اس سے پوچھنے کا موقع نہیں مل سکا تھا_ وہ عمار کے لیے فکر مند تھی کہ کہیں مراد اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دے_ عمار اس کے لیے بہت اہم تھا وہ مراد کی دھمکیوں سے ڈر کر بیٹھنا نہیں چاہتی تھی_ اس دفع وہ کسی اپنے کو نہیں کھو سکتی تھی اسی لیے اس نے عمار کو اس سب سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کر کے اپنا فون اٹھایا اور اسے میسیج کیا_

عمار جو ابھی ابھی فائق کے گھر سے نکلا تھا گاری میں بیٹھتے ہوئے فون پر اس کا میسیج دیکھا تو چہرے پر خود بخود مسکراہٹ آئی_

"کہاں ہو؟ مجھے تمہیں ایک ضروری بات بتانی ہے" یہ پڑھ کر اسے کچھ تشویش ہوئی_ "خیری؟" اس نے خود کلامی کرتے ہوئے اسے کال کی جو پہلی ہی بیل پر اٹھا کی گئی_

"کیا بات ہے ارمین؟ کوئی پریشانی کی بات ہے کیا؟"

"ہاں اور وہ بات فون پر نہیں ہو سکتی اس لیے پوچھ رہی ہوں کہاں ہو میں وہیں آ رہی ہوں" اس کے لہجے میں حد درجہ سنجیدگی تھی جس پر عمار نے اس کے خیال کر کے کہا "تم اکیلے مت آؤ میں قریب ہی ہوں دس منٹ میں تمہیں پک کر لیتا ہوں پھر کہیں بیٹھ کر سکون سے بات کرتے ہیں"

"اوکے" اس نے کہہ کر فون رکھا اور اٹھ کر اپنا حلیا درست کرنے لگی_ دس منٹ میں عمار اس کے گھر کے باہر تھا_ ارمین کے لہجے نے اسے تشویش میں دال دیا تھا_ نیچے آنے سے پہلے وہ ردا کے کمرے میں آئی تھی_ وہ نماز پڑھ کر دعا مانگ رہی تھیں_ اسکے دروازے پر دستک دے کر اندر آنے پر انہوں نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اسے دیکھا جو کہیں جانے کے لیے تیار دکھ رہی تھی_

"ماما میں عمار کے ساتھ ایک ضروری کام سے جا رہی ہوں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گی" "ٹھیک ہے خیال رکھنا اور جلدی آنا" ردا کی تاکید سن کر وہ جلدی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی_

وہ دونوں اب اس علاقے سے کچھ دور ایک کیفے میں بیٹھے تھے_ ارمین آج مراد سے ہونے والی بات کے متعلق اسے بتا رہی تھی اور عمار کہ چہرے پر سنجیدہ تاثرات آئے تھے_

"He is after you Ammar

اسے معلوم ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں_ مجھے لگتا ہے کہ اس نے ضرور کچھ بڑا پلان تیار کر رکھا ہے" وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی_

"کچھ بڑا تو وہ کرنے والا ہے_ اصل مسئلہ اس کے لیے اظہر سومرو کو بچانا نہیں ہے بلکہ خود کو ایکسپوز ہونے سے بچانا ہے_ اسی لیے وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تو نہیں بیٹھ سکتا لیکن تم فکر نہیں کرو میں ہینڈل کر لوں گا" عمار نے میز پر رکھے اسکے ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا تھا_

"مجھ پر بھروسہ رکھو" اس نے مضبوط لہجے میں نرمی سے کہا تھا لیکن ارمین کو پھر بھی ڈر تھا کہ کہیں وہ بھی اس سے جدا نہ ہو جائے_

"مجھے تم پر بھروسہ ہے عمار لیکن پھر بھی مجھے ڈر لگتا ہے کسی اپنے کو کھونے سے" اس کی بات پر عمار کے دل کو کچھ ہوا تھا_اس کا دل چاہا کہ اس سے اپنے دل کی بات کہہ ڈالے لیکن وہ زیادہ متاثر اس بات سے ہوا تھا کہ سامنے بیٹھی اس لڑکی کو خود سے زیادہ اسکی فکر تھی ورنہ مراد تو اسے کھلی دھمکی دے کر گیا تھا_کیا وہ اس کے لیے بھی اتنا ہی اہم تھا جتنی اہم وہ تھی اس کے لیے؟ اسکے چہرے کے تاثرات کچھ بدلے

"وہ صرف میرے ہی پیچھے تو نہیں ہے ارمین_تم بھی غیر محفوظ ہو_میرے خیال سے تمہیں ان معاملات سے دوری اختیار کر لینی چاہیے_تم اپنے کزن کو جانتی ہو وہ کسی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے_میں نہیں چاہتا کہ اس لڑائی میں تمہیں کوئی نقصان پہنچے" ارمین اسکی آنکھوں میں اپنے لیے فکر صاف دیکھ سکتی تھی_

"عمار یہ صرف تمہاری لڑائی نہیں ہے مجھے بھی اپنے بھائی کا انصاف لینا ہے اس لیے پلیز یہ سب مت کہو" اس نے خفگی سے کہا تو عمار نے آسودگی سے اسے دیکھا_کچھ دیر بعد وہ دونوں وہاں سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اس بات سے بے خبر کے کوئی ان پر نظر رکھے ہوئے ہے_عمار کے دماغ میں اب مراد کی ارمین کو دی ہوئی دھمکی گردش کر رہی تھی_اسے معلوم تھا مراد یہ کارڈ ضرور کھیلنے گا_وہ اپنے حوالے سے خوفزدہ نہیں تھا لیکن ارمین کی فکر اسے ہمیشہ تھی_اس نے گاڑی اسٹارٹ کی ہی تھی کہ جب اسے محسوس ہوا کہ ایک سیاہ رنگ کی کار انہیں فالو کر رہی ہے اور یہ اس کا وہم نہیں تھا ایک دو دن پہلے بھی یہی کار اسے فالو کر رہی تھی اسی وجہ سے اس نے گاڑی کی رفتار بڑھائی_"کیا ہوا؟" اس نے عمار کے چہرے پر کچھ تشویش کے تاثرات دیکھے تو تو پوچھا_وہ گاہے بہ گاہے بیک ویو مرر پر نظر ڈال رہا تھا_

"کوئی ہمیں فالو کر رہا ہے" اس نے گاڑی کو سڑک پر سیدھا لیجانے کے بجائے دائیں جانب موڑتے ہوئے کہا_اسکے دماغ میں خطرے کا الارم بج رہا تھا_"کیا؟" ارمین نے بیک ویو مرر سے دیکھا تو وہ گاڑی تیز رفتار سے ان کے پیچھے

آ رہی تھی_ وہ کچھ خوفزدہ ہوئی اور عمار کا چہرہ سپاٹ تھا_ وہ اب وہاں سے دور ایک سنسان سڑک پر تھے ارمین مسلسل دل میں آئیۃ الکرسی پڑھ رہی تھی_ اسکے ہاتھ پر عمار نے اپنا ہاتھ رکھا تو اس نے اسکی طرف دیکھا_ وہ سامنے دیکھتا ہوا گاڑی دوڑا رہا تھا لیکن دیہان ارمین کی طرف تھا_ ارمین کے اندر ایک تحفظ کا احساس جاگا تھا_ وہ اسی کی طرف دیکھ رہی تھی کہ اچانک گولی چلنے کی آواز آئی_ وہ گولی بیک ویو مرر پر لگی تھی اور اگلے ہی لمحے انہیں بغیر کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ایک گولی آئی اور عمار نے اچانک بریک لگایا تھا_

"عمار" ارمین اسے تشویش زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی_ اسکے بازو سے خون نکل رہا تھا_ وہ گاڑی انہیں ٹیک اوور کر کے آگے نکل چکی تھی_ گولی اسے چھو کر گزری تھی لیکن خون تیزی سے بہتا دیکھ کر ارمین پہلے تو حواس باختہ ہوئی پھر اگلے ہی لمحے اپنے حواسوں میں واپس لوٹی تھی_

"عمار تمہارا خون تو تیزی سے بہہ رہا ہے تم میری جگہ پر آ کر بیٹھو میں ڈرائیو کرتی ہوں ہم فوراً ہاسپٹل جائیں گے" عمار لب بھینچے اسکے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا جہاں پریشانی کے تاثرات تھے_

"ارمین پینک مت ہو یار کچھ نہیں ہوا گولی چھو کر گزری ہے صرف" جواب میں ارمین نے اسے خفگی بھری نگاہوں سے گھورا تھا_

"میں کچھ نہیں سن رہی تم اترو وہاں سے اور ادھر آ کر بیٹھو" وہ کہتے ہوئے اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر آئی پھر اسکی طرف آ کر دروازہ کھولا_ عمار سیٹ بیلٹ کھول کر باہر نکلا اور ایک ہاتھ زخم والی جگہ پر رکھے برابر میں جا کر بیٹھ گیا_ ارمین نے وہاں کا دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہو گئ_ وہ سختی سے لب بھینچے ڈرائیو کر رہی تھی اور عمار کی نظریں اس کے چہرے کی سوچیں پڑھنے کی کوشش کر رہی تھیں_ وہ عجیب احساسات کا شکار تھا_ اس کی سوچ اس بات سے آگے جا ہی نہیں رہی تھی کہ وہ اسکے ساتھ تھی اگر اسے کچھ ہو جاتا تو_ وہ قریبی ہاسپٹل پہنچ چکے تھے جہاں عمار اپنے زخم پر ڈریسنگ کروا رہا تھا_ گولی چھو کر گزرنے کی وجہ سے زخم زیادہ گہرا نہیں تھا_ وہاں سے فارغ ہو کر وہ پارکنگ میں کھڑے کسی سے فون پر ضروری بات کر رہا تھا_ ارمین گاری میں اس کا انتظار کر رہی تھی_ کافی رات

ہو جانے کی وجہ سے پارکنگ میں اس وقت کوئی نہیں تھا_ عمار فون بند کر کے پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا_

"تم ٹھیک ہو؟" وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے ہی لگی تھی کہ اس کی نرم آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ فکرمندی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا_

"میں بہت ڈر گئی تھی عمار_ مجھے لگا کہ میں تمہیں کھو دوں گی" وہ اس کی طرف رخ کی ہوئی تھی_ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جن سے عمار کو تکلیف ہو رہی تھی_ اسلو آنسو بہاتا دیکھ کر اچانک اسکے دل میں جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا تھا_ وہ آج اس سے اپنے دل کی بات کہہ دینا چاہتا تھا_ وہ فوراً آگے ہوا اور اپنی انگلیوں سے اسکے آنسو ساف کرتے ہوئے بولا

"سچ کہوں تو میں بھی تمہارے لیے جو فزدہ ہو گیا تھا ارمین_ میرے پروفیشن میں یہ سب عام ہے لیکن آج میرے ساتھ تم تھی اور تمہیں کوئی تکلیف پہنچے یہ سوچ کر بھی اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوتی ہے"_ اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ تھامے_ ارمین اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھیں_ آج پھر ان میں وہی جذبات اور احساسات نظر آرہے تھے_

"میں پہلے یہ کہہ نہیں سکا لیکن آج کہہ رہا ہوں__ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور اپنی زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں_ پتہ نہیں کب سے لیکن تم میری زندگی میں ایک خاص اہمیت اختیار کر گئی ہو" وہ کہہ رہا تھا اور ارمین سحر زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی_

"ہم دوست تھے لیکن یہ دوستی میرے لیے محبت میں کب تبدیل ہوئی میں نہیں جانتا" وہ چپ ہوا پھر اسے دیکھ کر کہا

"تم کچھ کہو گی نہیں؟" "سمجھ نہیں آرہا کیا کہوں" وہ ابھی تک اسی سحر میں تھی_

"کچھ بھی کہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ تمہارے جذبات اور احساسات بھی وہیں ہیں جو میرے ہیں" اس کے لہجے میں یقین تھا_ ارمین نے شانے اچکائے_

“I don't know

لیکن تم میرے لیے میری اپنی زندگی سے بھی زیادہ اہم ہو_میں تم سے دور ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی“_ عمار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا_ ارمین کا ہاتھ ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا جب وہ اسے وقت کا احساس دلانے کے لیے بولی

"اب میرے ہاتھ چھوڑو گھر پہنچنا ہے بہت دیر ہو چکی ہے“ عمار نے سر ہلاتے ہوئے اپنے ہاتھ پیچھے کیے تو وہ گاڑی اسٹارٹ کر کے زن سے بھگا لے گئی_ اسے جلدی گھر پہنچا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ رداب پریشان ہو رہی ہوں گی اور اسے سب کچھ ایکسپلین بھی کرنا تھا_

مراد سٹڈی میں بیٹھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا_ سامنے میز پر کوئی کتاب رکھی تھی جسے اس نے کال آنے پر بند کر دیا تھا_

"ہاں__ ہو گیا کام_ دیہان سے کیا ہے نہ؟ چلو ٹھیک ہے پتہ چل گیا ہو گا انہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں“

"کان سا کام؟ کس کے بارے میں کہہ رہے ہو؟“ اس نے کال کاٹ سی پھر آواز پر سر اٹھا کر دیکھا تو دروازے پر فوزیہ کھڑی تھی اور شاید اسے فون پر کہتے ہوئے سن چکی تھی اسی لیے تکسس سے پوچھنے لگی_ مراد نے سر جھٹکا

"وہی آفیسر عمار زید“ فوزیہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا_ "بس میں اسے اور آپ کی بھتیجی کو دکھانا چاہتا تھا کہ میں ہوا میں تیر نہیں چلاتا_ کہا تھا میں نے ارمین سے کے اس سے دور رہو لیکن اسے تو اپنی اور ممانی کی فکر ہی نہیں ہے_ اس آفیسر کو تو میں نے ویسے ہی نہیں چھوڑنا تھا لیکن وہ بھی اس لڑائی میں گھس رہی تھی تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا نہ مجھے اس کا_ لیکن پھر بھی میں نے آج صرف ایک چھوٹا سا ٹریلر دکھایا ہے جو آئندہ کے لیے محتاط رہنے کی وارننگ ہے“

"ویسے کیا ضروری ہے کہ تم سومرو صاحب کو کور کرو مطلب کہ اس سے ہماری ریپوٹیشن پر بھی فرق پڑ سکتا ہے“ انہیں اپنی ریپوٹیشن کی کافی فکر تھی_

"اگر میں یہ سب نہ کروں تو پھر ہم پر بھی زوال آئے گا اور پھر ریپوٹیشن واقعی میں خراب ہو گی اسی لیے جو میں کر رہا ہوں بلکل ٹھیک کر رہا ہوں“ اس نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا_ فوزیہ اسے بس دیکھ کر رہ گئی_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

تیرہواں باب

(حصہ اول)

ابھی کھیل باقی ہے

تم نے اس رسم کی ابتداء کی ہے

اپنی پرواہ کی ہے

لیکن اپنوں کو دغا دی ہے

سامنے اچھا بن کے پیچھے کھیل کھیلا ہے

تم نے سوچا کہ اب کھیل ختم ہوا

میری فتح ہوئی ہے لیکن

حقیقت یہ ہے کہ نہ ہم ابھی ہارے ہیں

نہ تم ابھی فاتح ہو

کیونکہ کھیل ابھی باقی ہے_

وہ پوش علاقہ اس وقت سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا_ عمار جب گھر پہنچا تو آسیہ کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکا_ "ماما آپ ابھی تک سوئی نہیں؟" آواز پر انھوں نے چونک کر دیکھا تو اسے دیکھ کر کھڑی ہوئیں

"تمہارا انتظار کر رہی تھی_ آج بہت دیر ہوگئی اور یہ بازو میں کیا ہوا ہے؟" اچانک اس کے بازو پر بندھی پر پٹی پر گئی تو فکر مندی سے کہا_

"کچھ نہیں ماما پریشان مت ہوئیں" وہ انہیں بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ مطمئن نہیں ہوئی تھیں_

"ہوا کیا ہے بیٹا کچھ تو بتاؤ"

"کچھ نہیں صرف ایک گولی چھو کر گزری تھی" ان کے اصرار پر اسے بتانا ہی پڑا پھر فوراً ان کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی

"یہ سب تو جاب کا حصہ ہے لیکن آپ پلیز پریشان مت ہوئیں"_ مجھے ہر وقت تمہاری فکر رہتی ہے بیٹا" ان کے لہجے میں درد تھا_

"میں بلکل ٹھیک ہوں آپکے سامنے ہوں_ آپ جا کر سو جائیں کافی سے یہاں بیٹھی ہوئی ہونگی" عمار کے کہنے پر وہ سر ہلا کر وہاں سے جانے لگی تھیں جب اس نے انہیں پیچھے سے آواز دی_

"ماما، بابا کدھر ہیں؟" "سٹڈی میں ہیں" وہ اب سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اور اپنے کمرے کی جانب جا رہی تھیں جبکہ عمار چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے سٹڈی کی جانب گیا تھا_

ارمین جب گھر میں داخل ہوئی تو ردا کو بے چینی سے لاؤنج میں چکر کاٹتے پایا_ وہ پہلے اس کے جلدی میں جانے پر کچھ فکر مند ہوئیں تھیں اور پھر دیر ہو جائے پر ان کا دل گھبرا رہا تھا_

"کہاں تھی تم؟ ایک تو صبح سے کچھ بتا کر نہیں گئی اور پھر فون بھی نہیں اٹھا رہی تھی پتہ ہے میرا دل کتنا گھبرا رہا تھا" اسے وہاں دیکھتی ہی وہ شروع ہوگئی تھیں_

"ماما میں نے آپ کو تھوڑی دیر پہلے ہی فون پر کہا تھا کہ گھر آکر آپکو سب بتاؤں گی" اس نے ان کے پیچھے آکر اپنے شانے ان کے گرد لپیٹے_

"ہاں کہا تھا لیکن تم جانتی ہو کہ میں پریشان ہوتی ہوں جب تم اس طرح کرتی ہو" انہوں نے اسے اپنے سامنے کیا_

"آئم سوری ماما میں آپ کو پریشان کرنے کے لیے لیکن ایک ضروری کام تھا" وہ اب وہاں رکھے پر بیٹھ گئی تھی اور ساتھ ہی ردا بھی_

"تم نے کہا تھا کہ آکر بتاؤں گی سب_ کیا کوئی مسئلے والی بات ہے؟" ان کے چہرے پر متفکر تاثرات دیکھ کر اس نے کچھ دیر کے لیے چپ ہوئی تو ان کو مزید پریشانی نے آگھیرا_

"بتاؤ کیا بات ہے؟ کچھ دنوں سے تم مجھے کافی ڈپریسڈ لگ رہی ہو_ آج بھی جب تم آفس سے آئی تو مجھے ٹھیک نہیں لگی تھی_ کیا پریشانی ہے مجھ سے شیئر کرو" ان کے اس طرح کہنے پر اس نے بہت ہمت جمع کرتے ہوئے کہنا شروع کیا_

"بھائی اور روحان بھائی کا قتل مراد نے کروایا ہے" اس نے یہ بات ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہی تھی اور یہ صرف وہی جانتی تھی کہ یہ الفاظ کیسے تکلیف دہ تھے_ جبکہ ردا کچھ دیر کے لیے شاک میں چلے گئی تھیں_

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ شاک کے زیر اثر کہہ رہی تھیں_ ارمین ان کے جذبات سمجھ سکتی تھیں_ "یقین نہیں آیا نہ آپ کو مجھے بھی نہیں آتا اگر میں اسکے غلط کاموں کی رپورٹ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی اور اس کے جرم کا اعتراف اپنے کانوں سے نہ سنتی"_ ردا اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھیں_ وہ انہیں سٹڈی میں ملنے والی پین ڈرائیو اور اسکے بعد کی ساری کہانی سنا چکی تھی_

"عمار کو پہلے معلوم ہو گیا تھا لیکن ٹھوس ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا_ عمار ابھی جس کیس میں کام کر رہا ہے اس سے ردا کا بھی تعلق ہے_ مراد اس پر اسی وجہ سے نظر رکھا ہوا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے میں عمار سے رابطے میں ہوں اسی لیے وہ آج مجھے آفس آیا تھا"

"کس لیے؟" ردا نے فوراً پوچھا_ "مجھے اس سے اور اس لڑائی سے دور رہنے کی وارننگ دینے_ اسی لیے میں عمار سے ملنے گئی تھی کیونکہ مراد نے اسے اپنے نشانے پر رکھا ہوا ہے"_ یہ سب سن کر ردا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے_

"وہ ہمیشہ ہمارے سامنے تھے پھر ہمیں ان کا اصل چہرہ کیوں نظر نہیں آیا؟ کتنی مہارت سے اس بے گناہ انسان کو ساری دنیا کی نظر میں مجرم بنا دیا_ چلو وہ تو کوئی اور تھا لیکن فہام کو تو اپنا بھائی کہتا تھا نہ وہ" ارمین ان کی آواز میں درد محسوس کر سکتی تھی_ اس دنیا کی حقیقت یہی ہے کہ یہاں ہر کوئی اپنی بقاء چاہتا ہے اور اسی بقاء کی خاطر اپنوں کو بھی دھوکہ دینے سے گریز نہیں کرتے_ لیکن اللہ سب دیکھ رہا ہے_ وہ مظلوموں کے ساتھ ہے_ اس نے ان کے گلے لگ کر مضبوط لہجے میں کہا" آپ فکر مت کریں ماما اللہ عدل کرنے والا ہے"_

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب وہ اپنے کمرے میں آفس کے لیے تیار ڈریسنگ روم میں آئینے کے سامنے کھڑا بالوں کو سیٹ کر رہا تھا_ اچانک اس اسے کل رات ارمین سے اپنا اظہارِ محبت یاد آیا تو اس کے لبوں ایک خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا تھا_ اسکے اظہار کے جواب میں ارمین نے کوئی واضح جواب نہیں دیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اسکے لیے وہ بھی وہی جذبات رکھتی ہے_ بالوں کو سیٹ کر کے اس نے بیڈ کی سائڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اور نیچے آگیا جہاں آسیہ اور زید صاحب ناشتے کی میز پر اس کا انتظار کر رہے تھے_

"اسلام و علیکم" انہیں سلام کرتے ہوئے وہ بھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا_

"وعلیکم السلام! ہاتھ کیسا ہے اب تمہارا؟" سلام کا جواب دینے کے بعد آسیہ نے پوچھا_

"بہتر ہے اب جلدی ٹھیک ہو جائے گا" وہ اب اپنی پلیٹ میں آملیٹ نکال رہا تھا_ زید صاحب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے جب فون بجنے کی آواز پر انہوں نے سر اٹھایا_ عمار کا فوج بجا تھا_

"ہیڈ کوارٹر سے کال ہے" اس نے وہیں بیٹھے ہوئے کان سے لگایا_

"اسلام وعلیکم سر_کیا؟لیکن کیوں؟ آپ بھی یہ جانتے ہیں کہ میں اس کیس پر کافی کام کر چکا ہوں پھر اب انویسٹیگیشن انچارج کسی اور کو مقرر کرنے کا مقصد؟" وہ دھیمی آواز میں اپنے چیف سے مودبانہ انداز میں گفتگو کر رہا تھا لیکن چہرے پر غصہ صاف ظاہر تھا_

"ٹھیک ہے پھر" الوداعی کہنے کے بعد اس نے فون رکھا تو اپنے والدین کو سوالیہ نظروں سے اپنی طرف دیکھتا پایا_

"سعید لغاری قتل کیس کے انویسٹیگیشن آفیسر انچارج کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے مجھے" کہہ کر وہ ناشتہ ادھورا چھوڑ کر وہاں سے اٹھا اور سٹڈی میں آ گیا_

"ناشتہ تو پورا کرو" ردا نے اسے آواز دی لیکن اس کا موڈ اس وقت خراب ہو رہا تھا_وہ کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا_ چہرے پر ہاتھ پھیرا اور گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا_وہ دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے کھڑا اپنی پر سوچ نگاہیں کھڑکی سے نظر آتے لان میں جمائے ہوئے تھا جب اپنے پیچھے کسی کی موجودگی احساس ہوا لیکن وہ اسی طرح کھڑا رہا_

"اس کام میں بھی مرقد عباس کا ہی ہاتھ ہے؟" زید صاحب نے جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے اسکی پشت دیکھ کر سوال کیا_

"اور کس کا ہاتھ ہو سکتا ہے" اس کا لہجہ پر یقین تھا_"تو اب کیا کرو گے تم؟ یہ کیس بہت اہم تھا تمہارے لیے_تم مراد عباس کی اصلیت سامنے لا کر اسے سزا دلوا سکتے تھے" وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے اس سے دریافت کر رہے تھے جیسے اسکا اگلا لائحہ عمل جاننا چاہ رہے ہوں_

"یہ کیس اہم تھا میرے لیے لیکن مجھے معلوم تھا کہ مراد ضرور کوئی کھیل کھیلے گا_لیکن__" اب وہ ان کی طرف مڑا اور دیوار سے ٹیک لگا کھڑا ہو گیا_نظریں فرش پر جمی تھیں

"یہ کھیل ختم نہیں ہوا_ اس نے مجھے اس کیس سے علیحدہ کروایا اور اب وہ سوچ رہا ہو گا کہ وہ جیت چکا ہے لیکن یہ کھیل ابھی جاری ہے_ اسے میں اختتام تک پہنچاؤں گا"_ وہ اسے دیکھ رہے تھے_ اس کے اگلے اقدام. کے بارے میں سوچ رہے تھے_ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کرنے والا ہے لیکن وہ یہ اچھے سے جانتے تھے کہ وہ جو کہہ رہا ہے وہ ضرور کرے گا_ وہ اس کی آنکھوں سے ظاہر ہوتے عزم کو دیکھ سکتے تھے_ وہ سٹڈی سے نکل کر پورچ کی جانب بڑھ گیا لیکن ذید صاحب کے ذہن میں کل رات اس کے اور اپنے درمیان ہونے والی گفتگو گردش کر رہی تھی_ کل رات عمار نے جو سچائی ان پر عیاں کی تھی اس پر وہ اپنے بیٹے پر فخر محسوس کر رہا تھا لیکن ان کے دل کا ایک گوشہ ملال میں ڈوبا ہوا تھا کہ انہوں نے بھی روحان کو، اپنے بیٹے کو سب کی طرح مجرم سمجھا_ اسے روا اپنی بے گناہی بابت کرنے کا بھی موقع نہیں دیا گیا تھا_ ان کا دل کہتا تھا کہ وہ کوئی غلط کام نہیں کر سکتا تھا لیکن انہوں نے اپنے دل کی نہیں دوسروں کی آواز سنی جس پر بے حد پشیمان تھے_

کل رات عمار ان سے ضروری بات کرنے کی عرض سے سٹڈی میں آیا تو وہ کوئی کتاب پڑھ رہے تھے_ دستک پر سر اٹھایا تو عمار کو کھڑا دیکھا_ وہ چینج کیے بنا ہی آ گیا تھا تو انہیں لگا کہ کوئی ضروری کام ہو گا_ انہوں نے کتاب بند کر دی_ وہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھا تو ان کی نظر اسکے بازو پر بندھی پٹی پر پڑی جو شرٹ کی آستین کے کہنی سے تھوڑا اوپر کر کے فولڈ ہونے کی وجہ سے واضح ہو رہی تھی_

"یہ کیسے ہوا؟" ان کے فکر مندی سے پوچھنے پر عمار نے گہری سانس لی_ وہ بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا_

"ہے کوئی دشمن جسکی پہلے روحان اور اب مجھ سے دشمنی ہے"_ "کون؟" انہوں نے تجسس سے پوچھا_ روحان کے نام پر وہ چونکے تھے_ راد عباس__ اسی نے روحان اور فہام کو قتل کروایا کر روحان ہو اس قتل میں فریم کیا تھا اور اب وہ میرے پیچھے ہے کیونکہ میں جس کیس پر کام کر رہا ہوں اس میں وہ انڈائریکٹلی ملوث ہے" اس نے ان انکشافات پر انکے چہرے پر حیران کن تاثرات کو دیکھتے ہوئے سارے حقائق ان کے سامنے رکھے تھے_ زید ہارون کچھ دیر کے لیے کچھ کہہ نہ سکے تھے_ انہیں بلکل سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ردعمل ظاہر کریں_ وہ چار سال تک اپنے بیٹے کے اوپر لگنے والے الزامات کو سچ مانتے آئے تھے اور آج ساری حقیقت جاننے پر وہ بہت نادم تھے_ عمار انکو اذیت میں مبتلا

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

نہیں دیکھنا چاہتا تھا_ وہ تو بس اپنے بھائی کو بے قصور ثابت کرنا چاہتا تھا_ وہ ان کو خود کا سامنا کرنے کا وقت دینا چاہتا تھا اس لیے وہاں سے اٹھ گیا_

ان کی سوچوں کا تسلسل آفس سے آنے والی کال نے توڑا تھا اور وہ فون کان سے لگائے اٹھ گئے تھے_

اوائل دسمبر میں دوپہر کے وقت ٹھنڈی اور خشک ہوائیں چل رہی تھیں جبکہ نرم دھوپ اس موسم میں بھلی لگ رہی تھی_ ایسے میں ساحل کنارے بنی بخاری لیمیٹڈ کے ہیڈ کوارٹر کے اندر دیکھا جائے تو دوسری منزل پر بنے سی ای او کے آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھی ارمین کی ذہین آنکھیں کسی فائل پر جمی تھیں_ اس نے وہ فائل رکھی اور فون اٹھا کر کچھ چیک کرنے لگی جب اسکی نظر ایک خبر پر پڑی

"سعید لغاری قتل کیس کے نو یسٹیگیشن انچارج کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور ملزم دلاور شاہ کو ناکافی ثبوت کی بناء پر رہا کر دیا گیا ہے" اس کے چہرے کے تاثرات کچھ سخت ہوئے تھے_ اس نے فون میز پر رکھا اور چیئر کی پشت سے ٹیک لگالی وہ مراد پر شدید غصہ محسوس کر رہی تھی_ اسے یقین تھا کہ یہ کام اس کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا_ فون اٹھا کر عمار کو کال کرنی چاہی لیکن پھر واپس رکھ دیا_ وہ اسے کچھ وقت دینا چاہتی تھی خود کو پر سکون کرنے کے لیے_

آپ نے جو کہا تھا وہ کر دکھایا_ اب ہم دونوں نہیں پھنسیں گے" یہ منظر عباس انڈسٹریز کے ہیڈ آفس میں واقع مراد عباس کے آفس کا ہے جہاں اس کے ساتھ اظہر سومرو اور دلاور موجود تھے_ دلاور کو بھی مراد نے کچھ اپنے ذرائع اور کچھ واضح شواہد نہ ہونے کی بناء پر چھڑوالیا تھا_ سومرو صاحب چہرے پر وہی فریبی مسکراہٹ لیے کہہ رہے تھے جس پر مراد نے سنجیدگی سے کہا

"ایسا آپکی طرف سے کچھ سیاسی فیورز ملنے کی وجہ سے ممکن ہوا ہے اور ویسے بھی اپنا نام کلیئر کرنے کے لیے مجھے ایسا لازمی کرنا تھا"_

"یہ بھی ٹھیک ہے_ چلیں پھر اجازت دیں" انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہاں سے باہر نکل گئے_ اب وہاں صرف وہ دونوں تھے_

"تم جا کے ہی اپنا کام واپس سنبھال لو_ تمہاری غیر موجودگی میں سارا سیکیورٹی سسٹم کمزور ہو گیا ہے میں نہیں چاہتا کوئی اس بات سے فائدہ اٹھائے" اس نے اسے تاکید کی جس پر دلاور نے تائیدی انداز میں سر ہلایا

"یس سر"_

"ایک بات اور" مراد نے کہا تو وہ جو اٹھنے لگا تھا واپس بیٹھ گیا اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا_

"اتنے برے تشدد کے باوجود تم نے اپنی زبان بند رکھی اور اپنی وفاداری کا ثبوت دیا I appreciate this" اس نے قدرے نرمی سے کہا تھا_

"سر یہ تو میرا فرض تھا_ میں سالوں سے آپ کے ساتھ ہوں میری ساری وفاداریاں آپ کے لیے ہی ہیں" اس نے کہا جس پر مراد نے ہلکا سا سر ہلایا اور وہاں سے جانے کے لیے اٹھ گیا_ وہ بھی اس کے پیچھے وہاں سے نکلا تھا_

سورج ڈھلنے کے بعد اب اندھیرا چھانے لگا تھا_ کراچی کے اس مصروف علاقے میں بنے اس کیفے میں معمول کے مطابق لوگوں کا ہجوم تھا_ وہ ایک کنارے پر رکھی میز پر موجود تھا_ چہرے کے تاثرات اس کے کسی سوچ میں محو ہونے کا پتہ دے رہے تھے_ آج کا دن اس کے لیے اسنا نہیں تھا_ پہلے اس سے یہ کیس لے لیا گیا اور پھر دلاور شاہ کے چھوٹنے سے رہی سہی قصر بھی پوری ہو گئی_ وہ اس کیس کو حل کر کے مجرموں کو سزا دلوانا چاہتا تھا لیکن اسے ایسا کرنے نہیں دیا گیا_ لگر وہ عمار زید تھا وہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھا_ وہ اسی طرح بیٹھا تھا جب کسی کی موجودگی

پر سر اٹھایا تو وہاں مرود عباس کو کھڑا دیکھا لیکن اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی اسے وہاں دیکھ کر_ دلاور بھی اسکے ساتھ تھا_

"ویسے مجھے اپنا تعارف کروانے کی ضرورت تو نہیں ہو گی یہاں" اس کا بے تاثر چہرہ دیکھ کر اس نے اسکے مد مقابل بیٹھتے ہوئے طنز کیا_

"سو___اس طرح یہ ہماری پہلی دفعہ ملاقات ہو رہی ہے اور آئم شیور یہی آخری دفع بھی ہے" اس کے کہنے پر عمار نے استہزائیہ انداز میں اپنا سر جھٹکا اور چہرے پر سخت تاثرات لاتے ہوئے کہا

"جو کہنے آیے ہو وہ کہو"_ "ٹھیک ہے جو کہوں اس کو غور سے سننا اور عمل بھی کرنا_ تمہارے لیے یہی بہتر ہو گا"_ اب کے مراد کے ہرے پر سنجیدگی عود آئی تھی_

"یہ تو تم جانتے ہو گی کہ تمہارے ساتھ کل سے آج تک جو بھی ہوا ہے میں نے ہی کروایا ہے اور اب تمہیں پریکٹیکل اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے_ اگر تم اپنے بھائی جیسا انجام نہیں چاہتے ہو تو بہتر ہو گا کہ تم اب میرے راستے میں نہ آؤ کیونکہ ایس اکرنے سے تم اپنی اور اپنے سے جڑے لوگوں خاص طور پر ارمین کی حفاظت کر سکتے ہو ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ میں کس حد تک جا سکتا ہوں" عمار ضبط سے مٹھیاں بھینچے اس کی ساری بکواس سن رہا تھا_ وہ کوئی سخت جواب دینا چاہتا تھا لیکن دے نہیں سکا شاید اپنوں پر آنے والی بات نے اسے مجبور کر دیا تھا_

"خیر میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے آئندہ کے حالات سے تو اب یہ تم پر ہے کہ تم کسے چنتے ہو اپنی فیملی یا دشمن سے بدلے میں سے" وہ یہ کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا اور عمار ضبط کا کڑوا گھونٹ پی کر رہ گیا تھا_ ایسا نہیں تھا کہ وہ اس کی دھمکیوں سے ڈر گیا تھا لیکن اپنوں پر کوئی بھی آنچ آئے وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا_ وہ وہاں سے آٹھ کر باہر نکل آیا اور گاری کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا لیکن گاڑی اسٹارٹ کرنے سے پہلے کسی احساس کے زیر اثر ڈیش بورڈ پر پڑا فون اٹھا کر کسی کو کال ملائی تھی_

ارمین اپنے آفس میں موجود وہاں سے نکلنے کی تیاری کر رہی تھی جب فوج پر آتی کال پر رک کر فون اٹھایا_عمار کا نام اسکرین پر جگمگاتا دیکھ کر اس نے فوراً فون کان سے لگا لیا_

"اسلام و علیکم! کیا حال ہیں؟""وعلیکم اسلام! ہاں اب خیریت ہے" اس کے معنی خیزی سے کہا_

"یہ بتاؤ کہ تم آفس میں ہو؟""ہاں بس نکلنے ہی لگی تھی کیوں کوئی کام ہے؟"

"کوئی کام تو نہیں ہے سوچ رہا تھا کہ آج تمہارے ساتھ ٹائم سپینڈ کیا جائے" اس نے بے اختیاری کیفیت میں کہا_

"تو پھر؟" وہ مسکرائی_

"تو پھر یہ کہ میں ابھی پہنچ رہا ہوں وہاں" اس نے کہہ کر فون ڈیش بورڈ پر ڈالا اور گاڑی اس کے آفس کی جانب دوڑا دی_ادھر ارمین اس کا انتظار کرنے لگی تھی_

"کیسے ہو اور تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب؟" ارمین نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا_وہ دونوں ساحل سے ملحق روش پر ہم قدم ہو کر واک کر رہے تھے_

"کچھ ڈسٹرب تھا لیکن اب ٹھیک ہوں" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا_واقعی ارمین سے بات کرتے ہوئے ہی اس کا موڈ بہتر ہو گیا تھا_سارا اسٹریس ختم ہو گیا تھا_ارمین نے اسکی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھا تو اسے کسی سحر نے جکڑ لیا_ کچھ ساعتیں اسی طرح گزریں پھر ارمین بے اپنی نظریں ہٹا لیں_اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ دونوں پبلک پلیس پر ہیں لیکن عمار کو تو جیسے کسی کی پرواہ ہی نہیں تھی_"میں تمہیں فون کرنے لگی تھی لیکن پھر سوچا کہ ابھی تم ڈپریسڈ ہو گے اسی لیے نہیں کیا" وہ آہستہ قدموں سے آگے بڑھ گئی تھی جب وہ اس کے پیچھے سے آکر پھر سے اسکے ہم قدم ہوا_

"ہاں اس وقت مجھے شدید غصہ آیا تھا لیکن وہ غصہ مراد عباس پر آیا تھا اپنے ہٹائے جانے پر نہیں کیونکہ میں نے خود کو پہلے ہی اس صورتحال کے لیے تیار کر لیا تھا اسی لیے میں اب بلکل ٹھیک ہوں"_ وہ سامنے دیکھ رہا تھا اور شاید کچھ

سوچ رہا تھا جب ارمین کے سوال پر اس کی طرف متوجہ ہوا "تم اب کیا کرنے والے ہو عمار؟" اسکی آنکھوں میں تجسس اور فکر تھی لیکن وہ اب ارمین کو ان سب چیزوں سے دور رکھنا چاہتا تھا_ کیونکہ وہ اپنوں کو چن چکا تھا ہر چیز پر_ وہ انہیں اپنی وجہ سے خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا_ "ارمین مجھے پتہ ہے کہ تم بھی مراد عباس کو سزا ملتا دیکھنا چاہتی ہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اسے سزا ہر صورت مل کر رہے گی بس تم مجھ پر اور سب سے بڑھ کر اللہ کی ذات پر بھروسہ رکھو" وہ اسے دیکھتے ہوئے سب ٹھیک ہو جائے کا یقین دلا رہا تھا_ ارمین کو یقین تھا کہ ظالم کے ظلم کا انصاف ضرور ہو گا_ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے سر اثبات میں ہلایا تو عمار کے چہرے پر ایک اطمینان بخش مسکراہٹ آئی_

"اور اب ہمیں اپنی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہیے" اس نے ایک جذب سے کہا تو ارمین کا دل ایک عجیب سی کیفیت میں گرنے لگا_

Safar-e-
ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

تیرہواں باب

(حصہ دوم)

غمِ یکساں

ہم ایک جیسے ہیں

ایک ہی تکلیف سے گزرے ہوئے

ہمارا غم یکساں ہے

ایک ہی وقت میں رلے ہیں

وہ تکلیف کم نہیں ہو سکتی

لیکن ایک دوسرے کا ساتھ

ہمیں بچا سکتا ہے

اس کرب سے مرنے سے

کیونکہ ہماری خوشی بھی یکساں ہے

گو کہ تم دنیا اور ہم اپنوں سے ڈسے ہوئے ہیں

لیکن ہم ایک جیسے ہیں

ہمارا غم یکساں ہے_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

غالباً رات کے کوئی آٹھ ساڑھے آٹھ بج رہے تھے_ اس اونچے گھر کا مین گیٹ کھلا اور سفید فارچیونر اندر داخل ہو کر پورچ میں رکی_ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر ارمین باہر آئی تھی_ عمار کے ساتھ وقت گزارنے کی وجہ سے وہ کافی مطمئن اور خوش نظر آ رہی تھی_ اندر داخل ہوئی تو دائیں جانب واقع ڈرائینگ روم میں کسی کو دیکھ کر حواس باختہ ہوئی لیکن اگلے ہی لمحے اپنے حواسوں میں لوٹی تو چہرے پر ناگواری کے تاثرات تھے_ وہ فوراً اندر بڑھی تو وہاں موجود ان تینوں کی نظر اس پر گئی_

"آؤ ڈیئر کزن" یہ مراد تھا_ اسکے لہجے میں طنز تھا_ فوزیہ بھی وہاں موجود تھی لیکن آج اسے اس کو دیکھ کر کوئی اپنائیت محسوس نہیں ہوئی کیونکہ یہ رشتے آستین کا سانپ تھے_ وہ آہستہ آواز مگر مضبوط لہجے میں بولی

"کیوں آئے ہیں آپ لوگ یہاں؟" اس کی آواز میں ناگواری صاف ظاہر تھی_ ردا نے فوراً اسکی طرف دیکھا_

"میرا نہیں خیال کہ مجھے میرے ماموں اور موم کو اپنے مرحوم بھائی کے گھر آنے کے لیے کسی خاص وجہ کی ضرورت پڑی ہے کبھی" اس نے جلا دینے والی مسکراہٹ لیے کہا اور ارمین نے افسوس سے اسے دیکھا_

"اوہ اچھا_ تم بھول رہے ہو کہ تم نے ہمارے ساتھ جو کیا اس سے ہمارے درمیان اب پہلے والی رشتہ داری، وہ دوستی باقی نہیں رہی اور مجھے یقین ہے کہ ماما بھی اپنے بیٹے کے قاتل سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہیں گی" اس کا لہجہ اٹل تھا_ ردا اسے نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں_ جب انہیں حقیقت کا علم نہیں تھا تو وہ ظاہری صورتحال پر صبر کر کی تھیں لیکن جب ان پر یہ بھید کھلا کہ ان کے بیٹے کے قاتل ان کے اپنے ہی ہیں تو وہ کس طرح صبر کر سکتی تھیں کیونکہ ظلم پر صبر نہیں کیا جاتا_

"ہم نے بس وہی کیا جو ہمارے لیے بہتر تھا اور اپنا دفاع تو ہر کوئی کرتا ہے_ پھر چاہے سامنے کوئی بھی ہو" فوزیہ نے دھیمے لہجے میں کہا لیکن ان کی سوچ میں انتہا کی خودغرضی تھی_ ارمین کا دل یکدم افسوس سے بھرا تھا_ یہ تھا ان لوگوں کا اصل چہرہ جو کبھی ان کے انتہائی قریب رہے تھے_ ردا سے تو دکھ کے مارے کچھ کہا بھی نہیں جا رہا تھا_

"کیوں کیا تم نے ایسا مراد؟ تم اس کو اپن اسب سے اچھا دوست اور بھائی نہیں کہتے تھے؟" ضبط سے لہجہ دھیما پڑ گیا تھا_ مراد نے چہرے پر سرد تاثرات لیے اسے دیکھا

"قصور تو میرے بابا کا بھی نہیں تھا؟" وہ چونکی_ "بیس سال پہلے وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی سلاخوں کے پیچھے ڈالے گئے تھے اور پھر وہ کبھی واپس نہیں لوٹے_ اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے چلے گئے" وہ آج عرصے بعد اپنا ماضی نکال بیٹھا تھا_ ارمین ساکت کھڑی اسے سن رہی تھی_ ردا اور فوزیہ کا بھی یہی حال تھا_

"یہ سوچ بغیر کے ان کے جانے کے بعد ہم. کیسے اس دنیا میں سروائیو کریں گے_ تم کیا جانو کے کتنی کٹھن زندگی گزاری ہے ہم نے اسی سسٹم کے ہاتھوں مجبور ہو کر جس کا تم لوگ رونا روتے ہو_ لیکن پھر بھی اپنے محنت اور خون پسینے سے یہ امپائر کھڑی کی اور اسی سسٹم کو اپنی طاقت بنایا کیونکہ سچ یہی ہے کے یہاں اسی کا سکہ چلتا ہے جو اثر و رسوخ رکھتا ہو_ میں اپنی محنت کو خاک ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا_ میرے بابا جنہوں نے ایک پیسے کی کرپشن نہیں کی تھی پھر بھی انہیں مجرم بنایا گیا_ انہیں تو میں بچا بھی نہیں سکا لیکن میں نے اپنے آپ کو موم کو بچایا اور مجھے کوئی رگریٹ نہیں ہے اس پر" وہ چپ ہوا تو خود کو پر سکون کرنے کے لیے ضبط سے سرخ پڑتا چہرا دوسری طرف پھیر لیا_ ہر انسان کے اچھے یا برے اعمال کے پیچھے ماضی میں رونما ہوئے واقعات کا کوئی نہ کوئی ہاتھ ضرور ہوتا ہے لیکن بعض لوگ اپنے برے ماضی کو اپنے اچھے اعمال کے ذریعے چھپا لیتے ہیں اور بعض لوگ ماضی کو یہ برے واقعات اندر سے برا بننے پر مجبور کر دیتے ہیں_ اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اپنے اندر کی اچھائی کو برائی پر غالب آنے دیتا ہے یا نہیں_ ارمین کا ٹرانس ٹوٹا تھا اور وہاں پھیلی سرد خاموشی کو اسکی مضبوط آواز نے توڑا "جو ماضی میں ہوا وہ غلط تھا لیکن اس بناء پر تم ان سب کو جسٹیفائی نہیں کر سکتے جو حال میں ہوا ہے اور جرم جرم ہی ہوتا ہے چاہے جو بھی حالات ہوں"_

"بہر حال بھابھی اب آپ کے پاس کچھ نہیں ہے کھونے کو تو اب ہمارے معاملات سے دور رہنا چاہیے آپ دونوں کو" فوزیہ نے اٹھتے ہوئے کہا_ اس کے لہجے وارننگ تھی_

"آپ کو ہم سے دور رہنا چاہیے اب" اس نے ان دونوں پر آخری نگاہ ڈالی اور اور ڈرائینگ روم سے نکل کر اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی_ وہ دونوں بھی فوراً وہاں سے اٹھے تھے_ ان کے جانے کے بعد ردا اپنا سر دونوں ہاتھوں میں دیے بیٹھ گئ تھیں_ زندگی میں اتنے واقعات اور حالات سے گزرنے کے بعد یہ وہ آخری بری چیز تھی جسے وہ تصور کر سکتی تھیں_

عمار کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا اور اب فریش ہو کر اپنے کمرے میں اپنی ماں کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا_ تھوڑی دیر پہلے وہ اسکے کمرے میں آئیں تو وہ باتھ روم میں تھا_ وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئیں_ وہ شاور لیکر نکلا تو ان کو دیکھ کر مسکرایا

"ماما آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟" وہ صبح اسے پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گئ تھیں_ ان کی اولاد کو کوئی تکلیف ہو انہیں خود محسوس ہوتی تھی_ اس نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے ان کی گود میں سر رکھ لیا تھا_

"ہاں تمہیں صبح پریشان دیکھ کر میں بھی پریشان ہو گئ تھی" وہ اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلا رہی تھیں_

"اب میں ٹھیک ہوں تو آپ بھی پریشان مت ہوئیں" وہ آسودگی سے مسکرایا تو انہوں نے تصدیق چاہی_ "واقعی؟"

"ہمم__ مجھے اس کیس سے الگ کروا کے انہوں نے اپنے لیے آسانی تو کر لی لیکن اللہ ہمیشہ عدل کرتا ہے_ مجھے یقین ہے کہ مجھے اپنے بھائی کا انصاف ضرور ملے گا" وہ کسی غیر مرعی نقطے کو آنکھوں میں چمک لیے دیکھ رہا تھا_ آسیہ اس کی بات پر چونکی

"یہ کیا کہہ رہے ہو عمار؟" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا_ "بھائی کا قتل جس نے کروایا ہے وہ اس کیس میں میں بھی اصل مجرم کا مددگار ہے_ مراد عباس نام ہے اسکا" وہ سنجیدگی سے انہیں دیکھتے ہوئے بتا رہا تھا اور وہ اسے غور سے سن رہی تھیں_

"اسے مجھ سے خطرہ تھا کہ میں اپنے بھائی کا بدلہ اس سے کر ورلوں گا اسی لیے مجھے اس کیس سے الگ کروادیا_لیکن دنیا کو جلد ہی روحان کے معصوم ہونے اور مراد عباس کے مجرم ہونے پر یقین آجائے گا" آسیہ نے اس پر انشاءاللہ کہا تھا_

"اچھا جو ہوا وہ ہو چکا اب سب اللہ پر چھوڑو اور تم اب اپنی آگے کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرو" انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہی تھیں وہ ان کی طرف متوجہ تھا_

"بتاؤ تم نے اس سے بات کی؟ کیا جواب تھا اس کا؟" ان کی بے چینی پر عمار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی_"جی میں نے بات کی تھی اس سے" آسیہ کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر اس نے اپنے اور ارمین کے درمیان ہونے والی ساری بات بتائی جس کو سن کر وہ خوش ہوئی تھیں_

"پھر کب جاؤں میں اس کے گھر تمہارا رشتہ لے کر؟" انہوں نے پوچھا تو اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی_"جب آپ جانا چاہیں چلی جائیں اس کے گھر لیکن ایک مسئلہ ہے"

"کیسا مسئلہ؟" انہوں نے فوراً کہا_نگاہیں اسکے سنجیدہ چہرے پر تھیں_"مراد عباس اس کا کزن ہے"

تاثرات ہنوز سنجیدہ تھے_وہ اسے کچھ دیر یونہی دیکھتی رہیں پھر کہنے لگیں

"تو کیا ہوا اگر وہ اس کا کزن ہے تو ان لوگوں کے ساتھ بھی وہی ہوا ہے جو ہمارے ساتھ ہوا_تم کیا سمجھ رہے ہو کہ میں صرف اس بات پر پیچھے ہٹ جاؤں گی_تم نے اپنی ماں کو ایسا سمجھا ہوا ہے" انہوں نے قدرے خفگی سے کہا تھا اور اس نے ہنستے ہوئے ان کے گرد اپنے بازو حائل کر دیے_

"خفا مت ہوئیں میں تو صرف چیک کر رہا تھا کہ آپ کا کیا ری ایکشن ہو گا_مجھے معلوم ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتیں"_ان کے چہرے پر اطمینان بخش مسکراہٹ آئی تھی_

دسمبر کی سرد صبح تھی_ ٹھنڈی اوخشک ہوائیں چل رہی تھیں_ ارمین ناشتہ کر رہی تھی جب اس نے اپنے سامنے گم صم سی بیٹھیں ردا کو دیکھا_

"ماما کیا سوچ رہی ہیں؟" انہوں نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر ناشتہ کرنے لگیں

"ہاں__کچھ نہیں"_ وہ ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گئ_ "اگر آپ ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہی ہیں تو آپ کو پریشان ہونے کی بلکل ضرورت نہیں ہے_ بعض لوگ ہماری زندگی میں منفی ابر رکھتے ہیں_ ان سے دور ہو جانا ہی بہتر ہے_ وہ لوگ بھی ہماری زندگی میں ایسا ہی اثر رکھتے ہیں اسی لیے ہمیں انہیں اپنے دل سے جانے دینا چاہیے

So let's forget them"

وہ نرمی سے کہہ رہی تھی لیکن ردا کو تو کوئی اور بات پریشان کر رہی تھی_

"وہ تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن مجھے تمہاری فکر ہے_ دیکھا نہیں کل فوزیہ نے دبے لفظوں میں دھمکی دی تھی"_ ان کے چہرے پر فکر دیکھ کر ارمین اپنے جگہ سے اٹھ کر اب کے پاس آئی_

"ماما انہوں نے جو کرنا تھا کر لیا اب وہ ہمارا مزید کچھ نہیں بگاڑ سکتے_ اللہ پر بھروسہ رکھیں"_ وہ، ان سے لگ گئی تھی_

سرد موسم. اپنے عروج پر تھا_ لیکن کچھ دنوں سے چلنے والی خشک ہوائیں آج کم تھیں_ ردا اپنے کمرے میں تھیں جب لینڈ لائن پر کال آئی_ ملازمہ انہیں بلانے آئی تو وہ فوراً لاؤنج میں آئیں اور ریسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا_ فون کرنے والے کی آواز سن کر وہ کچھ حیران ہوئی تھیں

"وعلیکم اسلام! اللہ

کاکرم ہے آپ سنائیں کیا حال ہیں؟ بڑے عرصے بعد بات ہو رہی ہے"_ چار سال پہلے ان کا ایک دوسرے سے رابطہ رہا تھا لیکن ان چار سالوں میں رابطہ ٹوٹا نہیں تھا بس دونوں گھروں میں سے کوئی آگے قدم بڑھا کر ملنے یا بات کرنے کی کوشش نہیں کر سکتا تھا_ ممکن تھا کہ یہ رابطہ بلکل ختم ہو جاتا لیکن ارمین اور عمار کی وجہ سے جڑا رہا_

"ہاں صحیح کہہ رہی ہیں آپ__ یہاں بھی سب ٹھیک ہے بلکہ اب ٹھیک ہو رہا ہے اور ارمین کیسی ہے؟" انہوں نے پیار بھرے لہجے میں اس کا پوچھا جس پر ردا مسکرائیں

"وہ بھی ٹھیک ہے"_ "ان کے جواب دینے کے بعد آسیہ اصل بات کی طرف آئی تھیں

"دراصل میں نے فون اس لیے کیا ہے میں آپ سے ملنا چاہ رہی تھی_ کافی عرصہ ہو گیا ملاقات کو اور مجھے ایک ضروری بات بھی کرنی تھی"_

"اچھا اچھا__ ضرور آیئے جب آپ کو مناسب لگے" انہوں نے جوش اخلاقی سے اجازت دی تھی جس پر آسیہ خوش ہوئی تھیں_ ایک دو باتوں کے بعد وہ الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ چکی تھیں_ ان کو واقعتاً ان کے فون آنے پر اچھا لگا تھا_

غروب آفتاب میں ابھی کچھ وقت رہتا تھا_ وہ فائق کی ورک پلیس پر ایک ضروری کام سے کچھ دیر پہلے ہی پہنچا تھا_ اس کے بازو کا زخم اب پوری طرح مندمل ہو چکا تھا_

"یہ ہیں وہ سارے خفیہ معلومات جو دلاور کی غیر موجودگی میں حاصل کیے ہیں_ وہ آگر اس دن گرفتار نہ ہوتا اور مراد کے ساتھ اس ڈھال بنا رہتا تو ہمیں کبھی یہ حساس معلومات نہ مل پاتیں_ اب تمہاری اور میری جتنی انویسٹیگیشن سے جتنے شواہد ہمیں ملے ہیں وہ کافی ہونگے مراد عباس کا کام تمام کرنے کے لیے" فائق نے ایک فائل اس کے حوالے کی تھی_

"ٹھیک کہہ رہے ہو_ثبوت اکھٹا کر لیے ہیں اب ان کو طریقے سے استعمال کرنے کی باری ہے" عمار نے معنی خیزی سے کہا_

"اور سناؤ شادی کب کر رہے ہو؟" فائق نے ہلکے موڈ میں اس سے پوچھا_وہ فائل بند کر چکا تھا "بہت جلد"_اس بات سے اس کے چہرے پر خوش گواری آئی جو فایق سے مخفی نہیں تھی_وہ اس کا کافی گہرا دوست تھا اس سے کوئی بات نہیں چھپاتا تھا لیکن کافی عرصے سے اس نے اپنے اندر ایک خول بنا لیا تھا اور اس سے باہر نہیں آتا تھا صرف ضروری کام کے علاوہ_اسے اس لمبے عرصے بعد خوش اور مطمئن دیکھ کر اسے واقعے جو شی ہوئی تھی_

اگلی شام آسیہ ارمین کے گھر آئی ہوئی تھیں_ردا ان سے بے حد جلوص سے ملی تھیں_وہ دونوں ڈرائینگ روم میں بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں_ملازمہ چائے ناشتہ رکھ کر جا چکی تھی_

"جو ہو چکا اسے بھولایا نہیں جا سکتا لیکن اب ہمیں آگے کا سوچنا چاہیے"_ماضی میں رونما ہوئے حادثے کے ذکر پر ماحول کچھ افسردہ ہوا تو آسیہ ماحول کی کثافت کو کم کرنے کے لیے اپنے ندعے پر آئیں_ردا بے انکی طرف دیکھا وہ شاید سمجھ گئی تھیں کہ وہ کیا کہنے والی ہیں_

"دراصل میں ارمین کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں_وہ میرے بیٹے کی پسند ہے اور مجھے بھی وہ بہت پیاری ہے_تو اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں آپ کی بیٹی کا ہاتھ اپنے بیٹے عمار کے لیے مانگ رہی ہوں" ان کے لہجے میں ارمین کے لیے بے پناہ محبت تھی_ردا کو ان کی اس اپنائیت نے ہمیشہ متاثر کیا تھا اور عمار سے بھی وہ مل چکی تھیں_انہیں وہ اپنے بیٹے کی طرح ہی لگا تھا_

"اعتراض کی کیا بات ہے_ہماری پہلے سے جان پہچان ہے اور عمار سے بھی میں مل چکی ہوں اور آپ کی اپنائیت دیکھ کر مجھے یقین ہے کہ میری بیٹی اس کے ساتھ بہت خوش رہے گی"_تو میں اسے ہاں سمجھوں؟" ان کو اپنا جواب مل چکا تھا لیکن پھر بھی تصدیق چاہی_ردا بے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا_مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوا تھا_

"یہ کام تو اچھا کیا کہ بات پکی کر آئیں_ اب ہمیں اس نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے" شام ہو چکی تھی_ زید صاحب اپنے کمرے میں آسیہ سے بات کر رہے تھے_ انہیں آج صبح آفس کا مے ضروری کام سے ارجنٹلی دبئی جانا پڑ گیا تھا اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ نہیں جا سکے_ وہ کچھ دیر پہلے ہی کراچی واپس آئے تھے اور اب فریش ہو کر بیٹھے تھے_ آسیہ نے انہیں یہ خبر سنائی تو وہ دل سے خوش ہوئے تھے_

"ہاں صحیح کہہ رہے ہیں_ قدرت بے ہمیں ہمارے بیٹے کی خوشیاں سیلی ریٹ کرنے کا موقع ک

دیا ہے تو اب ہمیں مزید دیر نہیں کرنی چاہیے"_ وہ کافی خوش تھیں آج اور پر سکون بھی اور زید صاحب کو انہیں اس طرح دیکھ کر اطمینان ہوا تھا_ "سچ کہوں تو اپنے ایک بیٹے کو کھونے پر جتنا کرب ہم نے برداشت کیا اتنی ہی اپنے اکلوتے بیٹے کو کھونے پر انہوں نے بھی کیا ہے_ ہمارا دکھ ایک جیسا ہے" وہ نظریں جھکائے ہوئے دکھ سے کہہ رہی تھیں_

"ہمارا دکھ ایک جیسا ہے لیکن اب خوشی کی وجہ بھی تو مشترک ہے" انہوں نے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ آسودگی سے مسکرائیں_ اب زندگی میں سکون واپس لوٹ رہا تھا_

چودھواں باب

آسمان اب صاف ہے

You took a lighter on my dreams

And now you are blinded by the beams

You started this fire

My hopes and desires not waiting for you to redeem

Cause I'm a fighter in the green

And there's no stopping this machine

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

Can't preach to this choir

I'll only fly higher

And any second I could say a prayer for the ones who fell before me

I could say a prayer for a shadow who adore me

I could set you free from the pain of knowing you were among the ones who saw me, saw me

I could say a prayer for the one who fell before me

I could say a prayer for a shadow who adore me

I could set you free from the pain of knowing you were among the ones who saw me, saw me

And I'm thinking if you come through

What conclusion would you come through

کیاہو گا جب تم سوچو گے کہ کیوں ہوں میں اس جگہ پہ

روکو گے مجھے یا نبھاؤ گے یہ وعدے

Just come through if I'm honest I would love to, love to

Why I don't doubt that

I'll got you where I want to

بس چلتا رہوں پی لوں گا میں یہ آنسو_

Come through – Abdullah Siddiqui and Maanu

سرد رات تھی_ وہ اپنے کمرے سے ملحق بالکونی میں رکھی چیئر پر بیٹھی سیاہ آسمان کو دیکھ رہی تھی جہاں جگمگاتے تارے منظر کو خوبصورت بنا رہے تھے_ اپنے گرد شال لپیٹ رکھی تھی_ بھورے بال شانوں پر گر رہے تھے ہاتھ میں بھانپ اڑاتی کافی کا مگ تھا_ وہ مطمئن تھی اور خوش بھی_ ردا اسے آسیہ کے اس کے آنے اور اسکے اور عمار کے رشتے کے بارے میں بتا چکی تھیں_ ارمین ان کی آنکھوں میں چمکتی مسرت واضح طور پر دیکھ سکتی تھی_ چار سال سے اس نے

انہیں اتنا مطمئن نہیں دے دیکھا تھا اسی لیے اس کے دل کا ایک گوشہ پر سکون ہوا تھا_ وہ اسی خیال میں محو تھی جب فون کی رنگ ٹون نے جاموشی میں ارتکاز پیدا کیا_ اس نے سامنے میز پر پڑا فون اٹھایا تو اسکرین پر اس کا نام دیکھ کر ہونٹوں کو ایک حسین مسکراہٹ نے چھوا_

"کیسی ہو؟" دوسری طرف سے سحر انگیز آواز میں دریافت کیا گیا جس کا جواب کچھ مدھم آواز میں آیا تھا

"ٹھیک ہوں اور خوش ہوں"_ صرف خوش یا بہت خوش؟" عمار نے اسکورنگ کرنے کی غرض سے کہا تو اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر گہری سانس لی_

"مجھے نہیں پتہ لیکن__ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیس مے زندگی میں جو عجیب سی اداسی تھی وہ اب دور ہو رہی ہے" اس کے مدھم لہجے نے عمار کو اپنے سحر میں جکڑا تھا_ کچھ ثانیے خاموشی کی نظر ہوئے پھر عمار نے کہا

"ہم دونوں کی زندگی میں کچھ سال پہلے جو واقعہ ہوا تھا اس نے ہمیں خود سے ہی دور کر دیا تھا_ بعض نقسانات ایسے ہی ہوتے ہیں جو ہماری شخصیت کو ہی بدل دیتے ہیں_ ہم اس سانحے کو ساری زندگی بھول نہیں پاتے اور بظاہر جتنے بھی ہر سکون ہوں اندر سے بے چین رہتے ہیں_ لیکن پھر زندگی میں ایک خاص شخص کے ہونے کی وجہ سے خود کو پھر سے زندہ دل محسود کرنے لگتے ہیں اور میرے لیے وہ خاص شخص تم ہو ارمین_ تمہارے ہونے کی وجہ سے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بے قرار دل کو کچھ قرار آ گیا ہو_ تمہارا ساتھ میرے لیے بہت اہم ہے آئی ریئلی لو یو" اس نے جذب سے کہا تو ارمین اس کے اسکا جواب دیے بغیر نہ رہ سکی

"آئی لو یو ٹو"_

یہ منظر ملٹری ہیڈ کوارٹر کراچی کا ہے جہاں دوپہر کے وقت کور کمانڈر کراچی اور چند اہم آفیسرز سر جوڑے ایک نہایت اہم معاملے پر گفتگو کر رہے تھے_

"ہم اس کو فولو کر رہے ہیں اور انشاءاللہ کچھ ہی دنوں میں وہ ہماری کسٹڈی میں ہو گا" سامنے یونیفارم میں موجود میجر عاطف نے کور کمانڈر کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا_

"یہ ایک بہت بڑا کیس ہے_ایک شہری کا نہ صرف دہشتگردوں کو پناہ دینا بلکہ اپنے کاروباری فائدے کے لیے ان کی مالی معاونت کرنا اور سیاستدانوں کو ناجائز فائدے پہنچانا ایک سنگین جرم ہے بلکہ اپنے وطن سے غداری ہے اور اب جب ہمارے پاس یہ سارے شواہد ہیں تو پھر ہمیں جلد از جلد اس تک پہنچ جانا چاہیے" کور کمانڈر نے بریفنگ کے بعد سب کو مخاطب کیا تھا_

رات کے وقت آسمان پر سیاہی چھائی تھی_اپنے اونچے میں وہ سٹڈی میں موجود کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا_چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے_کچھ دیر بعد اس نے وہ کتاب بند کر کے سامنے میز پر رکھ دی_صوفے سے پشت ٹکا کر ایک گہری سانس لے کر اپنے اندر کی کثافت کو کم کرنے کی کوشش کی_اچانک سے اسے اپنے اندر ایک خالی پن سا محسوس ہونے لگا تھا_اسے لگتا تھا جیسے وہ بلکل تنہا ہو اور جس راستے کا انتخاب اس نے کیا تھا اس راستے نے واقعی اسے سب سے دور کر دیا تھا_وہ اپنے باپ کا انتقام لینا چاہتا تھا اس دنیا سے_اس نے لے لیا تھا لیکن اس وجہ سے اس نے اپنے بہت قریبی لوگوں کو کھویا تھا کیونکہ وہ کسی کو بھی اپنے راستے میں رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہتا تھا_اس کے ذہن میں اپنی اور فوزیہ کی صبح ناشتے کی میز پر ہونے والی گفتگو چلنے لگی_

"جو جا چکے انہیں بھول جاؤ مراد انہیں ایک نہ ایک دن جانا ہی تھا_تمہیں اب اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے"_ فوزیہ کی بات سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کس برے میں کہہ رہی ہے_وہ چاہتی تھی کہ اب وہ شادی کر لے اور ایک نارمل زندگی گزارے_وہ اس سے پہلے بھی کہتی رہی تھی لیکن اب وہ واقعی اس بارے میں سوچنا چاہتا تھا_وہ زندگی میں موو آن کرنا چاہتا تھا یہ سوچ کر جہ شاید اس طرح اسکے اندر کا خالی پن دور ہو جائے_

ارمین اور عمار کی شادی کی تیاریاں دونوں گھروں میں جاری تھیں_شادی میں کچھ ہی ہفتے رہ گئے تھے_

"سب ٹھیک ہے عمار؟" وہ دونوں مال سے شاپنگ کر کے واپس گاڑی میں آکر بیٹھے تھے جب ارمین نے اسے کسی سوچ میں گم دیکھ کر پوچھا جس پر وہ کچھ چونکا پھر اس کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہا

"ہاں سب ٹھیک ہے بس اس دن کا انتظار کر رہا ہوں سون ٹوبی مسز" ارمین نے اپنے سرخ پڑتے چہرے کو موڑ کر گاڑی کے شیشے سے آسمان کی طرف دیکھا_

"موسم کتنا خوبصورت ہو رہا ہے نہ" موسم سرما اپنے اختتام پر تھا اور آج کے دن موسم خاصا خوشگوار تھا_عمار اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا

"میرے لیے ہر وہ موسم خوشگوار ہے جس میں تم میرے ساتھ ہو"_ارمین اسکی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرائی_اس کے اس انداز سے ارمین کو ہر دفع نئے سرے سے اس سے محبت ہو جاتی تھی_عمار گاڑی کو پارکنگ سے نکال کر سڑک پر لے آیا تھا_

Safar-e-ADAB
BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح کے چھ بجے کا وقت تھا_کراچی ہائی پر اس وقت ٹریفک کچھ کم تھا_سکڑ پر ایک سیاہ پراڈو دوڑ رہی تھی_ابھی اس سیاہ پراڈو کو کراچی کی حدود میں داخل ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ایک جھٹکے سے گاڑی رکی_

"دلاور گاڑی کیوں روکی؟" پچھلی سیٹ پر بیٹھے مراد نے چونکتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان دلاور سے دریافت کیا_

"سر لگتا ہے ٹائر پنچر ہو گیا ہے" وہ کہہ کر باہر نکلا اور ٹائر کا جائزہ لینے لگا جبکہ مراد کو اسطرح اچانک ٹائر کے پنچر ہو جانے پر شدید کوفت محسوس ہو رہی تھی_اچانک دلاور کے سر پر کسی نے پستول رکھی تھی_وہ حواس باختہ ہوا_

"کون ہو تم لوگ؟" اس کے سامنے ایک ہاتھ میں پستول لیے کھڑے ان دو اشخاص سے تیز لہجے میں کہا لیکن آگے سے ملنے والا جواب اسے شدید قسم کی حیرت میں مبتلا کرنے کے لیے کافی تھا_

"ہم کون ہیں تمہیں یہ جاننے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے بس اتنا جاننے کی کرورت ہے کہ اب سے تمہاری آزادی کے دن ختم" مراد اندر بیٹھا حیرت سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا_ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے دماغ جیسے شل ہو گیا تھا_ وہ ساکت ہوئے دلاور کو گرفتار ہوتے دیکھ رہا تھا جو مزاحمت کے باوجود ان کی گرفت سے نہیں بچ سکا تھا_ اب وہ اہلکار اسے ہتھکڑی لگا رہے تھے اور دوسری گاڑی میں لے کر جا رہے تھے_ وہ مزاحمت بھی نہیں کر پا رہا تھا_ ابھی اس کا دماغ میں صرف یہ بات گھوم رہی تھی کہ آخر کار آج مراد عباس قانون کی گرفت میں آگیا تھا_

آٹھ بج چکے تھے_ فوزیہ لاؤنج میں بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھی_ جب ملازمہ نے آکر ناشتہ لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو اسے یاد آیا کہ مراد کو اب تک تو پہنچ جانا چاہیے تھا_

"نہیں ابھی نہیں مراد آجائے پھر لگانا" ملازمہ ہدایت ملتے ہی سر ہلا رچلے گئی تو اس نے اس کا انتظار کرتے ہوئے ٹی وی آن کیا اور چینل تبدیل کرنے لگی لیکن جیسے ہی نیوز چینل پر وہ خبر نشر ہوتی دیکھی تو اسے اپنے پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی_ ریموٹ ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا تھا_ وہ چہرے پر بے یقینی کے تاثرات لیے اسکرین کو گھور رہی تھی_

"سینئر سیاست دان ایاز سومرو کو آج صبح ان کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا ہے_ ذرائع کے مطابق سعید لغاری کے قتل اور ملک کی ایک معروف کاروباری شخصیت کی غیر قانونی امداد اور ان کے ساتھ دہشتگردوں کو پناہ دینے میں ملوث پائے گئے ہیں_ ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس مشہور کاروباری شخصیت کو ملٹری انٹیلیجنس کی طرف سے تحویل میں لے لیا گیا ہے" نیوز اینکر چیخ. چیخ کر یہ خبر پڑھ رہا تھا اور وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ صوفے پر ڈگ سی گئی تھی_

ارمین آفس جانے کے لیے تیار ہو چکی تھی_ وہ میز پر پڑا فون اٹھا کر کمرے سے نکلی تو فون ہر آنے والی کال کی وجہ سے. راہداری میں ہی رک گئی_ شناسا نمبر سے آنے والی اس کال کو سن کر اس کے چہرے کے تاثرات یکدم تبدیل ہوئے_ اس نے فون کاٹا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے لاؤنج میں پہنچی_ ایل ای ڈی کا رموٹ اٹھا کر اسے ان کیا تو نیوز چینل پر نشر ہوتی اس خبر نے اسے اچھنبے میں ڈالا_ وہ سپاٹ چہرہ لیے اسکرین کو پر دیکھ رہی تھی_ جب ردا اسے ناشتے کے لیے بلانے آئیں تو ان کی نظر ایل ای ڈی پر چلتی مراد عباس کی گرفتاری کی خبر پر پڑی تو وہ کچھ بے یقین ہوئی تھیں لیکن پھر ارمین کے چہرے کو دیکھ کر انہیں یقین آ گیا تھا_ وہ رموٹ سے آف کا بتن دبا کر وہاں سے پلٹ گئی_

دوسری طرف زید ہارون جو تقریباً آدھے گھنٹے اسی خبر کو سن رہے تھے اب ایل ای دی کو سوئچ آف کر کے وہاں سے آٹھ گئے_ ان کے قلب کو سکون میسر ہوا تھا_ آخر کار ان کے بیٹے کا قاتل اپنے انجام کو پہنچ رہا تھا_

یہ منظر شہر کے ایک مشہور اطالوی ریستوران کے فرسٹ فلور کا تھا جہاں ایک ٹیبل پر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے_

"ٹو بی آنسٹ، مجھے نہیں پتہ کہ اس صورتحال میں کس طرح ردعمل ظاہر کروں_ مجھے اب معلوم ہوا کہ تم نے سب اس طرح پلان کیا تھا کہ اسے لگے وہ تمہیں ہٹوا کر کامیاب ہو گیا ہے لیکن تم دلاور کی غیر موجودگی میں اصل کام کر چکے تھے" وہ اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی_ عمار نے سر ہلایا تو وہ آگے ہوئی

"کیئر تو ایلیبوریٹ؟" وہ دونوں لنچ کے لیے آیے تھے اور آرڈر کرنے کے بعد ارمین نے اپنے تجسّس کا اظہار کیا تو وہ بھی آگے کو ہوا_

"شیور" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا_

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں نے اپنے بھائی کی قبر پر اس سے بلکہ خود سے یہ عہد کیا تھا کہ میں اس کے قاتلوں کو سزا دلوا کر رہوں گا_ اسی لیے جب مجھے سعید لغاری والے کیس سے علیحدہ کر دیا گیا تو میں نے اپنے اصل پلان پر عمل کیا" وہ غور سے اسے سن رہی تھی_ "میرا ایک پرانا اور بہت اچھا دوست ہے فائق_ وہ بہت سے سیاستدانوں کی سیکورٹی ٹیم میں رہ چکا ہے_ اس کے پاس ان چیزوں کا کافی تجربہ ہے تو اسکی مدد سے میں نے مراد عباس اور اظہر سومرو اور ان دونوں کے کنیکشن کے متعلق سارے شواہد اکٹھے کیے پھر وہ شواہد ملٹری انٹیلیجنس کراچی کے چیف کے حوالے کر دیے_ اور کیونکہ وہ بھی ان کے پیچھے تھے تو یہ شواہد ان کے لیے بہت تھے ان دونوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے اور دراصل دلاور کو بھی اسی لیے گرفتار کیا گیا تھا تاکہ بآسانی تفتیش کی جاسکے_

عمار اس وسیع ڈرائینگ روم میں چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے بیٹھا کسی کا انتظار کر رہا تھا_ اگلے ہی لمحے دروازے سے ایک رعب دار اور باوقار شخص اندر داخل ہوئے اور وہ انہیں دیکھ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا_

"کیا حال ہے ینگ مین؟ تمہیں کوئی کرعری کام تھا؟" وہ ملٹری انٹیلی جنس کے کراچی ڈیویژن کے چیف امین خانزادہ تھے_ عمار کے والد زید ہارون کا کاروباری دنیا میں ایک بڑا نام ہونے کی وجہ سے وہ انہیں جانتے تھے اسی لیے جب عمار نے ان سے ملاقات کا وقت مانگا تو انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا_ سلام دعا کے بعد انہوں نے سامنے صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے انہوں نے کہا تو عمار نے ان کی طرف دیکھا_

"سر حالات تو سب آپ کے سامنے ہیں اور جی مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے"

"کیا یہ ضروری کام آپ کی ذات سے تعلق رکھتا ہے؟" ان کے لہجے میں سنجیدگی پنہاں تھی_ "سر ذاتی کہہ سکتے ہیں لیکن میری آپ سے ایک ریکویسٹ ہے کہ مجھے صرف ایک آپ مجھے صرف ایک محبِ وطن پاکستانی سمجھیں جسکے لیے اپنی سرزمین کی حفاظت اپنی ذات سے کہیں بڑھ کر اہم ہے" اس کی آواز میں احترام تھا لیکن لہجے کی مضبوطی دیکھ کر وہ متاثر ہوئے تھے_

"آج کی جنریشن میں ایک شہری کی حیثیت سے حب الوطنی دیکھ کر اچھا لگا" عمار اس کامپلیمنٹ پر مسکرایا_

"You are amazing"

ارمین نے سب سننے کے بعد کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر ستائش سے کہا جس پر وہ مسکرایا_ "اب ہم سکون سے زندگی گزار سکتے ہیں کیونکہ مراد عباس نام کا باب ہماری زندگی سے ختم ہو چکا ہے" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں کہہ رہا تھا_ ارمین نے میز پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر ہمیشہ اس کے ساتھ ہونے کا احساس دلانا چاہا تھا_

رات کے دو بجے کا وقت تھا_ وہ محل نما گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا_ نیند نہ آنے کی وجہ سے وہ بے چینی کے عالم میں کرسی پر اپنی پشت پیچھے کی طرف ٹکا کر بیٹھی تھی_ رات کو نیند نہ آنا اب اس کا روز کا معمول بن چکا تھا_ وہ ہر دن مراد کے لوٹنے کا انتظار کرتی تھی یہ جاننے کے باوجود کہ اب اس کا لوٹنا ممکنات میں سے تھا_ اس کے بغیر گھر بلکل ویران ہو گیا تھا_ پہلے بھی اس گھر میں نوکروں کی فوج کے علاوہ وہ دونوں ماں بیٹے ہی تھے لیکن اب تو جیسے صحیح معنوں میں وہ تنہائی کا شکار ہوئی تھی_ کاروبار بھی خسارے میں جا رہا تھا_ انٹیلیجنس ٹیم آفس میں ریڈ کر کے دہشتگردوں کو منی لانڈرنگ کے سارے شواہد اور ریکارڈز اپنی تحویل میں لے چکے تھے_ لوگوں سے ملنا اس نے تقریباً چھوڑ دیا تھا_ اتنی بڑی دنیا میں اب تنہائی ہی اس کی ساتھی تھی_

یہ چھوٹا سا ایک جیل نما کمرہ تھا جہاں چھت پر ایک چھوٹا اور کم روشنی والا بلب لٹک رہا تھا_ وہ دیوار سے لگا بے تاثر چہرہ لیے بیٹھا تھا جب دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا_ اس کے ہاتھ میں کھانا تھا جو اس کے سامنے رکھ کر وہ واپس جا رہا تھا جب مراد کی آواز پر رکا "مجھے یہاں سے کب جانے دو گے؟" آواز کسی بھی تاثر سے خالی تھی_

"کل تمہارا فیصلہ ہو جائے گا لیکن گھر اب تمہارا صرف یہ قید ہے" وہ شخص بنا مڑے سرد آواز میں کہہ کر چلا گیا تھا اور مراد پھر سے اس تاریک کمرے میں اکیلے رہ گیا تھا_ وہ اپنی دنیا میں اتنا گم ہو گیا تھا کہ اسے یاد ہی نہیں رہا تھا کہ قسمت

نے جو اسے چھوٹ دے رکھی ہے وہ ایک نہ ایک دن ختم ضرور ہو گی اور پھر اس کا احتساب شروع ہو گا اور اس کا احتساب شروع ہو چکا تھا_

اس خوبصورت اور جدید طرز کے کاٹیج کے اندر کمرے

میں وہ گلاس وال کے سامنے کھڑی فون پر اپنی کمپنی کے مینیجر سے بات کر رہی تھی_کچھ دیر بعد اس نے بات ختم کر کے فون کان سے ہٹایا تو اپنے شانوں پر دو مضبوط ہاتھ محسوس ہوئے_وہ ان ہاتھوں کو پہچانتی تھی_وہ پیچھے مڑی تو وہ اسے چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا_

"ہو گئی بات؟" عمار نے پوچھا_ہاتھ ابھی تک اس کے شانوں پر تھے_

"ہاں ہو گئی" ارمین نے مسکراتے ہوئے کہا_ان کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اب وہ دونوں کچھ وقت پر سکون ماحول میں ساتھ گزارنے شمالی علاقہ جات آئے تھے_آج انہیں یہاں آئے دوسرا روز تھا_"یہاں کا موسم کتنا خوبصورت ہے نہ اور پر سکون بھی" اب وہ دونوں گلاس وال سے باہر وادی ناران کے خوبصورت منظر جو دیکھ رہے تھے جب ارمین نے کہا_

"ہاں_چلو پھر اس خوبصورت موسم میں باہر کافی پینے چلتے ہیں" عمار نے جواب میں اسکی طرف دیکھا تھا_کچھ دیر بعد وہ دونوں وہاں کے ایک مشہور سیاحتی ریستوران میں موجود تھے_ارمین نے موسم کی مناسبت سے لانگ کوٹ، جینز اور بوٹس پہن رکھے تھے اور شال شانوں کے گرد لپیٹ رکھی تھی_عمار کو وہ ہمیشہ کی طرح جوبصرت لگ رہی تھی جبکہ اس نے جینز، ٹی شرٹ کے اوپر لیدر جیکٹ اور بوٹس پہن ہوئے تھے_ویٹر کافی کے دو مگ رکھ کر چلے گیا تو ارمین نے دھیمے مگر سنائی دینے والے لہجے میں کہا

"آئی لو اِٹ"_

"کیا؟" عمار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"یہ جگہ، یہ کافی اور تم" ارمین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی_

"آئی لو یو ٹو" وہ دونوں اپنی زندگی میں مطمئن اور خوش تھے_روحان زید اور فہام بخاری کو اپنا انصاف مل چکا تھا_ سرمئی آسمان کا موسم اب ان کے دلوں سے چھٹ رہا چکا تھا اور اب وہ ماضی کی تلخ یادیں بھلا کر ایک پر سکون اور خوبصورت زندگی گزار رہے تھے_

سرمئی آسمان اب صاف ہے

دل کا موسم خوشگوار ہے

کالے بادل چھٹ گئے

لیکن زندگی میں پریشانیاں آتی رہیں گی

اور ہم ایک دوسرے کا ساتھ نبھاتے رہیں گے_

ختم شد

Safar-e-ADAB BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کاروائی کی جا سکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب